

مناظرۃ الہندوستان

جلد دوم



تحریر

امام حضرت کاظم علیہ السلام

مولانا محمد حیدر انیس نقشبندی مدنی





جملہ حقوق محفوظ ہیں

2010ء

پاراول.....1000

چیرہ.....200

زیر الکلام.....نجات علی ناز

» لیگل ایڈوائزر «

رائے صلاح الدین کمرل ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-7842176

محمد کامران حسن بھٹائی ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-8800339

» مننے کے پتے «

اسلامک بک کارپوریشن، کمپنی چوک، راولپنڈی 051-5536111

احمد بک کارپوریشن، کمپنی چوک، راولپنڈی 051-5558320

کتاب گھر، کمپنی چوک، راولپنڈی 051-5552929

مکتبہ بابا فرید، چوک جلی نیر، پاکستان شریف 0301-7241723

مکتبہ قادریہ، پرائی سبزی منڈی، کراچی 0213-4944672

مکتبہ برکات المدینہ، بھادر آباد، کراچی 0213-4210324

مکتبہ رضویہ، آرام باغ کراچی 0213-2216464

مکتبہ ضیائیہ، کمپنی چوک، اقبال روڈ، راولپنڈی 051-5534669

مکتبہ سنی سلطان، حیدر آباد 0321-3025510

مکتبہ قادریہ، سرنگر روڈ، گوجرانوالہ 055-4237699

علامہ فضل حق پبلیکیشنز، دربار مارکیٹ، لاہور 0300-4798762

کتاب خانہ حاجی مشتاق احمد، بوہڑ گیٹ ملتان 061-4545406

فہرست

| نمبر شمار | عنوانات | صفحہ نمبر |
|-----------|---|-----------|
| 1 | امتناب | 9 |
| 2 | تقریضات | 11 |
| 3 | ابتدائیہ | 13 |
| 4 | امیر دعوت اسلامی کا مجھ پر فیضان | 16 |
| 5 | ایک تقریر نے دنیا بدل دی اور مناظر بنادیا | 18 |
| 6 | مناظرہ کیسے کرتے ہیں؟ | 20 |
| 7 | مناظرہ نمبر ۱: مفکر حدیث | 21 |
| 8 | مناظرہ نمبر ۲: حضرت عائشہؓ چوتھے خلیفہ برحق ہیں | 34 |
| 9 | مناظرہ نمبر ۳: خلفاء راشدین اربعہ | 36 |
| 10 | مناظرہ نمبر ۴: تقلید (خلاصہ) | 38 |
| 11 | مناظرہ نمبر ۵: اسماعیل دہلوی پر کفر کا فتویٰ | 40 |
| 12 | مناظرہ نمبر ۶: قربانی تین دن ہے چار نہیں | 42 |
| 13 | مناظرہ نمبر ۷: اسماعیل دہلوی قتل کون؟ | 44 |

| | | |
|----|---|----|
| 14 | مناظرہ نمبر ۸: دیوبندی وہابی کو ہائی سے مناظرہ | 46 |
| 15 | مناظرہ نمبر ۹: دیوبندیو! بھاگتے کیوں ہو؟ | 48 |
| 16 | مناظرہ نمبر ۱۰: امکان کذاب باری تعالیٰ | 50 |
| 17 | مناظرہ نمبر ۱۱: وقوع کذاب باری (نعوذ باللہ) | 54 |
| 18 | مناظرہ نمبر ۱۲: شیعہ نے کہا ہم ہی اہل سنت ہیں | 56 |
| 19 | مناظرہ نمبر ۱۳: اصلی حقیقی اہل سنت کون؟ | 58 |
| 20 | مناظرہ نمبر ۱۴: ایک دتر نہیں بلکہ تین ہیں۔ | 60 |
| 21 | مناظرہ نمبر ۱۵: وہابی کہتے ہیں ہم اہل سنت ہیں | 62 |
| 22 | مناظرہ نمبر ۱۶: مرد اور عورت کی نماز میں فرق | 64 |
| 23 | مناظرہ نمبر ۱۷: بارہ رقیع الاول میاں دیا وصال | 66 |
| 24 | مناظرہ نمبر ۱۸: باغ ذک کا قلعین | 68 |
| 25 | مناظرہ نمبر ۱۹: کرامات اولیاء اللہ برحق ہیں | 70 |
| 26 | مناظرہ نمبر ۲۰: قادیانی اور سنی کے درمیان | 72 |
| 27 | مناظرہ نمبر ۲۱: اعلیٰ حضرت کا فتویٰ اور دیوبندی | 74 |
| 28 | مناظرہ نمبر ۲۲: یہ حدیث صحیح نہیں | 76 |
| 29 | مناظرہ نمبر ۲۳: مونچھوں پر مناظرہ | 79 |

| | | |
|----|--|-----|
| 30 | مناظرہ نمبر ۲۴: آٹھ رکعت تراویح کا ثبوت نہیں | 81 |
| 31 | مناظرہ نمبر ۲۵: تہجد اور تراویح الگ الگ ہے | 84 |
| 32 | مناظرہ نمبر ۲۶: ظہر کے وقت عصر کی نماز نہیں | 86 |
| 33 | مناظرہ نمبر ۲۷: نماز میں ہاتھ کہاں باندھیں؟ | 88 |
| 34 | مناظرہ نمبر ۲۸: رنج یدین | 90 |
| 35 | مناظرہ نمبر ۲۹: رکوع سے رکعت مل جاتی ہے | 92 |
| 36 | مناظرہ نمبر ۳۰: قرآن کا خلف الامام | 94 |
| 37 | مناظرہ نمبر ۳۱: مساجد پر قبضہ گروپ | 96 |
| 38 | مناظرہ نمبر ۳۲: عزارات پر قبضہ گروپ | 98 |
| 39 | مناظرہ نمبر ۳۳: میں کسی فرقے کا نہیں | 100 |
| 40 | مناظرہ نمبر ۳۴: گستاخ کون؟ | 102 |
| 41 | مناظرہ نمبر ۳۵: کنز الایمان میں اللہ کا ادب | 104 |
| 42 | مناظرہ نمبر ۳۶: کنز الایمان ادب کا شاہکار ہے | 106 |
| 43 | مناظرہ نمبر ۳۷: کنز الایمان ترجمہ | 108 |
| 44 | مناظرہ نمبر ۳۸: کنز الایمان ترجمہ | 110 |
| 45 | مناظرہ نمبر ۳۹: کنز الایمان | 112 |

| | | |
|----|--|-----|
| 46 | مناظرہ نمبر ۴۰: کنز الایمان ترجمہ پر اعتراض | 114 |
| 47 | مناظرہ نمبر ۴۱: کنز الایمان خاتم ترجمہ قرآن ہے | 116 |
| 48 | مناظرہ نمبر ۴۲: کنز الایمان درست ترجمہ ہے | 118 |
| 49 | مناظرہ نمبر ۴۳: کنز الایمان میں انبیاء کا ادب | 120 |
| 50 | مناظرہ نمبر ۴۴: اعلانیہ دعوت مناظرہ | 122 |
| 51 | مناظرہ نمبر ۴۵: عیسائی سے چاند پر جانے کے بارے | 124 |
| 52 | مناظرہ نمبر ۴۶: یہودی سے زمین گھومنے پر | 126 |
| 53 | مناظرہ نمبر ۴۷: اسلام اور سائنس | 128 |
| 54 | مناظرہ نمبر ۴۸: تبلیغی جماعت کون ہیں؟ | 130 |
| 55 | مناظرہ نمبر ۴۹: ہمارے علماء کو برا کہا جو مار دیئے گئے | 132 |
| 56 | مناظرہ نمبر ۵۰: عید کے چاند پر مناظرہ | 134 |
| 57 | مناظرہ نمبر ۵۱: دیوبندی امام کے پیچھے نماز | 136 |
| 58 | مناظرہ نمبر ۵۲: گستاخانہ عبارت پر | 138 |
| 59 | مناظرہ نمبر ۵۳: نسبت بری چیز ہے | 140 |
| 60 | مناظرہ نمبر ۵۴: کیا اسلام تلوار سے پھیلا ہے؟ | 142 |

| | | |
|----|--|-----|
| 61 | مناظرہ نمبر ۵۵: مسئلہ وحدت الوجود | 144 |
| 62 | مناظرہ نمبر ۵۶: حلالہ کا ثبوت | 146 |
| 63 | مناظرہ نمبر ۵۷: اقامت میں کب کھڑے ہوں | 148 |
| 64 | مناظرہ نمبر ۵۸: جماعت ثانی کا مسئلہ | 150 |
| 65 | مناظرہ نمبر ۵۹: ننگے سر نماز کا حکم | 152 |
| 66 | مناظرہ نمبر ۶۰: تحویب کا حکم | 154 |
| 67 | مناظرہ نمبر ۶۱: بھارتی پھولک توہید میں اثر ہے | 156 |
| 68 | مناظرہ نمبر ۶۲: ڈاکٹر طاہر القادری اور جبر کرم شاہ | 158 |
| 69 | مناظرہ نمبر ۶۳: شیعہ مذہب کا ایک الزام | 160 |
| 70 | مناظرہ نمبر ۶۴: دیوبندی دعویٰ اور اس کا جواب | 162 |
| 71 | مناظرہ نمبر ۶۵: میڈیا ٹکنالوجی و اولوں سے مناظرہ | 164 |
| 72 | مناظرہ نمبر ۶۶: مسجد میں جاتے وقت ہاتھ | 166 |
| 73 | مناظرہ نمبر ۶۷: قرآن کریم میں سب کچھ ہے | 168 |
| 74 | مناظرہ نمبر ۶۸: جماعت غیر اسلامی سے دائرہ | 170 |
| 75 | مناظرہ نمبر ۶۹: دو نمازیں جمع کر کے پڑھنا | 172 |

انتساب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

یا رسول اللہ اُنظُرْ خَالَتَا

یا حبیب اللہ اِسمع قَالَتَا

قرآن وحدیث کی روشنی میں یہ بات حقیقت ہے جس کا اب مشاہدہ ہوتا جا رہا ہے کہ علم تیزی سے اٹھ رہا ہے جس کی ایک صورت یہ ہے کہ علماء کا وصال ہو رہا ہے اور عوام تو پہلے ہی علماء سے دور رہنے لگے۔ ایک وقت ماضی کا تھا کہ علماء کرام تمام شعبوں میں مہارت رکھتے تھے۔ اب صرف خاص بلکہ ایک شعبے کے ہو کر رہ گئے۔ صرف بیچاس سال پہلے کی بات ہے کہ علماء اہلسنت بیک وقت مدرس، حافظ، قاری، مفتی اور مناظر ہوتے تھے اور تمام مذاہب کو مذہب کو مذہب کو جواب دینے کی مکمل صلاحیت رکھتے تھے۔ اب ایسے مناظر کہاں سے لائیں؟

آج جتنی کے مناظر ہیں ان میں بعض صرف ایک مذہب والے سے بات کر سکتے ہیں مگر دیگر سے مناظرہ کرنے کے لئے پھر کسی اور مناظر کو تلاش کرنا پڑے گا۔ کاش آج پھر مناظر اعظم محمد عمر امجدی رحمۃ اللہ علیہ جیسا کوئی دوسرا مناظر پیدا ہو جائے جو تمام مذاہب کو ایسا جواب دیتے کہ پھر سامنے آنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ اس طرح

| | | |
|----|--|-----|
| 76 | مناظرہ نمبر ۷: میرا پیر قرآن وحدیث ہے | 174 |
| 77 | مناظرہ نمبر ۸: جعلی ڈاکٹروں سے مناظرہ | 176 |
| 78 | مناظرہ نمبر ۹: وہابیوں کی اذان بھی الگ ہے | 178 |
| 79 | مناظرہ نمبر ۱۰: وہابی اقامت الگ | 180 |
| 80 | مناظرہ نمبر ۱۱: وہابیوں کا تین میل پر مسافر بن جانا | 182 |
| 81 | مناظرہ نمبر ۱۲: ڈاکٹر ڈاکرنا نیک کے شاگرد سے | 184 |
| 82 | مناظرہ نمبر ۱۳: 2012ء میں قیامت آئے گی | 187 |
| 83 | مناظرہ نمبر ۱۴: جنات سے مناظرہ | 189 |
| 84 | مناظرہ نمبر ۱۵: یہ کام حضورؐ نے نہیں کیا؟ | 191 |
| 85 | مناظرہ نمبر ۱۶: نہیں اختلافی مسائل سے منع کیا گیا ہے | 193 |
| 86 | اعلیٰ حضرت پر 150 اعتراضات کے جوابات | 195 |
| 87 | ڈاکٹر ڈاکرنا نیک کو دعوت فکر | 269 |
| 88 | ہمارے پانچ سوالات کے جوابات دو؟ | 281 |
| 89 | ارباب اختیار کے نام کھلا خط | 290 |
| 90 | چند فتاویٰ کی جات | 300 |

دیگر اکابرین مناظرین علامہ شمس علی خان، علامہ سردار احمد صاحب، علامہ اجمل سنبھلی صاحب، علامہ حبیب الرحمن صاحب، علامہ حامد رضا خان صاحب، علامہ قبلہ مصطفیٰ رضا خان صاحب، علامہ عنایت اللہ سائیکو والے، علامہ عبدالغفور چڑاری صاحب، علامہ نظام الدین ملتانی اور علامہ محمد علی نقشبندی علیہم الرحمۃ والرضوان وغیرہ اور امام المناظرین امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ کی کیا بات ہے۔ اب طالب علموں کا کام ہے کہ درس نظامی میں دیگر علوم کی طرح مناظرہ بھی سیکھیں۔ تاکہ اس کی کوپڑا کیا جاسکے اور اپنا اور دیگر مسلمان بھائیوں کا ایمان بچایا جاسکے۔

راقم اس کتاب کو

مناظر ابن مناظر علامہ مفتی

محمد عبدالنواب صدیقی

مدظلہ العالی صاحب

کی نذر کرتا ہے۔

10-11-2009

تقریظات

فاضل نوجوان محمد جہانگیر نقشبندی مسک کا درد رکھنے والے اور مناظرہ کا جنون کی حد تک شوق رکھنے والے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ علم و عمل میں اضافہ فرمائے۔

علامہ مہر علی چشتیاں گڑوی

خطیب محمد جہانگیر نقشبندی اپنے کاروباری مصروفیت کے باوجود اہلسنت کے لئے کام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو مناظرہ میں دسترس عطا فرمائے۔

علامہ عبدالنواب صدیقی

آستانہ عالیہ مناظر اعظم اچھر والا نور

کراچی کے عوام اہلسنت خوش قسمت ہیں کہ ان کو خطیب پاکستان مولانا مناظر محمد جہانگیر نقشبندی ملے ہیں جو 24 گھنٹے مناظرہ کے لئے تیار رہتے ہیں۔ بدفقیدہ کو یہ نوڈ جواب دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مردِ راز فرمائے۔

علامہ حامد حسین قریشی رضوی

آج مسلک کی بات کرنے والے تو بہت ہیں مگر عملی کام کرنے والے کم ہیں۔ ان میں ایک محمد جہانگیر نقشبندی صاحب کو شاید یہ کیا ہے کہ مسلک کا در در کہتے ہیں اور عملی کام کر کے خوشی محسوس کرتے ہیں۔ کسی بھی علاقے میں کوئی بد عقیدہ بکواس کرے اس کے لئے ایک فون پر حاضر ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض بد عقیدہ نام سن کر بھاگ جاتے ہیں آزما کر دیکھ لیں۔ بعض شرائط سن کر فرار ہو جاتے ہیں اور جو غلطی سے سامنے آ جاتا ہے تو دوبارہ آنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اور شرائط میں شکست کھا جاتا ہے۔

مولانا سید عبدالعزیز صاحب

ابتدائیہ

عوام اہل سنت کا شنکر یہ علماء اہل سنت کا شنکر یہ

اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کیا جائے کم ہے اور اس کے حبیب ﷺ کی نظر کرم ہے اور غوث اعظم رحمہ اللہ کا فیضان ہے کہ مناظرہ اہلسنت بریلی کی جلد اول کو دوستیبولٹ ملی اس کا بیان مشکل ہے مگر عوام کو بے حد فائدہ ہوا۔ جبکہ جلد نمبر ۱ کی مانگ کے بدستور تقاضے ہو رہے ہیں کہ بازار میں نہیں مل رہی اس کو شائع کریں۔ مگر فقیر کی کوشش ہے کہ جلد نمبر ۲ بھی شائع ہو جائے تاکہ عوام کو اور زیادہ معلومات حاصل ہوں اور بد عقیدہ کو منہ توڑ جواب دینے کا موقع مل جائے۔

بعض لوگوں نے یہ شکایت کی ہے کہ یہ مناظرے کہاں ہوئے۔ عرض ہے کہ کہاں ہوئے اور کیسے ہوئے اگر اس کی تفصیل بیان کی جائے تو ضخامت بہت بڑھ جائے گی اس لئے اختصار کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ اگر بطور ثبوت کوئی دیکھ کر تائب ہوتا چاہے تو ہم ثبوت دکھائے کہ تیار ہیں۔ بعض جگہ تحریری مناظرے بھی ہوئے جن کی ضخامت پچاس پچاس صفحات سے بھی بڑھ گئی ایسے مناظرہ کا نچوڑ اور خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔ بعض جگہ زبانی گفتگو ہوئی وہ تحریری صورت میں دینا نہیں چاہتے تھے ان کا بھی نچوڑ بنایا اور بعض جگہ شرائط میں ہی بد عقیدہ بھاگ گئے۔ اس صورت حال میں

عوام کی سہولت کے لئے مناظرانہ نکات پیش کر دیئے گئے ورنہ تمام تفصیل بیان کرنے میں صرف ایک مناظرہ اور روئیداد بیان کریں تو پانچ سو صفحات بن جاتے ہیں۔ اس سے بہتر ہے کہ اتنے صفحات میں 100 مناظرے پیش کر دیں۔

فی زمانہ ہر آدمی وقت کی بچت چاہتا ہے مختصر بات پسند کرتا ہے کہ عقل مند کو اشارہ کافی ہے اور کم عقل کو دفتر بھی بے کار ہے۔ لہذا ہم معذرت خواہ ہیں۔

دوسری شکایت کتابت کی غلطی کی ہے۔ اس سلسلے میں کوشش تو یہی ہوتی ہے کہ غلطی نہ ہو پھر بھی اس شکایت کو دور کرنے کی ہر پرکوشش کی گئی ہے۔

تیسری شکایت یہ تھی کہ بعض حوالے نہ دیے جاسکے۔ عرض یہ ہے کہ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ ہم ایسے حوالے روک لیتے ہیں جو شرط پر دکھائے جائیں۔ کہ اگر یہ حوالہ دکھا دو تو مخالف تو بہ کرے گا۔ ورنہ ہم حوالے لکھیں اور سامنے والا اس کو دیکھ کر معمولی سمجھتا ہے یا اسے بچ نکالتا ہے۔ اس لئے ایسے قیمتی حوالے نہیں دیتے تاکہ ایسے حوالے روک کر ان سے فائدہ اٹھایا جائے شاید کہ کسی کی ہدایت کا سبب بن جائے۔ اس کو ہر آدمی نہیں سمجھتا۔ مثال کے طور پر دیوبندی کو کہا جائے کہ تم ختم نبوت کے منکر ہو۔ تمہارے اکابر نے سات خاتم یعنی ہر زمین پر ایک خاتم مانا ہے۔ جبکہ خاتم النبیین صرف سرکارِ دو عالم ﷺ ہیں دوسرا کوئی نہیں۔

اب دیوبندی تڑپ جائے گا کہ کہاں کس نے لکھا ہے۔ تو ہم کہتے ہیں حوالہ بشرط تو تحریر کرو ہم دکھانے کو تیار ہیں۔ اب یہ سن کر یا تو وہ بھاگ جاتا ہے یا پھر اللہ تعالیٰ اسکو ہدایت دیتا ہے اور وہ توبہ نامہ لکھ کر حوالے دیکھ کر مان جاتا ہے۔ اب عوام اہلسنت بتائیں کہ حوالے ویسے ہی لکھ دینا بہتر ہے یا اس شرط سے دیکھنا بہتر ہے۔

یقیناً عقل مند کا جواب یہی ہو گا کہ ایسے حوالے بشرط تو بہ دکھانے میں فائدہ ہے۔ دوسری مثال بھی دیکھ لیں۔ شیعہ حضرات حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کو پہلا خلیفہ بلا فصل مانتے ہیں۔ ہم نے کہا شیعہ کتب میں ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چوتھا خلیفہ نہ مانے اس پر لعنت ہے۔ یہ سن کر شیعہ تڑپ گیا کہ کس کتاب میں ہے۔ ہم نے کہا حوالہ بشرط تو بہ تحریر کرو۔ اب یا تو وہ بھاگ جاتا ہے ورنہ اگر لکھ کر دیوے تو ہماری محنت وصول ہو جاتی ہے۔

امید ہے کہ بات سمجھ آگئی ہوگی۔ دوسرا فائدہ ہمارے لوگوں کو شوق پیدا کرنا ہوتا ہے کہ یہ کس کتاب میں ہے اور وہ بھی مطالعہ کرتے ہیں یا ہم سے پوچھ لیتے ہیں۔ اور ہم مسلک کوئی بھی پوچھتے ہم اسے بتا دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ طریقہ بعض مناظرین اہل سنت کا بھی تھا۔ بلکہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا طریقہ یہ تھا کہ پہلے سوال پوچھ لیتے تھے جسے دیکھ کر مخالف بھاگ جاتا تھا۔ اور جب حوالے کی ضرورت ہوتی تو انبار لگا دیتے تھے۔ معلوم ہوا کہ جب ضرورت ہو تب حوالہ فائدہ دیتا ہے۔

فقیر علماء اہل عوام اہل سنت کا شکر گزار ہے جنہوں نے اس قابل سمجھا اور ہاتھوں ہاتھ کتاب خریدی، بعض نے مفت تقسیم کی۔ ان سب کیلئے قلب کی گہرائی سے ساری زندگی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو خوش رکھے۔ آمین۔

اعلیٰ حضرت کی فوج کا ادنیٰ خادم
محمد جہا نکیر نقشبندی رضوی

امیر دعوت اسلامی

قبلہ علامہ محمد الیاس قادری عطاری صاحب مدظلہ کا

فیضان مجھ پر بھی ہوا

حضرات فقیر یہ بات تحدیثِ نعت کے لئے عرض کر رہا ہے۔ جب دعوت اسلامی نہیں تھی اس وقت کی بات ہے قبلہ حضرت صاحب ”نور مسجد“ کاغذی بازار میں سنتوں کا درس دیتے تھے اور آپ کے اہم مشاغل میں سے ایک یہ تھا کہ بد عقیدہ کا رد کرتے تھے اور زبانی مناظرے فرمایا کرتے تھے۔ اس علاقے میں فقیر کے دوست پڑوسی جناب عبدالصمد قادری صاحب کا حضرت صاحب قبلہ کی صحبت میں آنا جانا تھا۔ فقیر کو اس وقت آپ کی صحبت میں بیٹھنے کا شوق تھا۔

ایک دفعہ حضرت صاحب نے ملاقات کے لیے شرف بخشا اور بتایا کہ ایک مناظرہ طے ہوا ہے وہاں ہوں اور فلاں تاریخ اور وقتِ عشاء کے بعد اور مسجد میں آ جانا پھر وہاں سے ساتھ چلنا۔ فقیر بڑا خوش تھا کہ مناظرہ دیکھنے کا موقع ملے گا اور وہ بھی حضرت صاحب کے ساتھ۔ فقیر وقت کے مطابق نور مسجد پہنچ گیا۔ حضرت صاحب قبلہ کے ساتھ اسی گلی میں نور مسجد کے آگے ایک ہوٹل تھا وہاں چائے پینے کا شرف ملا اور حضرت صاحب نے مجھے تنبیہ کی کہ مناظرہ میں آپ بولیں گے نہیں اور اگر مخالفین نے جھگڑا کیا تب بھی جب تک میں نہ کہوں کوئی اقدام نہیں کرنا۔ فقیر نے وعدہ کیا اور

ہم انتظار کرنے لگے کہ بندہ بلائے آئے اور ہم وہاں مقام مناظرہ میں چلیں۔

وہاں ہوں نے جو وقت دیا تھا اس سے ایک گھنٹہ اوپر ہو گیا تھا۔ آخر جس کا انتظار تھا وہ بندہ آگیا اور اس نے بتایا کہ وہاں مولوی بھاگ گیا ہے۔ یہاں کی پرانی عادت ہے اور مخالف کا وقت طے کر کے بھاگ جانا شکست کی دلیل ہوتا ہے۔ ہم نے حضرت صاحب کو مبارکباد دی اور حضرت صاحب نے شکر یہ ادا کیا اور فقیر واپس آگیا۔ اس سے زیادہ حضرت قبلہ کی کرم نوازی یہ کہ خانقاہ دوسرے دن یا تیسرے دن رات کو فقیر کی رہائش گاہ اکبر روڈ ریگل صمد رز مسجد اقصیٰ میں تشریف لائے اور پھر شکر یہ ادا کیا۔ اس بات نے مجھے زیادہ متاثر کیا کہ حضرت صاحب صرف میرا شکر یہ ادا کرنے تشریف لائے حالانکہ اس وقت بھی شکر یہ ادا کر دیا تھا۔

یوں فقیر حضرت صاحب کا احسان مند ہے اور ربے کا انشا اللہ تعالیٰ۔ اور اس دوست کا بھی احسان ہے جس کے وسیلے سے حضرت صاحب کی شاگردی کا موقع ملا۔

ایک تقریر نے دنیا بدل دی اور مناظرہ بنا دیا

مناظرہ عظیم، مناظرہ اسلام، مناظرہ اہلسنت، مناظرہ ابن مناظر، علامہ شیخ الحدیث مفتی محمد عبدالقادر صاحب مدظلہ العالی۔ دوروزہ کانفرنس معراج شریف۔ جناح مسجد برنس روڈ۔ رجب شریف کا بابرکت مہینہ تھا 1980ء کا سال تھا۔ میرے دوست اور پڑوسی محمد الیاس پشتی صاحب نے اس رات مجھ سے کہا کہ آؤ تم کو تقریر سنائیں اور وہ مجھے اس جلسے میں لیکر آ گئے جس میں پیر و مرشد مناظر اسلام نے ابھی بیان شروع ہی کیا تھا اور آج پر علامہ اظہری صاحب اور علامہ مولانا محمد شفیع اودکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما تھے اور کیا خوب بیان تھا جس کا بیان نہیں ایک تقریر نے دنیا بدل دی۔ اس میں عہد کیا کہ گستاخوں کو نہیں چھوڑوں گا۔ اسی تقریر میں یہ نکتہ بتایا پیر صاحب نے کہ جشن میلاد شریف و جشن معراج شریف پر ثبوت مانگتے ہو کتنے ثبوت دکھائیں اور وہ ہائیو! اپنے جشن دیو بند اور جشن جوہلی منانے کا ثبوت دو؟ اسی تقریر میں شان مصطفیٰ ﷺ بیان کی اور شان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بیان کی۔ امیر دعوت اسلامی بھی حضرت کا بیان سننے آتے تھے۔ اور یہ آنکھوں دیکھی بات ہے۔

اس ایک تقریر سے مرید بننے کا خیال آیا مناظر بننے کا جنون کی حد تک شوق

ہو گیا اور حالت یہ ہوئی کہ پیر صاحب کی تقریر سننے لاہور جاتا رہا۔ داتا کی گہری میں کرم ہوتا رہا۔ مناظرہ عظیم قبلہ محمد عمر اچھروی علیہ الرحمۃ کی قبر سے فیض اٹھاتا رہا کس نے علم پڑھا دیا کس نے علم پلا دیا۔ یہ فیض شیر ربانی شرق پور شریف علیہ الرحمۃ کا تھا اور ہے اور رہے گا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ پیر صاحب کو قبلہ اودکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ نے بلایا تھا۔ یہ احسان عظیم تھا اور ایسے کتنے احسان اہلسنت پر قبلہ اودکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ کے ہیں جو کوئی سنی بھول نہیں سکتا۔ یہ بھی تحدیث نعت کے لئے تحریر کر دی ہیں تاکہ ریکارڈ رہے۔

مناظرہ کیسے کرتے ہیں؟ آؤ مناظرہ سیکھیں۔

حضرات دعوت کثر الایمان کے تعاون سے مناظرہ سکھانے کی کلا میں ہر اتوار 2 بجے دن 3 بجے تک دارالعلوم نور یہ رضویہ کلکٹن، کراچی میں ہوتی ہیں۔ جس میں اصول مناظرہ، علم مناظرہ، شرائط مناظرہ اور وہ تمام طریقے اور تجربات بتائے جاتے ہیں۔

جس سے پتہ چلتا ہے کہ تمام باطل بدعتیہ بے ایمان گستاخ سے مناظرہ کیسے ہوتا ہے۔ جیسے یہودی، عیسائی، ہندو، سکھ، جین مذہب، بدھ مذہب، دھرمیہ، الہ مذہب، بد مذہب، مجوسی، ستارے چاند سورج کو پوجنے والے، آتش پرست اور دیوبندی، وہابی خارجی، نجدی، شیطانی توحیدی، پرویزی، عیسیٰ، قادیانی، جماعت غیر اسلامی، نام نہاد مسلمین، صلح کلی، منافق، مشرک، بدعتی، تقدیر کے منکر، قہر کے منکر، حشر کے منکر، رافضی وغیرہ وغیرہ کس کس فرقے کی شاخیں ہیں اور کونسا فرقہ کب سے ہے اور کب تک رہے گا اور کس طرح مناظرہ کرتے ہیں؟ اور کس دلیل سے کون بھاگتا ہے۔ کون مانتا ہے۔ مناظرہ کیسے کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ علماء اہل سنت کے مناظروں کا ذکر تفصیلی کہ اکابرین کیسے مناظرہ کرتے تھے۔ خاص طور پر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کا طریقہ کیا تھا کہ کوئی سامنے نہیں آیا۔

اعلیٰ حضرت کی فوج کا ادنیٰ خادم خطیب محمد جہانگیر نقشبندی

مناظرہ نمبر ۱

منکر حدیث

منکر حدیث پرویزی فرقہ پکڑالوی اور پلسٹ و جماعت خفی بریلوی کا (اور ڈاکٹر ڈاکٹر نایک اور اسرار احمد کا تو بہ کرنا)

تحریر: مولانا کثر الایمان رضوی نقشبندی

تصدیق: مولانا خطیب مناظر محمد جہانگیر نقشبندی

بروز ہفتہ 2008-6-7 بوقت گیارہ بجے طے ہوا تھا اور گنگی ٹاؤن نمبر 13

ایک دوست کے مکان پر اہل سنت مناظر محمد جہانگیر نقشبندی اور منکر حدیث و قرآن کے فرقہ کی طرف سے صابر نامی شخص تھا۔ صابر کے ساتھ چاوسا قحی تھے اور تقریباً س افراد تھے۔ ہم نے منکر حدیث کے ساتھ قرآن کے منکر کے الفاظ اس لئے لکھے کہ حقیقت میں حدیث کا منکر قرآن کا منکر ہے، جس کا ثبوت آگے چل کر دیکھ سکتے ہیں۔ اس مناظرہ و مباحثہ میں صابر کو ذات آمیز شکست و شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا جس کو تمام لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

ایک انسوس یہ ہوا کہ اس کی ویڈیو نہ بن سکی ورنہ ہر جگہ ان شیطانیوں کو جوتے پڑتے۔

اجمالی بیان یہ ہے کہ اس منکر نے ترہنے غلط کئے اور الزام ہم پر لگایا۔ دوسرا یہ کہ یہ دو نمازیں فرض مانتا ہے۔ فجر اور عشاء۔ تین نمازوں کا منکر کافر ہے۔ یہ قبلہ کا منکر اور قبلہ ابراہیمی کا منکر ہے نماز میں منہ کرنے سے یہ نص قرآن کا منکر ہوا۔

دیگر بے شمار آیات کی عقلی تفسیر کرتا ہے جو باطل ہے۔ یہ کہتا تھا کہ قرآن کے ترجمے اور سمجھنے کے لئے عربی آنا ضروری ہے۔ باقی علوم کی ضرورت نہیں۔ اس لئے ہم نے مناظرہ سے پہلے اس سے دس سوالات پوچھے تھے۔ جس کے جوابات اس نے دیئے تھے اور اس میں ہم نے صرف ایک مسئلہ پر بحث کی تھی جس کا ذکر ہم آگے کریں گے۔ دیگر چند باتیں مضنا ہوئیں جس میں ہم نے اس کی نماز کا طریقہ دکھانے کی فرمائش کی۔ پہلے تو نالے کی کوشش کی جب ہم نے اصرار کیا کہ نماز کا طریقہ دکھاؤ۔ آخر مان گیا اور اس نے بیٹھے ہوئے ہونے کی حالت میں اپنے چار ساتھیوں کو اپنے سامنے اپنی طرف منہ کر کے بٹھایا اور یہ نماز پڑھا کر بتائی کہ آیت الکرسی اور سورۃ اخلاص پڑھیں اور اس کا ترجمہ پڑھنے کے بعد کہتا ہے یہ نماز ہے اور نماز ہو گئی۔ اور یہ بھی کہا کہ اس نماز میں باتیں بھی کر سکتے ہیں۔

ہم نے پوچھا کہ تئیں کہاں گئیں؟

منکر: رکعت وغیرہ کوئی نہیں۔

قیام کہاں گیا؟

منکر: ہو گیا

قبل کی سمت؟

منکر: کوئی قبلہ نہیں نہ سمت کی ضرورت ہے۔

ہم نے کہا کو کوع؟

منکر نے کہا ہو گیا۔ اور کو کوع اصل میں رجوع ہے وہ ہم نے کر لیا۔

ہم نے کہا سجدہ؟

منکر نے کہا ہو گیا۔ کہ ہم نے سجدہ کا خیال کیا تو سجدہ ہو گیا۔

ہم نے کہا یہ خیالی پلاؤ کی طرح نماز ہے یا مذاق ہے۔

اور یہ جو سورۃ اخلاص پڑھی یہ بھی خیالی پلاؤ لینے خواہ خواہ زمعت کی۔ اس بات پر چٹھڑا ہوتے ہوئے بچ گیا کہ یہ اسلامی نماز کا مذاق اڑاتے ہو۔ شرم کرؤ۔

ہم نے کہا دنیا بھر کے مسلمان چودہ صدیوں سے جو نماز پڑھ رہے ہیں وہ غلط ہے؟ اور آج ایک منکر پیدا ہو گیا جس کو اس طرح کی نماز کا طریقہ سوجھا۔ سبحان اللہ!

اس کے دو حربے، جیسے بہانے یہ تھے کہ اگر کوئی بات غلط ثابت ہو جائے تو میں رجوع کروں گا اور دوبارہ کروں گا۔

دوسرا یہ کہ یہ قرآن جو کہتا ہے وہ درست ہے باقی سب غلط ہے۔ ان باتوں کی وجہ سے لوگوں کو گمراہ کرتا ہے اور کراتا ہے۔ قرآن سچا ہے مگر اس کو سمجھنے کے لئے اصول تفسیر، حدیث قاعدہ قانون چاہئے جو اس کو بالکل بھی نہیں آتے۔ جبکہ قرآن کا ترجمہ کرنے کے لئے کم از کم 15 علوم کا جاننا ضروری ہے۔ اب دیکھیں تفصیل اس مناظرہ کی۔ ایک مسئلہ میں اس منکر کی تحریر یہ تھی جس پر گفتگو ہوئی۔ ہم نے دس سوالات کئے تھے اس کے جواب میں اس نے صفحہ 3 پر چند مسائل لکھے جس میں ایک یہ تھا کہ لیلۃ کا ترجمہ رات کیا گیا ہے جس کی وجہ سورۃ قدر آیت نمبر 1 اور سورۃ اسرا نکل آیت نمبر 106 میں تضاد ہو گیا جبکہ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۵۱ کے مطابق لیلۃ کا ترجمہ راتیں کر دیا جائے تو قرآن میں تضاد نہ رہے اور نہ ترجمے میں رہے گا۔

حضرات محترم ہم نے منکر کے الفاظ من و عن نقل کر دیئے ہیں۔ اب جو ہم

نے گرفت کی جواب دیئے ملاحظہ فرمائیں۔

نمبر ۱: قرآن میں متفقہ طور پر فیصلہ ہے کہ کوئی تضاد نہیں۔

نمبر ۲: منکر کے دل و دماغ میں تضاد ہے اعلانِ علاج کرانے۔

نمبر ۳: لیلیٰ واحد کا صیغہ ہے ہم اس قرآن میں جمع کے الفاظ کیسے داخل کر دیں۔ جبکہ یہ کفر ہے شریف قرآن ہوگا۔

نمبر ۴: منکر نے ترجمہ کا بہانہ بنا کر قرآن میں تضاد بیان کرنے کی کوشش کی ہے جو سراسر ظلم ہے کفر ہے۔

نمبر ۵: سورۃ قدر میں شب قدر ایک رات کا ذکر ہے اور حدیث و تفاسیر میں صحابہ کرام، اہل بیت عظام اور چودہ سو سالہ اجماع ہے کہ شب قدر ایک رات ہے۔

نمبر ۶: دس سالہ پچہ بھی جانتا ہے کہ شب قدر کو تلاش کرو طاق راتوں میں یا آخری عشرہ رمضان میں اور وہ ایک ہی رات ہے مگر اس منکر نے ایسی بات کہی کہ ایک بچہ سے بھی کیا گزرا ہے۔

نمبر ۷: سورۃ نئی اسرائیل آیت نمبر 106، میں لیلیٰ کا لفظ ہی نہیں پھر کیا تضاد؟

جس جاہل کو اتنا بھی خیال نہ آیا کہ اس نمبر 106 آیت میں لیلیٰ کا لفظ نہیں پھر کیوں حوالہ دیا۔

نمبر ۸: سورۃ بقرہ آیت نمبر ۵۱ میں لیلیٰ سے پہلے اربعین یعنی چالیس کا لفظ موجود ہے کہ چالیس رات۔ اربعین کے لفظ نے جمع کا قین کر دیا اور رات کا ترجمہ لیلیٰ جو صیغہ واحد ہے مترجمین نے لکھا۔ منکر کی سمجھ میں نہ آیا اپنے دماغ میں تضاد تھا جاہل یہ سمجھا کہ ترجمہ میں تضاد ہے۔ معاذ اللہ

نمبر ۹: ہم نے کہا کہ تضاد تمہارے دل و دماغ میں یہ ہے کہ ”سورۃ قدر میں قرآن پاک کا ایک رات میں نازل ہونا اور دیگر آیات میں وقفہ وقفہ سے نازل ہونا“ منکر نہ سمجھ سکا اس لئے اعتراض کر دیا۔ ہم نے کہا کہ ہم جانتے ہیں کہ ایک رات میں قرآن کیسے نازل ہوا۔ مگر منکر پہلے تو یہ کرے کہ خود غلط سمجھا، الزام لگا یا قرآن پر۔

نمبر ۱۰: ہم نے کہا کہ ۲۳ سال میں قرآن نازل ہوتا رہا اس پر تو متفق ہیں اب ایک رات میں رمضان شریف کی شب قدر میں پورا قرآن کیسے نازل ہوا؟ ہم سمجھا دیتے ہیں مگر تو یہ کرو۔

ہمارے جواب کے بعد اس منکر قرآن نے جواباتیں کیں وہ بھی دیکھئے۔

نمبر ۱: ایک رات میں قرآن نازل ہونا۔ میں نہیں مانتا۔

نمبر ۲: شب قدر ایک رات نہیں بلکہ دس ہیں، نہیں ہیں۔ میں نہیں بلکہ رمضان شریف کی تمام راتیں شب قدر ہیں۔

نمبر ۳: ۹ رمضان شریف حضور ﷺ کو طے ان سب رمضان میں بلکہ 23 سال کی 23 رمضان شریف میں قرآن نازل ہوا۔

ہمارے جوابات دیکھیں۔

نمبر ۱: احادیث موجود ہیں کہ شب قدر ایک ہی رات ہے۔

نمبر ۲: شب قدر رمضان المبارک کی رات میں قرآن مکمل نازل ہوا لوح محفوظ سے آسمان پر جو بیت العزت کے مقام پر نازل کیا اور وہاں سے تدریجی یعنی تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا تقریباً 23 سال میں۔ اس طرح قرآن مجید کے دونوں قسم کے نزول ثابت ہوئے جس میں کوئی تضاد نہیں۔ پوری امت کا اجماع بھی ہے۔ اگر تم اس

امت میں ہو تو مان لو ورنہ جاؤ جہنم میں۔ (تفصیل کے لئے الاطلاق کا مطالعہ فرمائیں۔)

نمبر ۳۔ رمضان شریک کی دس راتیں یا تیس راتیں شب قدر اگر ہیں تو منکر نزول قرآن کا حوالہ دے۔ اگر رمضان میں نازل ہوا۔ جس کی راتیں 270 ہوتی ہیں اس میں بتاؤ کوئی سورس نازل ہوئیں۔ اس کا جواب یہ نہ دے سکا اور بعد میں بھی ہم نے اس منکر کو تحریری سوال دیے ہیں جس کا جواب ابھی تک نہ آیا۔ مگر جو باتیں کیں وہ بھی سن لیں کہ گھبراہٹ میں یہ کہہ گیا کہ قرآن ہم پر نازل ہوا۔

ہم نے کہا تو یہ کر و کلمہ پڑھو۔

کہتا ہے کہ میرا مطلب ہمارے گھر پر نازل ہوا۔

ہم نے کہا پھر کلمہ پڑھو تو یہ کرو۔

کہتا ہے میرا مطلب ہم سب مسلمانوں کیلئے نازل ہوا اور اس کے احکام وغیرہ ہم نے کہا مطلب بعد میں بتاتے ہو پہلے کفر یہ کلمہ کہتے ہو۔ کلمہ پڑھو آخر گواہ موجود ہیں۔ اس نے کلمہ پڑھا اور تو یہ کی۔ مگر کہتے کی دم بھی سیدھی نہیں ہوتی۔ اس کے بعد تین نمازوں کا منکر ہوا۔ 17 مینی قبلہ اول کی طرف رخ کر کے حضور علیہ السلام اور صحابہ کرام کا نماز پڑھنا۔ اس کا منکر ہوا۔

بے شمار قرآن کے احکام کا منکر ہوا۔ ہمارے جوابات اور سوالات سے تنگ

آ کر یہ کہتا پڑا کہ آئندہ مجھ جہاں گئے تشنہ کی کے سامنے نہیں بیٹھوں گا۔ ہاں صرف تحریری بات کروں گا

اس منکر نے یہ خیال کیا کہ مجھے کلمہ پڑھوایا تو یہ کرائی۔ اگر آئندہ سامنے آ گیا تو یہ جوتے پڑا سکتا ہے۔

اس منکر نے کہا کہ کسی دوسرا مسئلہ پر مجھ سے بات کرو یا حرام و حلال پر مجھ سے بات کرو۔ ہم نے کہا کہ ایک وقت میں صرف ایک موضوع پر بات ہوتی ہے قلابازیاں کھانے کی اجازت نہیں ہوتی کہ کبھی ادھر اور کبھی ادھر۔ اس پر ہمارے تحریری سوالات کے جوابات قرض ہیں۔

ہمارے اس مناظرہ کا فائدہ یہ ہوا کہ اورنگی ٹاؤن میں اس کا درس بند ہو گیا اور ہمارے لوگ اپنے اسلام پر مزید کچے ہو گئے۔ اب یہ خیال آیا کہ اس کی رہائش گاہ کے قریب ان سب حقائق کو لوگوں تک پہنچایا جائے تاکہ ایسے فتنوں کا ناقلہ بند ہو جائے۔ اس لئے اس کو تحریری کتاب کی شکل میں شائع کر کے گھر گھر پہنچا دیا جائے تاکہ ایسے اور بھی شیطانوں کو نہ توڑ جو اب دے کر فتنوں کو بند کیا جاسکے۔ تمام اہلسنت عوام سے یہ درخواست ہے کہ اس کتاب کی اشاعت کر کے جگہ جگہ پہنچانے میں تعاون فرمائیں ہو سکتا ہے کہ آپ کی کوشش سے کئی ایمان سلامت رہیں۔

اس کتاب کے ذریعہ ہم اعلان کرتے ہیں کہ اگر آپ کے علاقے میں ایسا کوئی فتنہ برعقیدہ بد مذہب منکر حدیث و منکر قرآن نظر آئے تو فوری ہم سے رابطہ کریں۔ نہ ہماری فیس ہے نہ نذرانہ ہے صرف فی سبیل اللہ دین کی حقانیت بیان کرنا ہے۔ ہم ہر علاقے میں خود جانے کو تیار ہیں۔

طرح میڈیا پر بھی بعض لوگ منکر حدیث نظر آتے ہیں ہم ان جیلروالوں کو بھی کہتے ہیں کہ اپنا قبلہ درست کر لیں۔ اور ایسے لوگوں کو جو مسلمانوں کی دل آزاری

کا سبب بنتے ہیں نہ بنا سکیں درجہ عوام اہلسنت کا سیلاب سب کچھ بہا لے جانے گا۔
چند لو والے یا درگاہیں یہ جھٹ بیان کر رہے ہیں کہ میڈیا کی وجہ سے اگر کوئی گمراہ ہوا اس
کا دباں ان پر ہوگا۔ جس کا جواب انہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دینا ہوگا۔

پھر کوئی یہ بہانہ نہیں کر سکتا کہ یا اللہ ہم کو کسی نے بتایا نہیں تھا۔

اب ہم قرآن کریم اور احادیث سے پانچ نمازوں کے نام اور حکم دکھا دیتے
ہیں۔ اور آخر کچھ سوالات جو ایسے منکرین کی موت ہوں بیان کر دیتے ہیں تاکہ ایک
مسلمان بھی ان کو لا جواب کر سکے۔

قرآن مجید کی ان آیات سے علم ہے کہ اہل کرام نے پانچ نمازوں کا حکم بتایا ہے کہ

اقم الصلوٰۃ للذینک الشمس الی غسق اللیل

و من بعد صلوٰۃ العشاء

ثلاث عودت لکم۔

ان میں ظہر، مغرب، عشاء اور فجر کا ذکر ہے۔

و الصلوٰۃ الوسطیٰ میں عصر کی نماز مراد ہے۔ (مجاہد شریف)

دوسرا حوالہ قرآن مجید سے پانچ نمازوں کا حکم

فسمحان اللہ حین تمسون و حین تصبحون ولہ الحمد فی السموات
و الارض و عشبہا و حین تطہرون۔

وقت جب شام اور عشاء ہو اور جس وقت تم صبح کرو تو تسبیح کرو۔ آسمان و زمین میں وہ
ہی تعریف کے قابل ہے اور وقت عصر اور جب تم لوگ ظہر کرو۔

(تفسیر جلالین پارہ ۱۲۔ سورۃ روم۔)

حافظوا علی الصلوات و الصلوٰۃ الوسطیٰ

حفاظت کرو نمازوں میں صبح والی نماز کی۔

صلوٰۃ جمع سالم ہوتا ہے جو چار پر دلالت کرتا ہے اور پانچ پر عصر درمیانی۔

یہ پانچ ہو گئیں۔ اس سے عصر درمیانی ثابت ہوئی لہذا پانچ نماز میں ایک کا انکار بھی
کفر ہے۔

مزید ملاحظہ فرمائیں۔ فاصبر علی ما یقولون و سبح بحمد ربک قبل
طلوع الشمس

سے صبح کی نماز قبل غروب یا عصر کی نماز تسبیح سے مغرب و عشاء اطراف
السماء سے ظہر کی نماز مراد ہے۔ قرآن وحدیث تغیر و ابتعا امت سے پانچوں
نمازوں کا ثبوت مل گیا۔

حدیث سے پانچ نمازوں کا ثبوت

ہذہ الصلوات الخمس پانچ نمازیں ادا کرو۔ (مسلم شریف، مشکوٰۃ، نسائی)

جب قرآن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت و اتباع کا حکم ہے تو
احادیث میں نماز کا طریقہ ہے۔ نماز کی رکعتیں ہیں، قیام، رکوع، سجدے اور احتیاط
ہے سلام ہے منکر حدیث و قرآن کہتا ہے کہ ہم اس لئے ایسی نماز نہیں پڑھتے کہ فرقوں
میں نماز کا اختلاف ہے۔

فرقوں کے اختلاف سے بچنے کیلئے نماز کا طریقہ چھوڑ دیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی
نماز کیسے پڑھو گے۔

جو طریقہ نماز کا انہوں نے اپنایا ہے وہ تو مذاق ہے دنیا میں کوئی بھی ایسی نماز

نہیں پڑتا۔ معلوم ہوا کہ تم قرآن کے سب سے بڑے منکر ہو کر کافر ہوئے شاید یہ تمہاری نماز کا طریقہ شیطانی ہو اس نے تمہیں سکھایا ہو جیسے شیطان نے عیدہ نہیں کیا تم بھی نہیں کرتے۔ ثابت ہوا کہ تم شیطان کی پارٹی کے ممبر ہو۔

حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فجر کی نماز ادا فرمائی سلام پھیرا اور دعا فرمائی۔ مسلم شریف میں ہے کہ ایک صحابی فرماتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کے ساتھ نماز ظہر پڑھا کرتا تھا۔ بخاری و مسلم شریف

حضور ﷺ نے ہم کو عصر کی نماز پڑھائی اور عصر کی پابندی سے پڑھنے کا فرمایا۔ (متفق علیہ)

حضور ﷺ نے نماز مغرب کے تین فرض ادا فرمائے۔ نسائی، ابن ماجہ۔ حضور ﷺ نے نماز عشاء کی چار رکعتیں فرض پڑھائیں۔ ابن ماجہ۔

اس طرح اگر تفصیل سے پانچ نمازوں کے نام رکعتیں اور طریقہ بلکہ کس نماز میں اور کس رکعت میں کیا تلاوت فرمایا یہ بھی موجود ہے۔ غرض یہ کہ احادیث کے بغیر نماز کوئی پڑھ نہیں سکتا۔ اس شیطان منکر نے کہا کہ حدیثیں حق گھڑت ہیں اور احادیث جو قرآن کے مطابق ہو وہ درست ہے۔

ہمارا جتن ہے کہ وہ ایک حدیث پیش کرے جو اس کے شیطانی طریقہ نماز کا ثبوت بن سکے اور قرآن کے مطابق ہو۔ جین کرے اگر حلال کی اولاد ہے۔

ان پر یزیدوں کا طریقہ نماز کسی حدیث میں نہیں۔ اسی لئے حدیث کا منکر قرآن کا منکر شیطان کا فر ہے۔ نمازوں کا منکر ادا کا منکر، بیت اللہ شریف کا منکر، نماز کے فرائض تلاوت، قیام و رکوع، جو کہ منکر نماز ناخ و منوع کا منکر ہے شارق قرآن کے

علوم تفسیر کا منکر صحابہ کرام اہل بیت کا منکر اولیاء کا منکر اجماع امت کا منکر اور بے شمار احکام کے منکر کی سزا اعلانیہ تو یہ ہے ورنہ پھانسی دیجائے کہ یہ مرتد ہے۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ایسے شیطانوں، منکروں کو فوری گرفتار کر کے سزا دیجائے۔

آخر میں چند سوالات ان منکرین حدیث سے کہ بتائیں قرآن میں ہے؟

۱۔ پہلی آیت کون سی نازل ہوئی۔ اس کا ثبوت کس آیت میں ہے؟

۲۔ آخری آیت یا سورۃ کونسی ہے قرآن میں کہاں ہے؟

۳۔ تمام سورتوں اور آجوں کا شان نزول کہاں ہے؟

۴۔ ہر آیت پر عمل کرنے کا حکم کس آیت میں ہے؟

۵۔ ہم آیات کا کیسے معلوم کریں کہ اس کا نزول کس لئے تھا؟

۶۔ قرآن کے ایک لفظ کے 20 معانی ہیں یا جیسے صلوة اب اس کا کونسا معنی کس آیت سے یقین کریں گے کہ یہ معنی ہیں اور ہر جگہ ایک ہی معنی کریں گے یا الگ الگ۔

۷۔ صحابہ کرام نے قرآن کیسے منع کیا کتابی شکل میں کس آیت میں ہے؟

۸۔ قرآن میں کتنے صحابہ کرام کے نام ہیں اور باقی کا انکار کریں گے یا اقرار؟

۹۔ قرآن میں کتنے اہل بیت کے نام ہیں؟

۱۰۔ قرآن میں کتنی ازواج مطہرات کا ذکر ہے کس آیت میں تعداد ہے؟

۱۱۔ قرآن میں کتنے رسول اور کتنے انبیاء کا ذکر ہے اور انکی تعداد قرآن کے علاوہ کا انکار کرو گے یا اقرار کس آیت سے؟

۱۲۔ رمضان شریف کے مہینے میں اور شب قدر میں قرآن نازل کس طرح کیا؟

سورتوں اور آیات کی ترتیب کیا ہے قرآن سے بتائیں۔

۱۳۔ یہ سورۃ کئی ہے یا نہ کسی آیت سے ثابت ہے؟

۱۴۔ یہ آیت خاص ہے اور یہ عام ہے یہ قرآن میں کہاں ہے؟

۱۵۔ جو آیت ناسخ ہے اور جو منسوخ ہے وہ کونسی ہیں؟

۱۶۔ قرآن کے مطابق کتنی احادیث ہیں کس کتاب میں ہیں؟

۱۷۔ قرآن میں حدیث کی کتنی قسمیں ہیں جنہیں قرآن نے اپنے خلاف بتایا ہے؟

۱۸۔ صحابہ کرام کے ذریعہ ہم تک قرآن پہنچا وہ کون سے ہیں اور ان کے نام کیا ہیں؟

۱۹۔ جب راوی سچا معتبر ہے تو روایت کبھی گئی اور معتبر ہے یا نہیں؟

۲۰۔ حضور ﷺ کی اطاعت کا حکم قرآن میں ہے اب بغیر حدیث کے علم کے اطاعت کیسے ہوگی؟

۲۱۔ حضور علیہ السلام کی زبان مبارک سے قرآن بیان ہوا اور حدیث بھی بیان ہوئی۔

اب قرآن وحدیث کا فرق کسی آیت میں ہے؟ کہ یہ قرآن ہے اور یہ حدیث ہے۔

۲۲۔ تابعین کا قرآن پہچانے میں کتنا تعاون حاصل رہا؟

منکر حدیث ہر مسئلہ قرآن سے بیان کرتے ہیں تو ان تمام سوالات کے

جواب پیش کریں ورنہ توبہ کریں۔ خود بھی گمراہ ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کر رہے ہیں۔

تین مرد متین کہانیاں

۱۔ ڈاکٹر اسرار احمد کا غلط تراجم اور غلط تفسیریں کرنا معمول بن چکا ہے۔ ابھی حال ہی

میں اہل بیتؑ کی شان میں گستاخی کا مرتکب ہوا۔ جس پر احتجاج کیا گیا اور QIV نے

معذرت کی خود ڈاکٹر نے بھی معذرت کی۔ مگر بے شمار گستاخیاں جو کہیں ہیں ان کی

معذرت معافی نامہ کہاں ہے؟

۲۔ ڈاکٹر ڈاکٹر نایک جو ڈاکٹر اسرار کو اپنا استاد دیتا ہے۔ جب استاد جی کا حال یہ ہے تو

شاگرد کا کیا حال ہوگا۔ یہ بھی غلط تراجم اور غلط مسائل بیان کر رہا ہے۔ اب وقت آ گیا

ہے کہ استاد و شاگرد سے دودھ ہاتھ ہو جائیں یعنی مناظرہ کیا جائے۔ ڈاکٹر نے بھی اہل

بیتؑ کی شان میں گستاخی کی تھی۔ 2007 میں واقعہ کر بلا کو سیاسی کہا تھا جس کا مطلب

یہ تھا کہ اقتدار کے لالچ میں یہ قربانی دی گئی جو سر اسرار بہتان الزام و جہالت ہے۔ ڈاکٹر

نایک نے بھی معذرت کی تھی۔ دیگر مسائل کی غلطیاں جو ہیں ان کی معذرت کب کریں گے؟

ڈاکٹر اسرار و ڈاکٹر نایک جن تراجم سے ترجمہ قرآن بیان کرتے ہیں ان

میں 200 غلطیاں ترے کی موجود ہیں۔ جس کا دل چاہے ہم سے فہرست طلب کرے۔

۳۔ جاوید خاندی جس کا مسلک نہ معلوم ہے اس نے بھی غلط اور قیاسی باتوں (وہ بھی

شیطنی) سے مسائل بیان کرتا ہے۔ اس کے غلط مسائل کی فہرست نامنامہ ”تحفظ“

کراچی رسالہ میں مئی ۲۰۰۸ء کے شمارے میں موجود ہے۔ جاوید کو توبہ کرے۔

لہذا ان تینوں افراد کو دعوت مناظرہ ہے یہ بتائیں کب کہاں کیسے ملاقات

کریں گے؟

ان چیلنگ والوں کو آج QIV وغیرہ والوں کو تنبیہ کر رہے ہیں کہ اپنا قبلہ

درست کر لیں ورنہ قانونی چارہ جوئی ہو سکتی ہے۔

مناظرہ نمبر ۲

حضرت علی رضی اللہ عنہ چوتھے خلیفہ برحق ہیں

شیعہ: ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ اول بافضل مانتے ہیں۔ یہ دعویٰ ہے اور اس پر دلائل کے انبار ہیں بلکہ تمہاری کتابوں میں بھی دکھاواں گا۔

سنی: جناب دلائل سنبھال کر رکھیں وقت آنے پر دینا۔ ابھی تو شرائط طے کر لیں۔

شیعہ: میری شرط ایک ہی ہے کہ قرآن وحدیث اور فقہین کی مسلمہ کتب۔

سنی: ہم کو یہ شرط منظور ہے اور ہماری یہ شرط ہے کہ وضاحت طلب سوالات کے

جوابات دیں اور یہ شیعہ مذہب کی چند کتب کے نام ہیں یہ بتادیں کہ ان میں

ساری کتب آپ کی ہیں یا نہیں۔ تاکہ بعد میں یا درمیان مناظرہ آپ کہیں کہ

یہ ہماری نہیں۔ یہ معتبر نہیں۔ تو اس طرح مناظرہ کا دھمکے خاتمہ نہ ہو۔

شیعہ: وضاحت کے سوالات مناظرہ میں کرنا اس سے پہلے کون کرتا ہے کس جاہل

نے کہا؟

سنی: علم مناظرہ کی مسلمہ کتاب رشیدیہ میں ہے کہ مسائل مدعا علیہ وضاحت طلب

کرے۔ اگر آپ نے رشیدیہ نہیں پڑھی تو مجھ سے آکر پڑھ لو۔

شیعہ: میرا مطلب یہ تھا کہ جوابات دینے کے بعد مناظرہ کیسے کروں گا۔

سنی: اتنا کچا مناظرہ دنیا میں نہیں دیکھا۔ سوالات کے جواب میں دلائل نہیں ہوتے

صرف ہاں یا نہ میں جواب دیدیں۔ اور اس

شیعہ: ایک سوال کروں گا کہ جواب نہ دوں گا۔

سنی: چلو جناب ایک ہی تادودہ یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو مجھے چوتھا خلیفہ نہ

مانے اس پر لعنت ہے۔ یہ آپ کی کتب میں ہے آپ مانتے ہو؟

شیعہ: بالکل درست ہے اور ہم مانتے ہیں چوتھا خلیفہ مگر اس طرح نہیں جیسے تم مانتے

ہو۔

سنی: جناب اس طرح یا جس طرح چوتھے کا ذکر اور نمبر آپ نے مان لیا ہے۔

شیعہ: اب مناظرہ شروع کریں۔

سنی: بالکل جناب شروع کریں اور ایسی دلیل پیش کرنا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پہلے خلیفہ

بلا فصل بھی ہوں اور چوتھے بھی ہوں۔

شیعہ: خاموش ہے کہ ایسی تو دلیل ہے کہی نہیں کہ پہلے اور چوتھے خلیفہ کا ثبوت ہو۔

سنی: چلیں جناب قرآن وحدیث پڑھیں دلائل کے انبار لگا دیں۔

شیعہ: تم بات کرنے کے قابل نہیں۔ مجھے تقریر کرنے جانا ہے۔ اچھا خدا حافظ۔

خلفاء راشدین اربعہ پر مناظرہ

سنی: موضوع یہ ہے کہ خلفاء اربعہ کی خلافت ہم ترجیب و ارتابت کریں گے۔

شیعہ: مگر یہ موضوع منظور نہیں بلکہ خلفاء ثلاثہ کی ہم نفی ثابت کریں گے۔

سنی: دعویٰ ہمارا ہے مدعی خلفاء اربعہ کے ہم ہیں۔ ثابت ہم کریں گے تم ہمارے دعویٰ کو بدلنے والے کون ہو۔ تم اپنے دلائل سے نفی ثابت کرنا۔

شیعہ: میرا مطلب تھا کہ آپ تین کی خلافت ثابت کر دو چوتھے خود بخود ثابت ہو جائیں گے۔

سنی: جناب اپنے مطلب کی بات آپ کریں۔ ہمارے دعویٰ میں اعتراض کیوں؟

شیعہ: مسئلہ یہ ہے کہ اگر ہم خلفاء اربعہ کا موضوع مان لیں تو ہم نے چار خلیفہ مان لئے اب مناظرہ کس بات پر کریں گے۔ لیکن ہم مانتے ہی نہیں۔

سنی: حیرت ہے آپ پر یا تو ہمیں مدعی بننے دو یا خود مدعی بن جاؤ کہ تمہارا دعویٰ ہے کہ حضرت علی شیر خدا بلا فصل پہلے خلیفہ ہیں اور ہم مدعا علیہ بن جاتے ہیں۔ ہم ثابت کریں گے کہ حضرت علی شیر خدا لا ۱۰۰ چوتھے خلیفہ ہیں۔

جبکہ خلفاء ثلاثہ ہمارا دعویٰ نہ تمہارا پھر کیوں ضد کرتے ہو۔

شیعہ: نہیں مدعی تو آپ ہی ہیں۔

سنی: تو پھر ہمارا دعویٰ خلفاء اربعہ کو ثابت کرنا ہے مسئلہ کتب سے۔ اب موضوع

شیعہ: مگر ابھی یہ موضوع خلفاء اربعہ ہم کو منظور نہیں۔

سنی: افسوس تم پر نہ تو ہم کو مدعی بننے دیتے ہو اور نہ خود مدعی بننے ہو۔ ایسا جاہل شیعہ آج تک نہیں دیکھا۔

شیعہ: اچھا پھر تم اپنے بڑے علماء سے مناظرہ کی اجازت لو کہ تمہاری ہا سب کی ہا اور تمہاری جیت سب کی جیت ہوگی۔ اور فتنہ پارک میں مناظرہ کی گورنمنٹ سے اجازت لو۔

سنی: سبحان اللہ یہ راہ فرا اختیار کرنے کا انوکھا طریقہ نکالا ہے۔ جب مناظرہ پر کھلے عام پابندی ہے تو اجازت کون دے گا۔ دوسرا یہ کہ مناظرہ میرا اور تمہارا ہے دیگر علماء سے اجازت کی کیا ضرورت ہے؟ شاید تم کو مناظرہ کی اجازت نہیں پہلے اپنے بڑوں سے اجازت لو۔

شیعہ: اچھا تم اپنے مناظرہ کی سی ڈی دو۔ میں دیکھوں گا کہ تم نے مناظرہ کیسے کیا ہے۔

سنی: ایسا کرو میں جمعۃ المبارک کی تقریر کرتا ہوں۔ ہاں آ جاؤ میں تم کو مناظرہ کرتا سکھا دوں گا۔

شیعہ: اب تم سے مناظرہ نہیں ہو سکتا اور یہ جاوہ جا۔

تقلید

(خلاصہ)

یہ مناظرہ جلد نمبر ۱ بریلوی مناظرہ اہلسنت میں موجود ہے جس میں وہابی کو عبرت ناک شکست ہوئی جو خود وہابی کو قبول ہے۔ مناظرہ کے تقریباً ایک مہینے کے بعد یہ وہابی میری دکان پر آیا اور تسلیم کرتے ہوئے کہا کہ مناظرہ تو آپ جیت گئے اب ہم کو سی ڈی چاہئے۔ فقیر نے کہا یہ بات لکھ دو۔ وہابی نے کہا کہ یار زبان سے مان تو لیا۔ لکھنے کی کیا ضرورت ہے؟ اس کے بعد پھر کسی دوست کے ذریعہ اس وہابی جس کا نام صدیق رضا ہے جو پہلے سنی تھا مگر وہابیوں کی صحبت کی وجہ سے وہابی بن گیا یہ خود اس کا بیان ہے۔ اس دوست کے ذریعے پھر مناظرہ کی بات چلی۔ جب وہابی کو پتہ چلا کہ اہلسنت کی طرف سے فقیر ہے تو مناظرہ سے فرار ہو گیا۔ تحریری جواب بھی نہ دیا۔ دوستوں نے بتایا کہ وہ فقیر سے مناظرہ کرنے کیلئے کسی شرط پر تیار نہیں ہے۔ بہر حال فقیر کی دعوت عام ہے زندہ مردہ وہابیوں کو جہاں چاہیں شرائط طے کر کے مناظرہ کر لیں۔ تقلید کے مناظرہ میں دو اہم باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک یہ تقلید کو شرک لکھا تھا اور شرک کرنے والا شرک تسلیم کیا تھا۔ اس پر وائس کے بعد ہم نے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی کتاب عقیدہ التجدید کا حوالہ دے کر ہم نے کہا کہ اس میں لکھا ہے کہ

آئمہ اربعہ کی تقلید واجب ہے۔ ان پر شرک ہونے کا فتویٰ لگاؤ۔ فقیر وقت بھی دیتا ہے۔ مگر اس وہابی نے محدث دہلوی پر فتویٰ نہیں لگایا۔ یہی اس کی شکست کا سبب بنا۔ دوسری بات یہ کہ اس مناظرہ کی روئیدہ اور کتابی شکل میں پانچ ہزار کی تعداد میں کراچی میں تقسیم ہوئی اور اس وہابی اور دیگر وہابیوں کو بھی دی گئی اور اس میں لکھا ہے کہ اگر ہم نے کوئی غلط بات یا جھوٹ لکھا ہے تو نشاندہی کر دو۔ مگر 2003ء سے آج 2010ء شروع ہے کسی وہابی کی جرأت نہیں جو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی پر شرک کا فتویٰ لگا کر اسے سچا ہونے کا ثبوت دے سکے۔ مگر چار دیواری میں بیٹھ کر جھوٹ بولتے ہیں عورتوں کی طرح کہ ہم کو فتح ہوئی ہے۔

لعنة الله على الكذابين

مرومیدان بنو۔ اہل سنت کی فتح کو سات سال ہو گئے۔

مناظرہ نمبر ۵

اگر اسماعیل دہلوی گستاخ رسول تھا تو کفر کا فتویٰ کیوں نہیں لگایا؟

دہلوی بندی: تمہارے احمد رضا خان نے سب کو کافر بنایا کسی کو نہیں چھوڑا دینا میں۔
سنی: بنایا نہیں بلکہ بتایا۔ بتانا اور بات ہے اور بتانا الگ بات ہے۔ بات تو صحیح کرو۔
دہلوی بندی: جب اس کے ستر کفر فتویٰ بتائے پھر بھی کفر کا فتویٰ نہیں لگایا کیوں؟
سنی: پہلے تو تم کہہ رہے تھے سب کو کافر بنا کر چھوڑا۔ اب کہتے ہو کہ اسماعیل دہلوی کو کافر کیوں نہ کہا۔ معلوم ہوا ہم کسی کو کافر نہیں کہتے تھے یہ دہلویوں کا جھوٹ ہوا تو یہ کرو۔

دہلوی بندی: بات قابل غور ہے چلو یہ بتا دو کہ کافر کیوں نہ کہا؟

سنی: آخر مان لیا کہ دہلوی بندی جھوٹ بولتے ہیں اصرار رکاتے ہیں۔ رہی یہ بات کہ کیوں نہ کہا تو اس کے متعلق تو یہ مشہور ہو گئی جس کی وجہ سے کف اسان کر لیا یعنی زبان کو روک لیا۔ دوسرا یہ کہ لزوم کفر است از اسلام کفر کا فرق علمی، دنیا میں موجود رہا ہے۔ کہ بات اور عمارت کفر یہ ہے مگر کہنے والا کافر نہیں۔ اس کی مثال بھی موجود ہے کہ یزید کو بعض نے کافر کہا اور بعض نے گمراہ، بے ادب، جہنمی، لعنتی وغیرہ وغیرہ۔ یہی حکم دہلوی کا ہے۔

اسی لئے علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمۃ نے دہلوی پر کفر کا فتویٰ دیا اس کی

عمارتوں کی وجہ سے ان کے پاس کفر کی دلیل تھی۔ چلو تم یہ فتویٰ مان لو۔

دہلوی بندی: احمد رضا خان نے کافر کیوں نہ کہا؟

سنی: ایسا لگ رہا ہے کہ اعلیٰ حضرت کے مقلد ہو جو وہ کہیں گے مان لو گے۔ جب حسام الحرمین کا فتویٰ موجود ہے اس کو تو مانو۔ حیرت ہے جو فتویٰ ہے وہ نہیں مانتے اور اپنی طرف سے کافر بنانے پر زور دے رہے ہو۔ چلو پھر دہلوی پر جو فتویٰ ہے اعلیٰ حضرت کا وہ تو مانو۔ گمراہ، بے ادب، جاہل، بیش یزید لعنتی وغیرہ۔ ورنہ تم دھوکہ دے رہے ہو۔

دہلوی بندی: گستاخ رسول بھی کہا اور کافر بھی نہیں عجیب منطقی ہے۔

سنی: منطقی بھی تمہاری اٹنی ہے جو اعلیٰ حضرت کا فتویٰ ہے وہ نہیں مانتے چوتھیں مہ وہ مانتے ہو۔

دہلوی بندی: جب مسلمان تھا تو کافر نہیں اور کافر تھا تو مسلمان نہیں سیدھی بات ہے۔

سنی: خارجیوں کے کفر کے متعلق سب جانتے ہیں مگر گمراہی کا فتویٰ ہے بتاؤ تم کافر کیوں نہیں کہتے۔ بتاؤ جو یہ کہے بالفرض کہ علماء دہلوی بندہ کر مٹی میں مل گئے وہ کون ہے؟

دہلوی بندی: تو یہ تو یہ علماء کی گستاخی کفر ہے ایسا کہنے والا کافر ہے۔

سنی: شاہش علماء کی گستاخی کرنے والا کافر ہے تو اس عمارت میں اگر امام الانبیاء علیہ السلام ہوں، علماء دہلوی بندہ کو ہٹا دو اب بتاؤ تم نے کافر مان لیا اور یہ عمارت اسماعیل دہلوی کی تقویٰ الایمان میں ہے۔

دہلوی بندی: میں ابھی آتا ہوں

سنی: بات کچھ گئے جو گستاخی علماء کی ہو وہ بدرجہ اولیٰ گستاخی ہے مشہور علیہ السلام کی۔

قربانی تین دن ہے چوتھے دن نہیں

وہابی: تین دن قربانی کے نہیں بلکہ چار دن قربانی کے ہیں۔

سنی: تم چار دن کے قائل ہو تو مدعی ہوئے تم دلیل دو۔ ہم کو دلیل دینے کی ضرورت تھی نہیں کہ چار دن میں تین دن قربانی کے آجاتے ہیں یا نہیں؟

وہابی: چار دن قربانی کے ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ بھی مانتے ہیں۔

سنی: چار اماموں میں تین امام مالک، امام ابوحنیفہ، امام احمد بن حنبل رضوان اللہ علیہم تین دن کی قربانی واجب طریقہ سنت مانتے ہیں۔ تمہاری دلیل امام شافعی ہیں یا حدیث ہے؟

وہابی: ہماری دلیل تو قرآن وحدیث ہے امام شافعی نہیں۔

سنی: پھر کیوں امام شافعی کا نام لیا۔ دھوکہ کیوں کرتے ہو؟ اور امام شافعی کے نزدیک چوتھے دن جائز ہے تم سنت کیسے ہو وہ ثابت کرو۔

وہابی: آؤ حدیثیں دیکھو۔ نمبر ۱: مسند امام احمد بن حنبل ۲۔ مسند بزاز میں ہے۔ ۳۔ سنن بیہقی۔

سنی: نمبر ۱ حدیث میں اضطراب ہے۔ حدیث منقطع ہے۔ سوید بن عبدالحزیر ضعیف ہے۔

نمبر ۲: حدیث میں حضرت جبریلؑ کی اہواز الخضر سے ملاقات نہیں۔

یہ منقطع ہے۔

نمبر ۳: حدیث میں صدقیؑ ہے جو ضعیف ہے۔ ابن ابی حاتم نے کتاب العلل میں لکھا کہ اس سند کے ساتھ یہ حدیث موضوع ہے۔

وہابی: اور بھی احادیث ہیں۔

سنی: جو پیش کیں ان کا حشر یہ ہے ایسی حدیثیں جتنی ہوں وہ ضعیف ہے مخلوط نہیں۔ آؤ تمہارے مفتی سے حوالے دیتے ہیں۔

سوال: ایک آدمی حدیث پر عمل کرتے ہوئے جان بوجھ کر چوتھے دن قربانی کرتا ہے۔ وضاحت فرمائیں؟

جواب: اس آدمی کا عمل حضور علیہ السلام کے عمل کے خلاف ہے۔ کیونکہ اصل قربانی عید کے دن ہوتی ہے۔ حضور علیہ السلام نے ہمیشہ عید کے دن قربانی دی ہے۔ تمام کتب حدیث میں آپ کا فرمان اس طرح موجود ہے۔ چوتھے دن صرف جائز ہے سنت نہیں۔ حضور علیہ السلام نے تیسرے اور چوتھے دن کبھی قربانی نہیں کی۔ مردہ سنت کو زندہ کرنے والی بات غلط ہے یہ جاہلوں والی بات ہے۔

فقہی برکات میں اہل حدیث کو جراتوالہ۔

مناظرہ نمبر ۷

ایسا عیل دہلوی قاتل کون؟

دیوبندی: یہ ہمارے امام ہیں جنہوں نے تو حید کو پھیلایا اور جان دیدی۔

سنی: ان کی کتاب تقویۃ الایمان پر حکومت کی طرف سے سخت پابندی لگ گئی۔ ان کا فتویٰ ہے کہ انگریزوں کے خلاف جہاد نہ کرو۔ دہلی اور گلگتہ کی تقریریں موجود ہیں۔ جب انگریز دہلی میں بھی حکومت کر رہے تھے پھر بالاکوٹ میں انگریز

سے جہاد کیسے ہو گیا؟ مجھے تو صرف یہ بتاویں کہ یہ امام خفی تھا یا وہابی تھا؟

دیوبندی: بعض خفی کہتے ہیں بعض وہابی اپنا امام کہتے ہیں ویسے غیر مقلد تھا۔

سنی: تو پھر آپ کے امام کیسے ہو گئے خفی رفیع یدین نہیں کرتے نماز میں پھر کیوں زبردستی امام بناتے ہو؟

دیوبندی: اصل میں حدیث پر عمل کرتے تھے۔

سنی: ان کے بڑوں نے کہا کہ دہلوی تو حدیث کا معنی ہی نہیں سمجھا پھر حدیث پر عمل کیسا؟

دیوبندی: انہوں نے سکھوں سے جہاد کیا تھا۔

سنی: تمہاری کتاب میں ہے کہ پہلے حملہ مسلمانوں پر کیا۔ یہ جہاد کیسے ہو گیا۔ اور ان کے ساتھ ہندو بھی اور کچھ بھی ساتھیوں میں شریک تھے۔

دیوبندی: ہم تو ان کو تو حید پھیلانے کی وجہ سے مانتے ہیں۔

سنی: جب وہابی غیر مقلد انہیں اپنا امام کہتے ہیں جو کہ حنفیت کے دشمن ہیں۔ تم کس طرح اس کو امام کہتے ہو۔ حال ہی میں رسوائے زمانہ کتاب صراطِ مستقیم کی عبارت کو وہابی نے کفریہ مان لیا جس میں حضور علیہ السلام کے خیال کو معاذ اللہ بدتر قرار دیا۔

دیوبندی: وہ تو مجھے نہیں معلوم مگر عبارت سید احمد اور کھٹنوی سے متعلق ہے۔

سنی: جس کی بھی ہو کفریہ ہے۔ سید احمد، کھٹنوی، عبدالحی کو بھی وہابی نے کافر قرار دیدیا۔

دیوبندی: مگر دہلوی کی تو نہیں ہے۔

سنی: اگر دہلوی کی عبارت ثابت ہو جائے تو کیا کرو گے۔

دیوبندی: میں دیوبندیت چھوڑ دوں گا وہابیت چھوڑ دوں گا، امام کو چھوڑ دوں گا۔

سنی: یہ تحریر کرو۔

دیوبندی: زبانی بات ہوگی تحریر کی کیا ضرورت ہے؟

سنی: زبان پلٹ جاتی ہے مگر تحریر نہیں بدلتی اگر سچے ہو تو تحریر کرو۔

دیوبندی وہابی کوہائی سے مناظرہ

اور شرائط

حضرات یہ مولوی مناظرہ میں شکست کھا چکا تھا۔ اور کبھی دیوبندی ہوتا ہے کبھی وہابی بن جاتا ہے۔ اس شکست کا بدلہ لینے کے لئے سی ڈی میں اضافہ کیا۔ اور دوبارہ مناظرہ کرنا چاہتا تھا۔ اور بد اخلاق اتنا کہ اس کے خطوط موجود ہیں جو منہ بولنا ثبوت ہیں۔ ہمارے ایک دوست کے ذریعہ اس سے تحریری اور فون پر باتیں ہوئی۔ کیونکہ فقیر اس میں صرف شرائط طے کرنے کیلئے درمیان میں تھا اصل مناظرہ پیرو مرشد نے کوہائی سے کرنا تھا۔ مجھے حکم تھا کہ شرائط طے کر کے مناظرہ کیلئے وقت دیدو۔ علامہ مناظر اعظم محمد عبدالنواب صدیقی امجدی مدظلہ العالی اور وہابی کوہائی۔

موضوع: عطا کی علم غیب

سنی: حضور علیہ السلام کے لئے علم غیب عطا ہی ہوتا ہے۔

دیوبندی: ٹھیک ہے مجھے منظور ہے تاریخ بتاؤ کب مناظرہ میں آتا ہے؟

سنی: شرائط طے کرو اور اپنی شرائط لکھو۔ اسنے جذبائی کیوں دہرے ہو۔

دیوبندی: میری کوئی شرط نہیں اس تاریخ بتاؤ

سنی: مگر ہماری شرط ہے وضاحت طلب سوالات کے جوابات دیدو۔ تاریخ لے لو۔

دیوبندی: تمہارے پیر کو مناظرہ میں بھگا چکا ہوں وضاحت چھوڑ دتا تاریخ بتاؤ۔

سنی: شکست تم کو ہوئی۔ اپنے منہ سے بعض علم غیب مان لیا اور اب جھوٹ بولتے ہو۔

دیوبندی: وہ بھگا گئے تھے فتح مجھے ہوئی۔

سنی: خواب میں ہوئی ہوگی۔ بتاؤ مناظرہ کس بات پر ختم ہوا تھا۔ ابھی پتہ لگ جائے گا۔

دیوبندی: اس دفعہ پھر شکست دوں گا۔

سنی: پہلے فتح ثابت کرو اور بتاؤ تم نے کیا کہا تھا کہ وہ بھگا گئے تھے بولو تو سنی۔

دیوبندی: میں ثابت کروں گا کہ اللہ عالم الغیب ہے اس کے سوا کسی کو غیب نہیں۔

سنی: جناب یہ موضوع کے خلاف ہے موضوع عطا کی علم غیب ہے حضور علیہ السلام کے متعلق۔

دیوبندی: تمہاری کتابوں میں حضور علیہ السلام کو عالم الغیب لکھا ہے۔

سنی: جھوٹ پتہ بول رہے ہو ہماری کس کتاب میں ہے؟ مناظرہ کس بات پر ختم ہوا تھا بتاؤ۔

دیوبندی: وہ میں مناظرہ میں بتاؤں گا۔ عالم الغیب اور علم غیب ایک ہی بات ہے۔

سنی: اگر ایک ہی بات ہے تو علم غیب موضوع مان لو اور کتاب کا حوالہ دو؟

دیوبندی: میں تو عالم الغیب کی نفی ثابت کروں گا۔

سنی: موضوع طے ہونے کے بعد بدلنا شکست کی دلیل ہے تم کو شرائط میں شکست ہوگی۔

حضرات ان باتوں میں ایک سال گزر گیا مگر موضوع مان کر پھر پلیٹ

جاتا ہے فحسوس اس پر۔

دیوبندیو! بھاگتے کیوں ہو؟

سنی: ہم عطا علی علم غیب حضور علیہ السلام کیلئے مانتے ہیں کیا فتویٰ ہے؟

دیوبندی: کافر، مشرک ذاتی ہو یا عطا علی۔

سنی: ذاتی کے ہم قائل ہی نہیں عطا علی مانتے ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حاضر و ناظر ماننے والے پر کیا فتویٰ ہے۔

دیوبندی: کافر، مشرک، گمراہ

سنی: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہم نور مانتے ہیں کیا فتویٰ ہے۔

دیوبندی: گمراہ، عیسائی، شیعہ

سنی: ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی رکھ مانتے ہیں۔

دیوبندی: کافر، گمراہ، جاہل، بدعتی۔

سنی: یہ فتوے لگا رہے ہو یا پنچے رہے ہو دو کلمے دو کلمے میں۔

دیوبندی: تم نے پوچھا ہے ہم نے بتا دیا ہماری کتابوں میں یہ فتوے موجود ہیں۔

سنی: یہ باتیں اگر ہم فوٹا عظم کے لئے مان لیں تو پھر فتویٰ کیا ہوگا۔

دیوبندی: اور زیادہ بلکہ ذیل فتویٰ لکھ گا۔

سنی: مطلب یہ کہ نبی ﷺ اور امتی میں فرق ہے۔

دیوبندی: کیا مطلب؟

سنی: مطلب صاف ہے کہ یہ عقائد حضور ﷺ کے علاوہ کس اور کو مانیں تو ذیل۔

دیوبندی: جی ہاں شرعی فتوے میں کسی کا لانا نہیں۔

سنی: اگر واقعی آپ مردی اولاد ہیں اور حلال کی اولاد ہیں اور سچے ہیں تو بتائیں کہ

دیوبندی اکابر علماء کی کتب میں یہ عقائد دیوبندیوں سے دکھادیں تو ذیل فتویٰ

لکھنے کو تیار ہیں۔ دیوبندی علماء کو۔ علم غیب اور کشف کا علم ہے۔

دیوبندی علماء کو حاضر و ناظر ایک وقت میں کی جگا دیکھا گیا ہے۔

دیوبندی علماء کو نور مانا گیا ہے۔

دیوبندی علماء کو حقرا مانا گیا ہے۔ اب یہی فتویٰ دو گئے؟

اگر ہم ثابت نہ کر سکیں تو منہ مانگے نقد انعام دینے کو تیار ہیں۔

دیوبندی: میں ابھی آ جاؤں نماز کا وقت ہو گیا۔

سنی: مسئلہ نو! آکر مار کر دیکھو جو والے نبوت فقیر سے لے جاؤ اور فتوے طلب کرو۔

امکان کذب باری تعالیٰ

جلد اول میں بھی ایک مناظرہ کی روئیداد بیان کی تھی اور مناظرہ طے ہونے کے بعد وقت پر نہ آئے بلکہ راہ فرار اختیار کر گئے۔ یہ دوسرا مناظرہ شرائط میں بھاگ گئے۔ اس کا ثبوت وہ تجزیہ دلوں طرف کی موجود ہیں ہم مختصر عرض کرتے ہیں۔ یہ ایک کا دیوبندی جن مولوی تھا۔

دیوبندی: ہم مناظرہ کے لئے تیار ہیں موضوع امکان کذب ہے۔

سنی: یہ موضوع ہم نے دیا تھا جس کو منظور کر لیا گیا ہم نے کہا کہ شرائط تحریری طے کر لو اور اپنی شرائط لکھ دو۔

دیوبندی: شرائط وہ ہی ہیں جو ہوتی ہیں بس آپ تاریخ مقام طے کر دیں۔

سنی: وہ شرائط طے کر لیں۔ اور ایک یہ کہ وضاحت طلب سوالات کے جوابات

دیوبندی: یہ وضاحت کے سوالات مناظرہ میں کرنا۔

سنی: جناب جو کام پہلے کا ہے وہ بعد میں کیسے کر لیں اور جو جواب آپ اس وقت

دیوں گے وہ ابھی دیدیں تاکہ وقت بچ جائے۔ مناظرہ میں دلائل ہوتے ہیں

یہ شرائط ہیں۔ یہ بھی بتادیں کہ امکان کذب کا مطلب اللہ تعالیٰ جھوٹ بول

سکتا ہے۔ معاذ اللہ یہی مطلب ہے نہ۔

دیوبندی: وضاحت طلب سوالات کہاں اصول مناظرہ ہے آپ کو کس نے بتایا؟

سنی: جناب مناظرہ رشیدیہ کی مسلم کتاب میں موجود ہے۔ پھر آپ نے بھی مانا ہے کہ وضاحت مناظرہ میں کرنا اگر یہ اصول نہیں تھا تو مناظرہ میں کیسے مان لیا۔

دیوبندی: اور کوئی شرط ہے؟

سنی: باقی تو سب لکھی ہیں اہم شرط یہی ہے کہ سوالات کے جوابات دیدیں وہ

صرف ہاں نہ میں ہم دلیل نہیں مانگ رہے جس سے آپ کو خوف ہو۔

دیوبندی: بس آپ تاریخ جگہ کا اعلان کریں۔

سنی: وضاحت طلب سوالات کے جواب دو۔ ابھی تاریخ طے کر لیتے ہیں۔

دیوبندی: آپ راہ فرار اختیار کر رہے ہو میں تم کو چھوڑوں گا نہیں۔

سنی: یہ تو صاف نظر آ رہا ہے کہ کون راہ فرار اختیار کر رہا ہے۔ وضاحت طلب امور

کے جوابات جو نہیں دے رہا وہ کون ہے؟ یہ تو بتاؤ کہ یہ عقیدہ قطعی ہے تو آیت

بھی قطعی پیش کرو گے۔

دیوبندی: ارے جناب قرآن کریم کے ہر لفظ سے امکان کذب ثابت کروں گا۔

سنی: جناب اپنی یہ بات یاد رکھنا اور یہ تحریر میں بھی آگیا بھولنا مانت۔

دیوبندی: ہاں تم فکر نہ کرو جو لکھا ہے اس کے مطابق ثابت کروں گا۔ ہر لفظ سے

قرآن کے بس تم جگہ اور تاریخ بتاؤ۔

سنی: وضاحت کے جوابات کیوں نہیں دیتے۔

حضرات یہی وجہ ہوئی کہ دیر ہوئی گئی اور ہنوز جوابات کا انتظار ہے۔ وجہ

یہ ہے کہ یہ تو چاہتے ہیں کہ مناظرہ میں محاذ دہو جائے یعنی جھگڑا ہو جائے مگر ہم اس

سازش کو کامیاب ہونے نہیں دے سکتے۔ اسی لئے وضاحت طلب سوالات کیے گئے

اور اس میں دونوں کا فائدہ تھا کہ شرائط پر کاربند رہ کر مناظرہ ہو جائے۔ تقریباً ایک سال ہو گیا۔ یہاں یہ بھی بتاتے چلیں کہ اس مولوی نے علامہ کو کب نورانی صاحب کی سی ڈی کا جواب دیا تھا۔ جس کے جواب میں فقیر نے سی ڈی بنا کر جواب دیا تھا مگر ہمارے جواب کا جواب نہ آیا۔ اور بھی اہلسنت میں سے اس کی سی ڈی کا جواب دیا اور اس کے جھوٹ دھوکہ کا پردہ چاک کیا۔

فقیر نے اپنے جواب میں کیا تھا کہ امکان کذب تو یہ مانتے ہیں بلکہ وقوع کذب ثابت کرنے کو تیار ہیں۔ اس بات کی وجہ سے مولوی کے چند مقتقد میرے پاس آئے اور اس شرائط مناظرہ کا ذکر کیا۔ ہم نے ان سے بھی وضاحت طلب سوالات کے جوابات کا ذکر کیا۔ وہ کہنے لگے اب مناظرہ امکان کذب پر نہیں بلکہ وقوع کذب پر ہوگا۔

فقیر نے کہا کہ یہ موضوع بدلنا ہے تو اس کی شرائط تحریر کرو۔ اور ان دیوبندیوں نے فون ملا کر ”جن مولوی“ کو مجھے موبائل دے کر کہا بات کریں۔ فقیر نے کہا مولوی صاحب یہ آپ کے ساتھی امکان کذب چھوڑ کر وقوع کذب پر مناظرہ کرنا چاہتے ہیں۔ جن مولوی نے مجھے میں کہا امکان کذب کی جگہ وقوع کذب پر بلکہ تم اپنا مسلمان ہونا ثابت کرو۔ فقیر نے کہا مولوی صاحب موضوع طے کر کے بھاگ رہے ہو دو دفعہ کی شکست تسلیم کرو۔ یہ سن کر فون بند کر دیا۔ یہ بات فقیر نے ان کے ساتھیوں سے کہی۔ وہ کہنے لگے مناظرہ چھوڑ دو ہم کو گنگوہی کا فتویٰ ثابت کر دو اور دکھا دو۔ فقیر نے کہا کہ چلو مناظرہ نہیں کرنا نہ کرو اور گنگوہی کا فتویٰ اصل دارالعلوم حزب الاحناف لاہور میں ہے اور اس کی کاپی دیوبندی مذہب کتاب میں ہے۔ اب آپ لوگ وقت

نکال کر آ جاؤ فقیر اس کی کاپی دکھا دے گا۔ بلکہ دے بھی دے گا۔ اور ثابت کر دے گا کہ یہ فتویٰ گنگوہی کا ہے۔ بس پھر وہ نہ آئے تقریباً ایک سال ہونے والا ہے۔ اب ہم تیار ہیں ثابت کرنے کو اور مناظرہ کرنا ہے تو دو دفعہ شکست تسلیم کرو پھر آ جاؤ میدان مناظرہ میں۔ یہ رضا کے نیزے کی مار ہے۔

دفعہ کذب

وہابی: یہ ہمارا عقیدہ نہیں اور نہ ہی کسی کتاب میں اور نہ فتویٰ ہے۔

سنی: اگر فتویٰ ثابت ہو جائے تو کفر مان لو گے۔ تحریر کرو۔

وہابی: زبان سے کہہ رہا ہوں یہ ثابت ہو جائے تو کفر ہے لکھنے کی ضرورت نہیں۔

سنی: اسامیل دہلوی نے عکرموزی کتاب میں امکان کی مثال دی یا وقوع کی غور سے

پڑھا۔ کہ خدا جھوٹ نہ بولے تو بندہ کی قدرت بڑھ جائے گی۔ معاذ اللہ

وہابی: مگر یہ تو امکان کذب کی مثال ہے۔

سنی: گنگوہی کا فتویٰ تھا وقوع کذب پر جس کی کاپی دیوبندی مذہب کتاب میں

قبلہ حضرت غلام مہر علی پشپتیاں علیہ الرحمۃ میں نقل کر دی۔

وہابی: یہ فتویٰ جو نقل کیا ہے گنگوہی کا نہیں ثابت کرو۔

سنی: اپنے فتویٰ کا انکار گنگوہی نے نہیں کیا اپنی زندگی میں مرنے کے بعد تم کون

ہوتے ہو انکار کرنے والے۔ حالانکہ کئی فتوے سے انکار کا ثبوت بشرط تو یہ

دکھانے کو تیار ہیں۔

وہابی: ہمارے سر فراز گنگوہی نے اس کا انکار اور مثال دے کر ثابت کر دیا۔ کہ

فتویٰ گنگوہی صاحب کا نہیں۔ مثال یہ دی تھی کہ ایک خط کے ذریعہ رویت

ہلال ثابت نہیں ہوتی تو کفر کیسے ثابت ہوگا۔ دوسرا یہ کہ نہ معلوم ان کو اطلاع

سنی: سبحان اللہ۔ مثال بھی دی تو ایسی کہ ثابت ہو گیا کہ فتویٰ گنگوہی کا تھا۔

رویت ہلال خط سے ثابت نہیں ہوتی۔ یہ تو نمیک ہے۔ مگر خط تو مانو کہ لکھا تھا

اس طرح فتویٰ تھا جب ہی تو خط کی مثال دی ہے۔ یہ الٹا پھینس گئے۔ یا تو

مثال بدل دو یا فتویٰ مان لو؟ اور اطلاع نہیں ملی۔ جتا پورے ہندوستان

اور شہروں میں اس کی نقل اور رد میں کتابیں لکھی گئیں جس کو سن کر دیکھ کر

خاموشی اختیار کر لی گئی۔ ایک اور حوالہ۔ فقہائیں القدر میں لکھا ہے کہ

اختلاف امکان میں نہیں وقوع میں ہے۔

وہابی: اس سے بھی ثابت نہیں ہوتا جبکہ گنگوہی صاحب کے تمام فتوے تحریری

موجود ہیں۔

سنی: چلو اس طرح کر لیتے ہیں کہ گنگوہی کی تحریر موجود ہے اور وہ فتویٰ بھی موجود

ہے۔ ان تحریروں کو کسی ایک سپرٹ کے سامنے رکھ دیتے ہیں جو فیصلہ ہوگا

منظور کر لیتا۔

وہابی: میں اپنے بڑوں سے پوچھ کر آتا ہوں۔

سنی: حضرات پانچ سال ہو گئے وہ ایسا غائب ہے جیسے گدھے کے سر سے سینگ

غائب ہوتے ہیں۔ شاید اس کے بڑوں نے کہا ہو یہ کس پتھر میں پڑ گئے۔

اب اس مسئلہ پر بات نہ کرنا۔ آج بھی کوئی ثبوت دیکھنا چاہے تو ہم حاضر

ہیں۔ اور بھی حوالے موجود ہیں۔

شیعہ نے کہا ہم ہی اہل سنت ہیں

ڈاکٹر نجفی صاحب نے یہ کتاب لکھی ہے۔

شیعہ: ہماری اس کتاب کا جواب دو۔

سنی: کیوں نہیں جناب ضرور دیں گے مگر پھر ہمارے جواب کا جواب ضرور دینا۔

شیعہ مذہب میں پناہ نہیں ملی اس لئے اہل سنت میں آنے کو تیار ہو گئے۔

شیعہ: یہ بات نہیں بلکہ سنت کو ہم بھی مانتے ہیں۔

سنی: اہل سنت کے عقائد و اعمال الگ ہیں پھر تم کیسے اہل سنت ہو سکتے ہو۔

شیعہ: ہمارے عقیدہ اور اعمال میں کیا خرابی ہے؟

سنی: کلمہ الگ، عقیدہ الگ، نماز الگ، وضو الگ اتنی خرابی اور فرق ہیں۔

شیعہ: ہم اپنے کلمہ کا ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔

سنی: ثبوت تو ہم نے دیکھے ہیں اسی لئے شیعہ الگ سنی الگ ہیں۔ بلکہ بعض شیعہ

کتاب میں بھی تمہارے کلمہ کی تردید ہے۔ حوالہ بشرط تو بہ

شیعہ: تمہارا کلمہ بھی قرآن سے ثابت نہیں۔

سنی: کلمہ اہل سنت کا قرآن میں دو آیات سے ثابت ہے۔ اگر پورا قرآن مانتے

ہو تو کلمہ موجود ہے۔ ورنہ اپنے مطلب کی آیت مانو باقی چھوڑ دو یہ ظلم ہے۔

شیعہ: ہم بھی اہل سنت ہیں۔

سنی: پہلے کہا تھا ہم ہی اب کہتے ہو ہم بھی سوچ لو دونوں میں فرق ہے۔

شیعہ: ہم ہی اہل سنت ہیں۔

سنی: آج اگر تم ہی ہو تو شیعہ مذہب سے رجوع کر لیا؟ اور وہ گالیاں جو شیعہ علماء

نے کتابوں میں اہل سنت کو لکھی ہیں وہ اپنے لئے تحفہ قبول فرمائیں۔

شیعہ: کوئی گالیاں ہم نے اہلسنت کو دی ہیں۔

سنی: جناب کو اپنے مذہب کی معلومات نہیں بلکہ یہ بھی لکھا ہے کہ سنی کا نکاح شیعہ

سے نہیں ہو سکتا۔ آج کل شیعہ لڑکے اور لڑکیاں سنی بن کر اہل سنت سے

نکاح کر لیتے ہیں اور نکاح کے بعد بتاتے ہیں یہ دھوکہ کیوں؟ جن کو ایمانی

غیرت ہوتی ہے وہ فوراً الگ ہو جاتے ہیں۔

شیعہ: وہ تو وہ تو شاید کسی نے کیا ہو۔

سنی: وہ تو کیا کسی عقیدہ و اعمال میں تم اہل سنت نہیں ہو سکتے جب تک توبہ نہ کرو۔

شیعہ: اچھا میں اپنے ذاکروں سے پوچھ کر آتا ہوں۔

سنی: ضرور پوچھو مجھے انتظار رہے گا۔ دو سال ہو گئے مگر وہ نہ آئے۔

اصلی حقیقی اہل سنت کون؟ جعلی جھوٹے فسادی کون؟

دیوبندی: ہم ہی اہل سنت ہیں اور یہ بدعتی ہیں۔

سنی: گھر میں مسجد میں مدرسے میں منبر پر بیٹھ کر جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ جو اہل سنت کی نشانی ہے عقائد و اعمال دونوں تمہارے اندر نہیں پھر کیوں؟

دیوبندی: ہمارا وہی عقیدہ ہے جو اہل سنت کا ہے۔

سنی: اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ معاذ اللہ یہ صرف تمہارا عقیدہ ہے ورنہ چودہ سو سالہ اہل سنت میں یہ کسی کا بھی عقیدہ نہیں۔

دیوبندی: یہ عبارت ہماری کسی کتاب میں نہیں۔ اگر دکھا دو تو میں دیوبندیت چھوڑ دوں گا۔

سنی: عبارت یہ ہے "امکان کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے۔" فتاویٰ رشیدیہ اور رشید گنگوہی نے اس کو اپنا عقیدہ لکھا ہے۔ ہم نے تمام دیوبند کے بڑے مفتیوں سے پوچھا اس کا مطلب کیا ہے سب یہی کہتے ہیں کہ بولنا نہیں جھوٹ بول سکتا ہے۔ اور واضح عبارت و مطلب دیوبندی سرفراز گھکھوڑی کی عبارت اکابر میں لکھا ہے کہ بولنے اور بول سکنے میں فرق ہے۔ اب عقیدہ اہل سنت کے خلاف ہوا یا نہیں؟

دوسرا فرق یہ کہ دیوبندی اکابرین نے اپنے آپ کو وہابی کہا۔ میں مستند

کتابوں میں ہے حوالہ بشرط توبہ۔ اور وہابی نجدی خارجی ہوتا یہ ضد ہے اہل سنت کی اور ضدین جمع نہیں ہو سکتیں۔ آج دیوبندی لاکھ انکار کرے جھوٹ بولے کہ میں وہابی نہیں۔ ارے تو نہیں تو تیرے بڑے تو تھے اسی پران کی موت آئی۔ اب ان اکابر کے ساتھ اٹھائے جاؤ گے۔

دیوبندی: ہمارے اعمال اہل سنت کی طرح ہیں۔

سنی: پھر جھوٹ بولتے ہو۔ اہل سنت کے اعمال کی نشانی میلا و منانا، گیارہویں، عرس منانا، بارکات راتوں میں شب معراج، شب برات وغیرہ میں عبادت کرنا۔ سوئم دسواں چالیسواں کرنا وغیرہ وغیرہ ان اعمال کو تم شرک و بدعت کہتے ہو۔ پھر بھی اہل سنت کہتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ کیا تم جھوٹ بولنا عبادت سمجھتے ہو؟

دیوبندی: یہ اعمال تو بہت سارے عوام اہل سنت نہیں کرتے کیا وہ بھی اہل سنت نہیں؟

سنی: اگر بعض نہیں کرتے مگر ماننے تو ہیں۔ تمہاری طرح فتوے تو نہیں لگاتے۔

دیوبندی: بس ہمارے بڑوں نے کہہ دیا کہ ہم ہی اہل سنت ہیں تو ہیں۔

سنی: صرف دعویٰ ہے دلیل نہیں ایسے شیطان کہہ دے کیا اس کو اہل سنت مان لو گے؟

ایک کتاب آئی ہے جس کا نام ہے شیعہ ہی اہل سنت ہیں۔ قادیانی بھی کہتے ہیں ہم اہل سنت ہیں۔ غیر مقلد بھی کہتے ہیں کہ ہم اہلسنت ہیں۔ کیا خیال ہے تم ان کو اہلسنت مانتے ہو یا نہیں۔

دیوبندی: تو یہ تو یہ ہرگز اہل سنت نہیں ان کے عقائد و اعمال میں فرق ہے۔

سنی: یہی جواب ہمارا ہے۔

ایک وتر نہیں تین وتر واجب ہیں

وہابی: تین وتر کی حدیث ضعیف ہیں ایک حدیث مستند دکھا دو۔

سنی: حضور علیہ السلام پہلی رکعت میں سبح اسم ربك الاعلیٰ، دوسری میں قل یا ہذا الکفرون اور تیسری میں قل هو اللہ احد پڑھتے تھے۔ سلام نہیں پھیرتے تھے مگر آخر میں۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی، امام احمد بن حنبل، ابن ابی شیبہ، حاکم، مستدرک، مشکوٰۃ، دارمی۔)

بتاؤ ان کتابوں کی اس حدیث میں کیا ضعف ہے۔ اور یہ کس صحیح حدیث کے خلاف ہے؟ بہت ہے تو آؤ جواب دو؟ اور بتاؤ ایک وتر میں یہ تین سورتیں کیسے پڑھو گے۔ نہ فرض نماز ایک رکعت ہے نہ نفل نماز ایک رکعت ہے۔ پھر یہ واجب وتر ایک کیسے ہو گیا۔

وہابی: میرے پاس ایک بخاری شریف کی دلیل ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ نے ایک رکعت وتر پڑھی۔ ایسی دلیل جنت شریعی ہے یا نہیں؟

سنی: سبحان اللہ۔ کراچی کے وہابیوں نے اعلان کیا ہے کہ صحابی ہمارے لئے جنت نہیں پھر کیسے اس کو دلیل بنایا؟ شرم کرو۔ دوسرا یہ کہ صحابی جنت نہیں تو امام بخاری رحمہ اللہ کیسے جنت ہو گئے۔ یہ تو بیجا تاملی ہیں۔ تمہارا یہ بھی اعلان ہے کہ قرآن وحدیث دواصول باقی شرک و بدعت۔ لاؤ ایسی حدیث جس

میں صحابی نہ ہو تاہم نہ ہو؟ اس حدیث میں آگے بھی ہے ابن عباسؓ کا غلام موجود تھا اس نے دیکھا تو تعجب کر کے شکایت کی کہ امیر معاویہؓ ایک وتر پڑھتے ہیں۔ فرمایا وہ صحابی ہیں۔

دوسری روایت بخاری میں ہے کہ وہ عالم فقیہ مجتہد ہیں۔ وہ غلام بھی تین وتر پڑھتا تھا اور ابن عباسؓ بھی تین وتر پڑھتے تھے۔ ورنہ وہ کہہ دیتے کہ میں بھی ایک پڑھتا ہوں۔ مگر نہیں کہا۔ وہابیو! امیر معاویہؓ کی تقلید کرتے ہو اور تقلید کو بھی تم شرک کہتے ہو۔ اپنی دلیل سے شرک کرتے ہو تو یہ کرو۔ وہابی ایسا ایسا کا کہ مکرر نہ دیکھا۔

وہابی نجدی غیر مقلد کہتے ہیں کہ ہم بھی اہل سنت ہیں

سنی: دنیا میں اتنا بڑا جھوٹ شاید ہی کوئی ہو۔

وہابی: کیوں ہم اہل سنت کیوں نہیں ہو سکتے؟

سنی: محدثین میں کوئی بھی غیر مقلد نہیں اولیاء میں کوئی بھی غیر مقلد نہیں تم کیسے اہل سنت ہو سکتے ہو؟

وہابی: ہم اہل سنت بھی ہیں! اہلحدیث بھی ہیں۔

تم! اہلحدیث کا مطلب بتادو پھر اس پر عمل کر کے بتادو انعام حاصل کرو۔

وہابی: اہلحدیث کا مطلب حدیث پر عمل کرنے والے۔

سنی: یہ مطلب کس کتاب میں لکھا ہے؟ دوسرے یہ کہ ضعیف پر عمل کرتے ہو یا صحیح حدیث پر یا موضوع پر۔

وہابی: ہم صحیح حدیث پر عمل کرتے ہیں۔

سنی: اگر تم تمہارا عمل ضعیف حدیث پر دکھا دیں اپنی سزا خود تجویز کرو۔

دوسرا یہ کہ صحیح حدیث پر عمل کرنے والے اپنے نام میں اضافہ کرو صحیح اہلحدیث۔

تیسرا یہ کہ یہ نام کس کو درخواست دے کر لکھا تھا معلوم بھی ہے؟

وہابی: ہمارے علماء کا حنفیہ فیصلہ تھا نام تبدیل کرنے کا۔

سنی: انگریز مشرک ملکہ وکٹوریہ کو درخواست دے کر وہابی سے اہلحدیث رکھا۔

وہابیوں کی وہ ریکارڈ والی درخواستیں موجود ہیں تمہاری کتابوں میں۔

اور انگریزوں نے اعلان کیا آج کے بعد وہابی نہ کہئے ان کو اہلحدیث

کہئے ان کو۔ آخر وہابی کے نام میں کیا خرابی تھی تمہاری کتابوں میں تھخہ

وہابیہ بھی ہے۔

وہابی: خرابی تو نہیں تھی لوگ اس کو تک حرام سمجھتے تھے۔

سنی: لوگوں کو سمجھنے دیتے۔ لوگوں کے طعنے سے بچنے کیلئے نام بدل لیا مگر حقیقت

وہی ہے۔ ہر سنت پر عمل ہو سکتا ہے ہر حدیث پر عمل ناممکن۔ جیسے منسوخہ،

خصائص، موضوع

وہابی: سنت پر عمل بھی حدیث سے ملتا ہے۔

سنی: اگر اہل سنت میں پناہ لینی ہے تو اپنے غلط عقائد و اعمال سے توبہ کرو۔ اہل

سنت کے آئینہ اور مقلدین کو مشرک لکھا ہے توبہ کرو۔ اہل سنت کو

گالیاں دی ہیں توبہ کرو۔ اہلحدیث ان کو کہتے ہیں جنہوں نے احادیث جمع

کیں۔ تم نے حدیث کے انکار کے سوا کیا کیا ہے۔

عورت اور مرد کی نماز میں فرق

وہابی: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز کا کوئی فرق الگ سے بیان نہ کیا عورتوں کی نماز کا بلکہ یہ حدیث کہ نماز ایسے پڑھو جیسے مجھے پڑھتا دیکھتے ہو۔

سنی: بخاری شریف میں ہے کہ جس نے مجھ پر جھوٹ بانڈھا اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ دوسری بات کیا وہابیوں نے سب احادیث کی کتابیں پڑھ کر یہ بات کہی۔ نہیں تو پھر انکار حدیث کی وجہ سے تو یہ کریں۔

وہابی نمبر ۱۲: اگر مجھے کچھ حدیث دکھائیں تو میں اہل سنت کی جماعت میں داخل ہو جاؤں گا۔

سنی: ان دونوں وہابیوں کا جواب ایک ہی ہے اس لئے ہم نے سوچا دونوں کا جواب ہو جائے۔ ایک حوالہ شریف کی حدیث سے دیا۔ جو مرسل کے حکم میں تھی اور اس پر بحث ہوئی پھر ہم نے دس حوالے مفہوم حدیث کے دیئے جس میں عورتوں کی نماز کا فرق تھا۔

۱۔ امام کو توجہ دلانے کے لئے مردستان اللہ کہیں، عورتیں ہاتھ پر ہاتھ مار کر عمل کریں۔

۲۔ عورتوں کی نماز میں آخر صرف بہتر ہے اور مرد حضرات کی پہلی صف۔

۳۔ عورتیں مسجد سے پہلے سر نہ اٹھائیں۔

۴۔ عورتیں سینے پر ہاتھ رکھیں اور مرد ناف کے نیچے ہاتھ بائیں۔

۵۔ عورتوں کی نماز کی جگہ الگ تھی اور مردوں کی جگہ الگ تھی۔

۶۔ عورتوں کو نماز پڑھ کر مردوں سے پہلے جانے کا حکم تھا۔

۷۔ عورت مرد کی امامت نہیں کر سکتی مرد عورتوں کی امامت کر سکتا ہے۔

۸۔ عورتوں کی سب سے افضل نماز گھر کے اندر کے حصے میں ہے۔

۹۔ عورتیں کندھے یا سینے تک ہاتھ اٹھائیں مرد کا نوں کی اونٹ تک۔

۱۰۔ عورتیں رکوع میں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر رکھیں اور مرد انگلیاں کھول کر۔

۱۱۔ عورتیں مسجد سے باہر نہ جائیں۔

حوالے: بخاری شریف، مسلم شریف، ابوداؤد شریف، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی،

ابن خزیمہ، بیہقی، ابن ابی شیبہ، دارقطنی، کبیر، دارقطنی، ابن ابی شیبہ، طبرانی، احمد،

طحاوی اور فتویٰ وہابیوں کا کراچی میں۔ عورتوں اور مردوں کی نماز کا جو فرق حدیث میں

ہے وہ نماز کا فرق ہے۔ یہ سن کر ایک وہابی بھاگ گیا۔ دوسرے کو کہا کہ اتنے فرقوں

میں سے ایک بھی مان لو جو ہم نے ثابت کر دیے تو اب تم سنی ہو جاؤ۔ اور قرآن سے

بھی فرق ثابت کرنے کو تیار ہیں۔

بارہ ربیع الاول میلا دشریف یا وصال شریف

دیوبندی: تم نے دیکھا انجمن فیض رضا والوں کا اسمیگر جس میں ۸ ربیع الاول پیدائش اور بارہ ربیع الاول وفات لکھی ہے حوالہ بھی فتاویٰ رضویہ جلد نمبر ۲۶ اور صفحہ نمبر بھی دیا ہے۔

سنی: جی ہاں دیکھا ہے اور میرے پاس بھی ایک دوست نے دکھا کر جواب مانگا تھا۔ اس اسمیگر پر یا اللہ۔ یا رسول اللہ بھی لکھا ہے۔ فیض رضا اور فتاویٰ رضویہ کا حوالہ بھی دیکھا اور دیکھتے ہی سمجھ آ گئی کہ یہ کسی نے دھوکہ دیا ہے۔

دیوبندی: دھوکہ کیسے ہو سکتا ہے فتاویٰ رضویہ کا حوالہ ہے۔

سنی: جی ہاں فتاویٰ رضویہ کا حوالہ نامکمل دیا۔ پوری بحث اور اس کا نچوڑ نہیں بتایا جو فتاویٰ رضویہ میں ہے۔ دوسری بات یہ کہ انجمن فیض رضا شاید کوئی انجمن ہو۔ مگر تمام اہل سنت ۱۲ ربیع الاول کو میلا دمناتے ہیں۔ اسی لیے کہ انجمن اپنے خلاف اسمیگر کیسے نکالے گی۔

دیوبندی: اور حوالہ فتاویٰ رضویہ کا دیا ہے۔ کیا غلط ہے؟

سنی: فتاویٰ رضویہ میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے تمام اقوال جمع کر دیے پھر فیصلہ

دیا اس لئے اسمیگر بنانے والے کو یہ پتہ چل گیا کہ مہجور مسلمانوں کے ہاں میلا دشریف کو اجماع امت سے بارہ ربیع الاول کو ثابت کیا اور وصال کے بھی اقوال جمع کئے اور پھر فیصلہ دیا۔ اب اسمیگر پر ۸ ربیع الاول میلاد کی تاریخ درج ہے۔ جبکہ فتاویٰ رضویہ میں انحضرت نے اس پر اتفاق نہ کیا صرف اقوال جمع کر دیئے۔ اس غلط بیانی اور دھوکہ دہی سے چوری پکڑی گئی۔ اسی میں وصال مبارک کے اقوال جمع کئے مگر جو فیصلہ دیا وہ بھی اسمیگر کے خلاف جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ اسمیگر نکالنے والے اہل سنت نہیں کہ وہ اپنے عمل بارہ ربیع الاول کے خلاف ۸ ربیع الاول کے قول کو بیان کریں۔ یہ چوری اور دھوکہ ہے۔

اسی طرح دو (۲) یا نو (۹) تاریخ کو وصال مبارک ہے۔ ۱۳ ربیع الاول کسی حساب سے بھی وصال نہیں بن سکتی۔ جبکہ یہی بات فتاویٰ نشر الطیب کتاب میں لکھی ہے۔ اب اسمیگر نکالنے والا کوئی وہابی ہو سکتا ہے یا دیوبندی کی شرارت ہے۔ کیونکہ دیوبندی دھوکہ دینے کے لئے بریلوی بن جاتے ہیں۔

دیوبندی: یہ واقعی کسی نے دھوکہ دیا ہے اسی لئے انجمن کا پتہ نہیں دیا کہ لوگ تصدیق نہ کریں۔

سنی: ایسے بے شمار دھوکے دیوبندی مساجد پر قبضہ کرنے کے لئے دیتے رہتے ہیں۔

باغ فدک کی تعین

شیعہ: یہ مسئلہ اہم سیاسی بنیاد کا ہے جو وراثت کے گرد بھی گھومتا ہے۔

سنی: اگر غور کیا جائے تو یہ بہ (عظا) کردہ بھی ہے۔ جس کو چھینا گیا۔

سنی: یہ مسئلہ سیاسی ہے، وراثت کا مسئلہ یا بہہ کا مسئلہ ہے۔ پہلے یہ طے کر لو آخر

مسئلہ کیا ہے۔ کیونکہ سیاسی کہنے سے وراثت اور بہہ سے ہاتھ دھونے پڑیں

گے۔ اگر وراثت مانتے ہو تو سیاسی اور بہہ کہنے کے خلاف ہے، اگر بہہ

مانتے ہو تو وراثت اور سیاست کے خلاف ہوگا۔

شیعہ: یا تم نے عجیب چکر چلایا ہے۔

سنی: سبحان اللہ اپنے چکر کو دوسروں پر ڈال رہے ہو شرم کرو جو کچھ تم نے کہا اس کا

ہم نے تعین پوچھا ہے۔

شیعہ: سیاسی تو یہ کہہ دیتے ہیں مگر وراثت کا مسئلہ اور بہہ کا بھی ہے۔

سنی: بنیادی مقصد تو ختم ہو گیا جو سیاسی تھا کہ بے شمار شیعہ ذاکروں نے باغ فدک

کو سیاسی کہہ کر قلم اٹھایا وہ سب جھوٹ تھا پھر تھا۔ جناب دو میں سے بھی

ایک ہو سکتا ہے وراثت یا بہہ

شیعہ: ارہے یا پہلے وراثت سمجھ لو پھر بہہ سمجھ لو۔

سنی: صرف سمجھ لیٹا مسئلہ کا حل نہیں۔ جو مانتے ہو دعویٰ کرتے ہو پھر اس کے

مطابق دلیل دینا ہوگی۔

شیعہ: پھر تو وراثت کا مسئلہ تھا اور ہے اور رہے گا۔

سنی: تو پھر سیاسی اور بہہ کہنے سے دستبردار ہو گئے جنہوں نے لکھا جھوٹ لکھا۔ چلو

اب یہ بتا دو کہ باغ فدک کتنے باغ تھے اور ان کے نام کیا تھے۔

شیعہ: جناب باغ فدک ایک ہی باغ تھا اور بس

سنی: جب آپ کو یہ بھی معلوم نہیں کہ باغ فدک سات باغ تھے ان کے نام الگ

الگ شیعہ کتب میں لکھے ہیں اور آپ کو اپنے مذہب اور مسئلہ کی معلومات

نہیں۔

شیعہ: میں کل اپنے علماء سے پوچھ کر آؤں گا۔

سنی: دو سال ہو گئے اس کی کل نہ آئی۔ آج بھی منتظر ہیں۔

کرامات اولیاء اللہ برحق ہیں

ایک جدید مفتی نے دو کرامت کا انکار کیا۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی پانی پر چنا اور دوسری غوث اعظم کی بارہ سالہ ڈوبی ہوئی کشتی کا انکار کیا۔ اس پر تقریر میں کہا کہ یہ جھوٹ ہے افتراء ہے اور عقل نہیں مانتی۔ اس پر حوالہ دیا فتاویٰ رضویہ کتاب کا۔ ان سے جو بات ہوئی وہ نقل کرتے ہیں۔

مفتی: عقل سے سوچو سولہ سال بعد ڈوبی ہوئی کشتی کیسے سلامت نکل سکتی ہے۔
سنی: جناب کرامت کی تعریف میں ہے کہ جو عقل میں نہ آئے۔ آپ کیسے مفتی ہیں کہ کرامت کی تعریف بھی نہیں جانتے۔ دوسرا یہ کہ سولہ سال نہیں بارہ سال ہے۔

مفتی: فتاویٰ رضویہ میں غور سے پڑھو تو آپ بھی سمجھ جائے گے۔
سنی: جناب غور سے پڑھا ہے اردو میں ہے۔ عبرانی زبان میں نہیں جو سمجھ نہ آئے۔ آپ اپنے کسی طالب علم سے فیصلہ کرا لیں۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا جواب یہ ہے: بارہ سالہ ڈوبی ہوئی کشتی کے متعلق لکھا کہ ”میری نظر سے نہیں گزرا“

واقعہ مشہور ہے۔ ۔ ۔ ۔ رتا۔ اس میں کوئی خلاف شرع بات نہیں۔ فتاویٰ

رضویہ جلد نمبر جدید۔

مفتی: آپ لوگ سمجھتے نہیں ہم دنیا میں دین کا کام کر رہے ہیں۔ ہمارا ٹی وی پروگرام سچ سے بڑا اجتماع ہے اور آپ ہمارے پیچھے پڑ گئے۔

سنی: جناب آپ ان اولیاء کے پیچھے کیوں پڑ گئے غلط حوالہ دے کر اور سچ سے بڑھ کر اجتماع ہو نہیں سکتا۔ دوسرا یہ کہ سچ فرض ہے ٹی وی کا پروگرام فرض نہیں تو پھر کریں۔

مفتی: آپ کے لئے مشورہ ہے کہ آپ علماء اہل سنت سے فتویٰ لائیں پھر بات ہو گی۔

سنی: جناب دوسرا حوالہ حضرت جنید بغدادی کی کرامت بھی فتاویٰ رضویہ میں ثبوت ہے۔ اب دونوں حوالوں کا ثبوت اور فتویٰ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے موجود ہے۔ اس سے زیادہ تحقیقی فتویٰ کس کا ہو گا۔ اہل سنت کا اتفاق ہے فتاویٰ رضویہ پر۔ آپ نے کس عالم کے فتویٰ کے مطابق یہ جھوٹ بولے دھوکہ دیا۔ آپ کے پاس ایک حوالہ بھی نہیں۔ اور جب آپ اعلیٰ حضرت کا فتویٰ نہیں مانتے تو ادنیٰ حضرات کا فتویٰ کیسے مانتیں گے۔

مفتی: ابھی تو میرے پاس وقت نہیں مجھے جانا ہے۔ اچھا میں چلتا ہوں۔
سنی: مفتی صاحب اولیاء کی کرامت کے انکاری ہیں وقت بات کرنے کا نہیں۔
جائیے جناب۔

قادیانی اور سنی کے درمیان

سنی: جس موضوع پر چاہے بات کرلو۔

قادیانی: موضوع چھوڑو ویسے بات کرلو۔

سنی: حیرت ہے بغیر موضوع کے کیا بات کریں عقیدہ بات موضوع پر ہوتی ہے۔

قادیانی: بھائی ہمارے مرزا صاحب ولی تھے۔

سنی: افسوس ہے ان مرزائیوں پر جو اس کو نبی مانتے ہیں اور تم پر بھی جو اسے ولی

مانتے ہو۔ سن لو جو مرزا کو نبی مانے وہ بھی کافر جو ولی مانے وہ بھی کافر کیونکہ

وہ مسلمان نہ رہا۔ اس لئے کہ اس نے اللہ پر انبیاء پر اولیاء پر بہتان باندھا

تھا۔

قادیانی: آپ کو معلوم نہیں مرزا صاحب نے اسلام کی خدمت کی ہے۔

سنی: ختم نبوت پر ڈاکہ ڈال کر سب خدمت پر باداؤ لکھ کر باوجود لے کر مر گیا۔

قادیانی: تم کو پتہ ہے مرزائی جماعت کتنے ملکوں میں دین کا کام کر رہی ہے۔

سنی: جی ہاں جس طرح کام کر رہی ہے وہ سب جانتے ہیں مال کا لالچ لڑکی کا

لالچ ناو کر کی کالاج اور باہر ملکوں کا بیڑہ دلا کر احمدی بناتے ہو۔

پھر بھی غیرت ایمانی والے نوجوانوں نے تمہاری دولت کا لالچ ٹھکرا کر اپنے

ایمان کا سودا نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو پہنچے گی توفیق عطا فرمائے۔

قادیانی: آخر ہم سے نفرت کیوں ہم کو انسان ہی سمجھ لو اب تو بڑے بڑے لوگ ہماری

حمایت کر رہے ہیں۔

سنی: جب تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نہیں تو محبت کیسی۔ گستاخ رسول اگر کعبہ

کے پردے میں چھپ جائے اس کو قتل کا حکم ہے۔ حالانکہ وہ بھی انسان ہے

مگر ختم نبوت کا منکر انسان کہلانے کا بھی حقدار نہیں بلکہ جانوروں سے بدتر

ہے جو تمہاری حمایت کر رہے ہیں وہ بھی تمہاری طرح ہیں یہ شریعت کا فیصلہ

ہے۔

قادیانی: آخر ہم کلہ نماز، روزہ، زکوٰۃ دیتے ہیں پھر بھی کافر ہیں۔

سنی: ختم نبوت کے منکر کا سب کچھ بر باد ہے۔ کہ وہ قرآن وحدیث کا منکر ہے۔

قادیانی: افسوس دیگر فرقے حرم شریف جاسکتے ہیں اور ہم پر پابندی ہے۔

سنی: جب منافی کو کلہ نماز، حج، روزہ زکوٰۃ کا کھلی فائدہ نہیں بدعتیہ کچھ بھی کر

لے سب بے کار ہے۔ تم دیگر فرقوں سے بدتر ہو ختم نبوت کے منکر ہو اگر حرم

چلے بھی جاؤ پھر بھی بے کار ہے دیگر منافقوں کو بھی کوئی فائدہ نہیں اسی طرح

تمہارا جانا بے فائدہ ہے۔ اگر تو بے کار فائدہ ہی فائدہ ہے۔

اعلیٰ حضرت کا فتویٰ اور دیوبندی کو

سنی: ایک طرف تو تم اپنے آپ کو حنفی کہتے ہو اور حنفی مسلک کے خلاف فتویٰ دیتے ہو۔

دیوبندی: ہم نے کب حنفیت کے خلاف فتویٰ دیا ہے؟

سنی: بے شمار فتوے ہیں جن میں ایک کو اکھاٹا ثواب ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ میں لکھا ہے۔

دیوبندی: وہ تو جنگلی پہاڑی کو ہے۔ یا پھر جبین میں کھانا ہوگا۔

سنی: ایسی کوئی بات فتاویٰ رشیدیہ میں نہیں تم سیدی طرح کان پکڑ لو تو بہتر ہے۔ جس کو اکھاٹا ثواب لکھا ہے اس کو حنفی مسلک میں حرام لکھا ہے۔

دیوبندی: اگر حنفی مسلک سے اس کو حلال دکھادیں۔

سنی: ضرور جناب حوالہ دیں مگر پوری جماعت ابھی تک اس کو حلال ثابت نہ کر سکی۔ اسی لئے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے سوالات قرض ہیں مگر کوئی پروہ قرضہ اتار دو۔ ابھی مسئلہ حل ہو جائے گا۔

دیوبندی: اصل میں یہ کو اجوبہ عقیق کی قسم سے ہے۔ یہ حنفی مسلک میں حلال ہے۔

سنی: دنیا میں کوئی بھی صاحب عقل عقیق کو کو نہیں کہہ سکتا، قسم میں ہوتا تو الگ بات ہے۔ کو، عقیق نام الگ۔ بولی الگ غذا الگ قسم الگ اسنے فرق ہوتے

ہوئے کون ایک کہہ سکتا ہے۔ اگر تم نے کو اکھاٹا ہے تو کھاؤ! اعلا یہ جیتے وہابیوں نے کوئے کا قورمہ بنا کر سلا نوالی کے علاقے میں دعوت اڑائی۔ (جنگ اخبار حوالہ بشرط تو بہ)

دیوبندی: ہمارے علماء نے اس پر مستفیض کتاب لکھی اور ثابت کیا کہ کو حلال ہے۔

سنی: جی ہاں مان لیا کہ یہ کو ہے عقیق نہیں۔ دوسرا یہ کہ اس کتاب کے ناسل پر لکھا کہ بریلویوں کے نزدیک کو حلال ہے۔ اتنا بڑا جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہ آئی یہ دھوکہ کیسا کیا؟ یہ لکھتے کہ دیوبندی وہابی کے نزدیک کو حلال ہے۔

تیسرا یہ کہ اس کتاب میں دیوبندیوں کا اقتصاد موجود ہے پہلے اس کو دور کر دو۔ اس کتاب میں دیوبندیوں نے اپنی ہی فتوؤں پر پانی پھیر دیا اگر فرائض کریں تو فقیر حوالے دے گا۔

دیوبندی: یہ بات تو مجھے کسی نے نہیں بتائی میں دیکھوں گا۔

سنی: یہی نہیں بلکہ اور بہت کچھ آپ کو بتا سکتے ہیں کہ ممبئی میں کوئے کے گوشت کی بریانی دس روپے پلیٹ ملتی ہے کہ ہندوؤں کو بہت پسند ہے کو۔ اور شیعہ مذہب میں بھی حلال ہے۔

دیوبندی: اگر یہ باتیں سچ ہیں تو میں دیوبندیت کو چھوڑ دوں گا۔

سنی: فقیر منتظر ہے یہ تمام ثبوت دکھانے کو تیار ہے۔

جو دین کوؤں کو دے بیٹھے ان کو یکساں ہے

کار غلے کر چلے یا لاغ لے کر چلے

یہ حدیث صحیح نہیں

دہابی: جو ان کے خلاف ہو وہ حدیث صحیح نہیں کہہ کر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے عام لوگوں کو بھی حدیث کے انکار کی جرأت ہو گئی۔

سنی: اگر یہ حدیث صحیح نہیں تو اس کا مطلب ضعیف ہے یا موضوع ہے۔ نہیں بلکہ محدثین کے اصول میں ایسی حدیث صحیح کے درجے میں نہیں تو وہ صحیح لغیرہ ہو گی۔ یا حسن لہذا یہ حسن لغیرہ ہو گی۔ اس کے بعد درجہ ضعیف کا ہے۔ اور پھر موضوع من گھڑت ہے۔ اور موضوع کو تو حدیث ہی کہنا منع ہے۔ وہ تو جھوٹی بنائی ہوئی بات ہے۔ پھر ضعیف حدیث فضائل میں جت ہے اور اس پر اجماع ہے۔

دہابی: ہم تو صحیح حدیث مانتے ہیں۔

سنی: یہ شرط کس نے کہاں بھی بلکہ کس حدیث میں ہے کہ صحیح حدیث پر عمل کرنا ورنہ چھوڑ دینا۔ کیا تم نے اپنے دلائل میں سب صحیح احادیث نقل کی ہیں یا ہم دکھائیں یہی ضعیف احادیث بیان کرتے ہیں کبھی اپنے گریبان میں تھما دیا ہے یا صرف دوسروں کے لئے قانون ہے؟

دہابی: اصل میں جیسے روای سے وہ معیار نہیں رہتا حدیث کا۔

سنی: جس طرح آنکھ بند کر کے محدثین کا فیصلہ مانتے ہو ایسے آئمہ اربعہ میں کسی

کی تقلید کر لیتے۔ محدثین کی جرح مانتے ہو اور تقلید کس چیز کا نام ہے؟

دہابی: تقلید شرک ہے وہ ہم نہیں کر سکتے۔

سنی: محدثین کی تقلید کرتے ہو شرع نہیں آتی سارے محدثین خاص طور سے صحاح ستہ کے تو مقلدین ہیں اگر تمہارے فتوے سے شرک ہے تو یہ شرک ہوئے۔ معاذ اللہ۔ اب بتاؤ جس روایت میں شرک آجائے اس کا کیا حال ہے؟ ایک محدث بتاؤ جو مقلد نہ ہو؟ اہل سنت نہ ہو؟ آئمہ اربعہ کے شاگرد اور شاگردوں کا شاگرد نہ ہو؟ بلکہ تمہارے نزدیک صحابہ کرام بھی جت نہیں۔ اب وہ حدیث بتاؤ جو بغیر صحابہ کرام کے واسطے سے ہو۔ دنیا میں ایسی کوئی حدیث نہیں جو بغیر مقلد محدثین نے بیان کی ہو۔ ضعیف کے طرق ہوں، شاہد ہوں، متابع ہوں تو وہ ضعیف ہی نہیں رہتی۔

احادیث کی اسی (۸۰) اقسام ہیں۔ سوائے من گھڑت کے سب پر عمل ہو سکتا ہے۔ جس طرح حدیث کے پہنچانے میں صحابہ کرام کا تعاون ہے اسی طرح قرآن پہنچانے میں بھی صحابہ کرام کا واسطہ تعاون ہے۔

بخاری شریف میں ہے حضرت عمر فاروق عظیم رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ جمع قرآن خیر کا کام ہے۔ اور اس کام کو شروع کر دیا تھا۔ اس کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جس میں اور بھی صحابہ کرام کا تعاون شامل رہا۔ بتانے کا مقصد صاف ہے صحابہ کرام جت نہیں تو ان دہابیوں کو چاہئے جس کام میں صحابہ کرام کا عمل دخل رہا اس سے کنارہ کش ہو جائیں۔ اس طرح دہابیوں کو قرآن سے ہاتھ دھوئے پڑیں گے۔ اسی طرح وہ آیات جو صحابہ کرام کی شان

میں نازل ہوئیں وہابیوں کے لئے وہ بھی جنت نہیں اسی طرح وہ تمام احادیث جن میں خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کا حکم ہے۔ وہ بھی وہابیوں کے لئے جنت نہیں۔ اس طرح وہابیوں کو چاہیے کہ وہ اپنا ایمان ثابت کریں۔ کیونکہ صحابہ کرام معیار حق ہیں جو ان کو جنت نہیں دیتا وہ گمراہ ہے۔ اب احادیث کو ضعیف کہنے کا ذرا مہ اور مذاق ختم کریں۔ اور ضعف حدیث کا عمل بعد کا ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ حضرت نعمان بن ثابت کے بعد کے راوی ضعیف ہمارے لئے نقصان دہ نہیں چونکہ امام صاحب کو روایت ملی اس میں دو راوی ہے ہی نہیں اس لئے حدیث کے راوی ثقہ سچے عابد زاہد تھے۔ لیکن وہابیوں کی جیٹیں کردہ روایت ضعیف ثابت ہو جائے اور ہوتی ہے تو ان کی موت ہے۔ وہابیوں کی عادت ہے کہ صحیح حدیث کو ضعیف کہہ دیتے ہیں کیونکہ وہ ان کے خلاف ہوتی ہے۔

مناظرہ ۲۳

موچھوں پر مناظرہ

وہابی: تم لوگ جو موچھیں رکھتے ہو یہ تو صاف کرانے کا حکم ہے۔

سنی: جناب کس دلیل سے صاف کرانیں کہاں ہے شرعی دلیل؟

وہابی: اب تو ہمارے اور تمہارے علماء موچھیں صاف کرتے ہیں مشاہدہ کرو۔

سنی: ہمارے ہوں یا تمہارے ہوں کس کی سنت پر عمل کرو گے؟

وہابی: عمل تو سرکارِ دو عالم ﷺ کی سنت پر ہوگا۔

سنی: تو پھر علماء کی سنت پر عمل کب سے کرنے لگے؟

وہابی: آخر ان علماء کے پاس کوئی دلیل ہوگی۔

سنی: جناب آخر وہ دلیل طلب کرو تو سہی دکھاؤ تو سہی۔

بعض نے اس مسئلہ کو شاید اختلافی سمجھ لیا۔ یا پھر علمی تسامع ہوا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ موچھیں کم کرنے، کاٹنے کا حکم ہے بالکل صاف کرنے کا نہیں۔ ہاں لمبی موچھیں اور ہونٹوں پر آنے سے منع ہے۔ اسی لئے لمبی اور زیادہ موچھیں صاف کرنے کو بعض نے پوری موچھیں صاف کرنا سمجھ لیا۔ یہ ان کی غلطی ہے ورنہ لبوں کے اوپر جڑوں کو باقی رکھنے کا حکم ہے خواہ وہ باریک ہوں یا موٹی۔ اسی لئے حدیث میں ایک صحابی کو حکم دیا کہ یہ مسواک لو اور موچھوں کو کاٹو۔ اگر صاف کرنے کا حکم تھا تو مسواک دینے کی

ضرورت ہی نہیں تھی۔ اس لئے کہ ان کی موچیں لیوں پر آگئیں تھیں جن کو کم کرنے اور کاٹنے کا حکم دیا گیا۔

دوسری حدیث پاک میں ہے جو موچیں صاف کرائے وہ ہم میں سے نہیں۔

تیسری حدیث ہے کہ عاریتی کی نشانیوں میں ایک موچوں کو صاف کرانا لکھا ہے۔

فقہ میں اس کو مسئلہ کرنا کہتے ہیں یعنی بگاڑنا۔ اور اس پر درے مارنے کا حکم ہے۔

دہابی: کچھ بھی ہو ہمارے علماء نے صاف کرائیں تو ہم بھی یہی کریں گے۔ اگر پکڑ ہوئی پہلے علماء کی ہوگی۔

سنی: واہ بھائی واہ اگر علماء غلط ہوں تو درست نہیں کرو گے ان کے ترسے غلط فتوے غلط مسئلے اور غلط تفسیر۔ اپنا جواب تو بندہ کو خود دینا ہو گا دوسروں کا نام لے کر جان نہ چھپے گی۔ افسوس! آمد رابعی کی تقلید چھوڑ کر اپنے علماء کی تقلید کرتے ہو شرم کرو۔ تو پھر کرو۔

مناظرہ نمبر ۳۳

آٹھ رکعت تراویح کا ثبوت نہیں

دہابی: میں تراویح کسی حدیث سے ثابت نہیں اگر دکھاؤ تو انعام حاصل کرو۔ سنی: تم اپنی آٹھ تراویح ثابت کرو حدیث صحیح صرف رمضان کے پورے مہینے میں منہ مانگے نظر روپے حاصل کرو۔

یہاں 10-2009-4 کا مناظرہ اہلسنت اور دہابیوں سے ہوا اس کا نچوڑ عرض کر دیتے ہیں۔ پیر و مرشد علامہ مناظر عظیم محمد عبدالقادر صاحب مدظلہ العالی نے پانچ احادیث تہذیبی شریف اور متابع شاہد الگ پیش کئے۔

مگر دہابی مناظر یہی کہتا رہا کہ تراویح قیام الملیل تہجد ایک ہی ہیں۔ اور جھگڑا تراویح کا نہیں صرف رکعتوں کی تعداد کا ہے۔ حالانکہ شرائط میں لفظ تھا ۸ تراویح کی حدیث پیش کرنی ہے۔ مگر آخر تک ایسی حدیث ۸ تراویح کی پیش نہ کر سکا۔ آخر میں عادت کے مطابق شور ڈال دیا۔ حالانکہ مناظرہ کا وقت تین گھنٹے تھا۔

اب بھی قیامت تک کسی دہابی میں ہمت ہے تو آٹھ رکعت تراویح کی حدیث ہے تو پیش کرے۔ ان کے پاس صرف تہجد کی حدیث ہے بخاری و مسلم اور دیگر کتب میں کہ حضرت نبی بانی عائشہ صدیقہ سے کئے نے رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو فرمایا:

رمضان وغیر رمضان گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ ۸ نفل اور تین وتر۔

سنی: اس حدیث کے تمام طرق دیکھیں تو ۷، ۹، ۱۱، ۱۳، ۱۵، ۱۷، ۲۱ تک کا ذکر ہے۔ اس اضطراب کو وہابی دور کر کے بتائیں؟ دوسرا یہ کہ یہ حدیث وہابیوں کے خلاف ہے۔

- ۱۔ رمضان کے علاوہ بھی پڑھتے تھے۔ وہابی صرف رمضان میں پڑھتے ہیں۔
- ۲۔ تمہا پڑھنے کا ذکر ہے۔ وہابی جماعت سے پڑھتے ہیں۔
- ۳۔ گھر میں پڑھنے کا ثبوت ہے۔ وہابی مسجد میں پڑھتے ہیں۔
- ۴۔ یہ نماز سو کر اٹھنے کے بعد ہے۔ وہابی سونے سے پہلے پڑھتے ہیں۔
- ۵۔ چار رکعت پڑھنے کا بھی ذکر ہے۔ وہابی دو رکعت کے پڑھتے ہیں۔
- ۶۔ یہ تہجد کی نماز ہے۔ وہابی اس کو تراویح سمجھتے ہیں۔

حدیث کی خلاف ورزی کرتے ہوئے شرم نہیں آتی۔

وہابی: تین دن تراویح کی جماعت ہوئی اس میں ۸ کا ثبوت ہے۔

سنی: یہ بھی تمہارے عمل کے خلاف ہے۔ تین دن سے زیادہ کیوں پڑھتے ہو۔ زندگی میں ایک بار سے زیادہ پورا مہینہ کیوں پڑھتے ہو۔ جواب دو؟ ہر سال کیوں پڑھتے ہو؟

وہابی: تراویح کا لفظ پہلے نہیں تھا۔

سنی: شرائط میں تم نے ۸ رکعت تراویح ثابت کرنا ہے۔ اگر یہ لفظ تراویح نہیں تھا تو لکھا کیوں؟ تہجد کا قیام اللیل عام ہے سارا سال جبکہ تراویح کا قیام اللیل خاص رمضان شریف میں۔ تہجد سونے کے بعد جبکہ تراویح سونے سے پہلے۔ تراویح کی تعداد تہجد کی مقرر نہیں۔ تراویح کا اطلاق ۸ پر نہیں ہوتا۔

اس منظرہ میں تین شکست ہوئیں۔

۱۔ تراویح ثابت نہ کر سکے۔

۲۔ ۸ تراویح ثابت نہ کر سکے۔

۳۔ صرف رمضان میں ثابت نہ کر سکے۔

وہابیوں کے اماموں کا فتویٰ

نمبر ۱: ابن تیمیہ نے بیس رکعت تین وتر لکھے ہیں۔ فتاویٰ ابن تیمیہ

۲۔ محمد علی صابونی بیس رکعت تراویح پڑھتے ہیں۔ فی صلوٰۃ التراویح

۳۔ مولوی عبداللہ النان وہابی بیس رکعت ثابت اور صحیح ہے۔ تعداد تراویح

۴۔ ثناء اللہ امرتسری وہابی بیس رکعت در صورت ثبوت مستحب ہیں۔

۵۔ صدیق حسن بھوپالی وہابی۔ اہل حدیث کا مذہب

حضرت عمرؓ کے زمانے میں جو طریقہ قرار پایا جماع کی مانند ہے۔ عون الباری

۶۔ قاضی شوکانی۔ بیس رکعات تراویح پڑھتے دیکھا ہے۔ نسل الاوطار

۷۔ داؤد ظاہری۔ بیس رکعات تراویح۔ ہدایۃ المجتہد

۸۔ مترجم وہابی غنیۃ الطالبین میں ہے بیس رکعات تراویح۔

۹۔ شاہ ولی اللہ محدث۔ بیس رکعات کی تعداد ہے۔ حجتہ اللہ البالغہ۔

۱۰۔ وحید الزمان وہابی۔ تراویح بیس رکعات ہیں۔ ہدیۃ المہدی۔ المغنی۔

ان سب متعلق فتویٰ لکھا؟

تہجد اور تراویح الگ الگ ہے

سنی: جماعت نام نہاد مسلمین جو غیر مقلد وہابی کی شاخ ہے ان کی کتاب صلوٰۃ المسلمین، مسعود صاحب۔ اس تراویح کا کوئی ذکر نہیں کیا حالانکہ دیگر وہابی آٹھ تراویح مانتے ہیں۔ اور تہجد کی رکعتیں جو ہیں ان کو تراویح کہتے ہیں مگر یہ وہابی میں تراویح تو کیا آٹھ تراویح کے منکر ہیں جیسے کہ بیعتی شریف میں پانچ احادیث ہیں اور دیگر کتب میں بھی ہیں۔ اس طرح تراویح کا منکر حدیث کا منکر ہوا۔

وہابی: ہمارے مسعود صاحب نے تہجد قیام لللیل کا ذکر کیا ہے اسی کو تراویح کہتے ہیں۔

سنی: جناب ص ۲۶۹ سے ۲۷۰ تک تحریر ہے مگر تراویح کا ایک لفظ بھی نہیں۔ پھر کیسے تراویح کو مانتے ہو۔ جھوٹ بولتے ہو۔ تو یہ کرو۔

وہابی: ارے تہجد، قیام لللیل، تراویح ایک ہی چیز ہے۔

سنی: تہجد الگ ہے اور تراویح الگ ہے۔ مسعود نے اس تہجد اور قیام لللیل کی رکعتیں لکھیں: گیارہ، تیرہ، اور کھٹا کہ کم بھی پڑھ سکتے ہیں حتیٰ کہ اگر ایک رکعت پڑھنا چاہے تو ایک ہی رکعت پڑھ لے۔ ص ۲۶۹ بتاؤ جماعت غیر مسلم کہ ایک رکعت قیام لللیل کی یا تہجد کی حضور ﷺ نے کب پڑھی حوالہ

اگر تم قیام لللیل کو تراویح کہتے ہو تو ایک رکعت تراویح کب کس نے کہاں پڑھی؟ اور وہ بھی جماعت سے۔ سبحان اللہ۔

وہابی: یار یہ بات معلوم نہیں مسعود صاحب نے کیسے لکھ دی سب پریشان ہیں۔ سنی: مسعود نے حاشیہ میں حدیث نقل کی یہ قیام لللیل، تہجد رمضان اور غیر رمضان میں پڑھتے تھے۔ جناب دنیا میں ایک آدمی دکھاؤ جو غیر رمضان میں تراویح پڑھتا ہو یا جماعت تراویح ہوتی ہو۔ معلوم ہوا کہ تراویح صرف رمضان شریف میں ہے۔ سونے سے پہلے جماعت کے ساتھ ہے اگر جماعت نکل گئی تو الگ پڑھے۔ تہجد کا معنی ہی سو کر اٹھنے کے بعد کا ہے۔ تراویح لفظ جمع ہے جو تین پر کم از کم بولا جاتا ہے۔ تراویح یعنی چار رکعت کے بعد کچھ دیر ٹھہر کر پھر چار پڑھے۔ دو دفعہ چار یا دو دو کر کے آٹھ پر تراویح کا اطلاق ہی نہیں ہوتا۔ یعنی بارہ رکعت سے کم پر تراویح جاہل کہہ سکتا ہے عالم نہیں۔ تہجد قیام لللیل تھا پڑھی گئی اگر کوئی جماعت سے پڑھی گئی ہے تو اس کا حوالہ دو؟ جبکہ تراویح جماعت سے پڑھی گئی اور پڑھی جاتی رہے گی۔ ان شاء اللہ۔

وہابی: میری نماز کا وقت ہو گیا میں چلتا ہوں۔

ظہر کے وقت میں عصر کی نماز نہیں ہوتی

سنی: نماز اپنے وقت پر فرض ہے ایک نماز کے وقت میں دوسری فرض نماز نہیں ہوتی اور نہ شک میں نماز ہوتی ہے بلکہ یقینی وقت میں ہوتی ہے۔ تم ظہر کے وقت میں عصر کی نماز پڑھتے ہو۔

دہلوی: ہم ہر نماز اس کے یقینی وقت میں پڑھتے ہیں۔ ایک مثل سایہ پر عصر ہو جاتی ہے۔ سنی: ایک مثل سایہ کے وقت ظہر کا وقت ہوتا ہے۔ تم ساڑھے تین کے قریب اذان دیتے ہو عصر کی جگہ عصر کا وقت نہیں ہوتا۔ اور وقت سے پہلے اذان اور نماز پڑھنے سے نہیں ہوتی۔

دہلوی: جب ایک مثل سایہ پر عصر ہو جاتی ہے تو پڑھ لیتے ہیں۔

سنی: اگر تین بجے ایک مثل سایہ ہو جائے تو عصر پڑھ لو گے؟

دہلوی: نہیں کرا بھی وقت نہیں بلکہ کچھ زمانہ ایک مثل سایہ سے ہو جائے تب۔

سنی: پہلے تو تم ایک مثل پر عصر کہتے تھے اب کچھ زمانہ ایک مثل سے وہ کتنا زمانہ ہو۔

دہلوی: بس تھوڑا سا زمانہ سایہ ہو ایک مثل کے بعد پھر پڑھ لیتے ہیں۔

سنی: پہلے تو ایک مثل سایہ پر عصر پڑھتے تھے تو یقینی وقت نہیں جب ہی تو کچھ زمانہ مانا

ہے۔ اور اگر زمانہ مانا ہے تو وہ یقینی ہے اس طرح ایک مثل والی نماز قضا کرو۔

دہلوی: تم لوگ دو مثل سایہ پر عصر کا وقت مانتے ہو اس کی دلیل کہاں ہے۔

سنی: الحمد للہ دلائل تو بہت ہیں دو مثل سایہ پر کسی کو بھی شک نہیں کہ عصر نہ ہو یہ تو سب کے نزدیک عصر کا وقت ہے۔ حدیث ہے ایک قوم کو فجر سے ظہر تک دوسری قوم کو ظہر سے عصر تک اور تیسری قوم کو عصر دوری عصر سے مغرب تک ملی اور یہ وقت کم ہے اور اجرت زیادہ ہے۔ بتاؤ تیسری قوم حضور ﷺ کی امت کی مثال ہے یا نہیں؟

دہلوی: ظاہر ہے تھوڑا کم وقت عصر سے مغرب ہے اور حضور ﷺ کی امت مراد ہے۔

سنی: تو پھر تمہارے حساب سے ایک مثل سایہ پر عصر ہونے پر عصر سے مغرب کا وقت زیادہ ہو جائے گا ظہر سے عصر کا وقت کم ہو جائے گا اور تم بھی نہیں مانتے تو دو مثل سایہ پر عصر پڑھو۔

دہلوی: مگر حدیث ہے ظہر کو خنڈا کر کے پڑھو بلکہ اذان بھی خنڈاؤ وقت کر کے دو۔

سنی: یہ بھی ہماری دلیل ہے کہ ظہر کو خنڈا کر دینا کتنے بجے تک خنڈا کر دو گے پھر اذان دو اور اذان کے بعد کچھ دیر وقفہ ہو پھر جماعت ہو۔ جب تک ایک مثل سایہ ہو جائے گا۔ اور تمہارے حساب سے عصر شروع ہے اور اب عصر میں ظہر پڑھو گے تو ظہر قضا ہو گی اذان ہوگی۔

دہلوی: حدیث میں ٹیلوں کا سایہ سے نماز پڑھتے تھے۔

سنی: گھر بیٹھ کر ٹیلوں کا سایہ کیسے پتہ کرو گے آؤ ٹیلے کے پاس دیکھو چبیلے ٹیلے پھیلا ہوتا

ہے اس کا سایہ بھی دیر میں پھیلتا ہے۔ اس سے بھی عصر کا وقت شروع نہیں ہوتا۔ جب

وقت نہیں تو نماز بھی نہیں۔

دہلوی: میں اپنے منہ سے پوچھ کر آتا ہوں۔

نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھیں

یاسینہ پر

سنی: کوئی حدیث مرفوع ایک دکھا دو جس میں سینے پر نماز میں ہاتھ باندھے ہوں۔

دہابی: بے شمار ہیں ایک یہ بلوغ المرام میں ہے کہ واکل ابن حجر سے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے اپنا دایا ہاتھ بائیں ہاتھ پر سینہ پر رکھا تھا۔ دوسرا تیسرے قادری میں فصل لوبک و انحر: کے اپنے رب کے لئے نماز پڑھیں اور نحر یعنی سینے پر ہاتھ باندھیں نماز میں۔

سنی: سبحان اللہ یہ بلوغ المرام کس طبقے کی کتاب ہے اس کی سند کہاں ہے؟ اور حدیث کا متن بھی بتا رہا ہے کہ نماز کے بعد کسی ضرورت کے لئے سید پر ہاتھ رکھے نماز میں ثبوت کہاں؟ یہ سنت کے خلاف ہے اور اس صحیح حدیث کے خلاف ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ سنت ہے ہاتھ کا رکھنا ہاتھ پر ناف کے نیچے۔ ابو داؤد، ابن ابی شیبہ، امام احمد، دارقطنی، بیہقی اور قرآن کی تفسیر جو بارائے بھی کی ہے اور خود بھی عمل نہیں کرتے اس لئے کہ نحر گلے کے اوپر کے حصے کو کہتے ہیں۔ تم گلاماں لو۔ تو اب سینے سے ترقی کر کے گلے پر ہاتھ باندھا کرو نماز میں اور زور سے دایا کرو تا کہ ہماری جان چھوٹ جائے۔ دہابی! خود نہیں بد لئے قرآن بد لئے ہو۔ اس کے معنی میں تخریف کرتے ہو

ایسی نماز کس کام کی؟

نحر کا معنی قربانی ہے تمام مفسرین نے لکھے ہیں کہ جانور کو ذبح گلے سے کرتے ہیں سینے سے نہیں۔ دہابی! قربانی میں بھی سینے نہیں چرتے نماز میں گلے پر ہاتھ نہیں باندھتے پھر یہ کیوں نظر کر دیا۔ شرم کرو تو بہ کر دو۔

دہابی: میری نماز کا وقت ہو گیا میں چٹا ہوں

سنی: یہ تو بتاؤ ہاتھ کہاں باندھو گے سینے پر یا گلے پر؟

حالانکہ سینے پر ہاتھ رکھنا عورتوں کا طریقہ ہے۔ دہابیوں کو سنت بھی ملی تو عورتوں کی۔

رفع الیدین

حضرات مناظرہ اہل سنت جلد نمبر امیں ہے اس مسئلہ پر فیصلہ کن گفتگو کر دی تھی۔ جس سے کراچی وغیرہ کے کسی وہابی کو جرأت نہ تھی نہ ہے نہ ہوگی کہ وہ سامنے آجائے یا تحریری بات کرے۔ مگر کراچی بوہرہ ہیر کے ایک وہابی نے عجیب الٹا پکڑ چلایا۔ رفع یدین پر بات شروع کی ملاحظہ فرمائیں۔

وہابی: ہم مناظرہ کرنا چاہتے ہیں رفع یدین پر۔

سنی: بہت اچھا تحریر کرد و شرائط۔

وہابی: ہماری کوئی شرط نہیں ہے۔

سنی: اچھا اس مسئلہ میں آپ مدعی ہو اور ہم مدعی علیہ یعنی سائل۔

وہابی: نہیں آپ مدعی ہو دیکھ دو۔

سنی: سبحان اللہ رفع یدین کے فاعل آپ۔ مائل آپ۔ اثبات آپ کا ہم کیسے مدعی ہونے؟

وہابی: آپ کہتے ہو کہ یہ منسوخ ہے اس لئے آپ مدعی ہونے۔

سنی: اصول وغیرہ نہیں جانتے اپنے بڑوں سے پوچھو مدعی کون ہے؟

وہابی: چھوڑو بڑوں کو مجھ سے بات کرو۔

سنی: عجیب طوطا چشم ہوا اپنے بڑوں کو، اصول مناظرہ کو سب کو چھوڑ دیا۔ کیا آپ

کے پاس کوئی ایک حدیث مرفوع متصل صریح غیر منسوخ ہے جس پر کلام نہ ہو وہابی: بس آپ مدعی ہو دو کوئی ہے دلیل دو؟

سنی: وہابیو! اپنے چچے کو سکھاؤ اور سمجھاؤ کہ اصول مناظرہ کیا ہیں اگر وہابی کہہ دے کہ میرے پاس اپنے دو کوئی میں کوئی حدیث نہیں تو فقیر منسوخ ہونا جاہلت کر دے گا۔

وہابی: میں اپنے دعوے سے کیسے دستبردار ہو جاؤں۔

سنی: تو پھر میں اصول کیوں چھوڑ دوں۔

وہابی: اچھا پھر آپ سے بات نہیں ہو سکتی۔

سنی: مسلمانو! دیکھ لو ایک حدیث بھی فقیر کے سامنے پیش کرنے کی ہمت نہیں ان وہابیوں میں۔

رکوع میں شامل ہونے سے رکعت مل جاتی ہے

دہائی: نماز میں قیام اور قرأت فرض ہیں اس لئے دونوں کے نہ ملنے سے رکعت نہیں۔

سنی: بے شک قیام فرض ہے اور رکوع میں شامل ہونے والا ایک تسبیح کے برابر فرض قیام کر لیتا ہے۔ اسی طرح رکوع میں بھی اتنی مقدار ہو تو رکعت مل جاتی ہے۔ رہی بات قرأت فرض ہے یہ بھی ٹھیک ہے اور یہ فرض امام ادا کرتا ہے۔ لہذا رکوع میں رکعت ملنے سے رکعت مانی جاتی ہے۔

دہائی: اگر کوئی حدیث ہے تو لاؤ قیاس پر ہم عمل نہیں کریں گے۔

سنی: امام بخاری علیہ الرحمۃ نے جزء القراءۃ میں حدیث بیان کی۔ ”جس نے نماز میں ایک رکعت پائی تو اس نے صلوٰۃ پائی۔“

دہائی: اس کی روایت میں ثقہ لوگوں کی روایت کی مخالفت ہے۔ اس لئے یہ قابلِ جہت نہیں۔

سنی: وہ کون سی ثقہ روایت ہے جس کے یہ حدیث خلاف ہے۔

دہائی: اس کتاب جزء القراءۃ میں ہے کہ جب تم نماز کے لئے آؤ اور ہم سجدہ کر

رہے ہوں تو سجدہ کرو اسے کچھ شمار نہ کرو اور جس نے رکعت پائی اس نے نماز پائی۔

سنی: سبحان اللہ یہ حدیث تو ہماری دلیل ہے اور تم نے ثقہ روایت بھی مان لی کہ سجدہ میں شامل ہونے سے ہم کب کہتے ہیں رکعت ملتی ہے بلکہ رکوع والے کو قیام کا موقع ملتا ہے پھر رکوع ملتا ہے تو رکعت ملتی ہے اس طرح نماز مل جاتی ہے۔

دہائی: بخاری شریف میں ولا تسعد۔ رکوع سے ملنے والی رکعت کو فرمایا کہ نہ لوٹاؤ۔ یہ لا تسعد ہے جو عبارت ہے اور یہ بھی نہیں معلوم کونسی رکعت میں ملے تھے۔

سنی: یہ حدیث بھی ہماری دلیل ہے اور تم اپنے قیاس سے لا تسعد کے الفاظ کو بے جواز بتا رہے ہو شرم کرو۔ اگر یہ اضافہ تھا تو ثابت کرتے کہ شکات کی زیادتی بھی معتبر ہے۔ اور کوئی خرابی ہوتی تو بیان کرتے۔ اپنے قیاس سے حدیث میں اعتراض کرتے ہو یہ تو منکر حدیث کا کام ہے۔ دوسرا تم نے پھر قیاس کیا کہ معلوم نہیں پہلی رکعت ہے یا کونسی ہے؟ جب یہ معلوم نہ کر سکتے تو حدیث مان لو۔ شیطانی قیاس مت کرو۔ حدیث کا سیاق و سباق بتا رہا ہے کہ پہلی رکعت کا رکوع تھا ورنہ اصل مسئلہ کا ثبوت تو مل گیا اور اگر فوت شدہ رکعتیں بھی ہوں تو وہ تو پڑھنی ہی پڑھیں گی۔ اصل بات کسی بھی رکعت کے رکوع ملنے کی تھی وہ ثابت ہو گیا اگر اہل حدیث ہو تو مان جاؤ ورنہ اہل خبیثہ میں اور تم میں کیا فرق ہے؟

مقتدی امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھے، خاموش رہے

دہلی: جو شخص سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں۔ (ابوداؤد، دارقطنی)

سنی: اس حدیث میں دہلی بڑے زور سے بیان کرتے ہیں کہ نماز ہی نہیں ہوتی بغیر فاتحہ کے۔ عرض ہے کہ قرآن میں حکم ہے الاعراف میں کہ جب قرآن پڑھا جائے تو غور سے سنو اور خاموش رہو۔ لہذا اجہری نماز میں قرآن سنو۔ اور سری قرأت میں خاموش رہو۔ تفسیر میں یہی حکم ہے۔ رہی بات حدیث کی تو اس میں منفرد کی نماز نہیں ہوتی فاتحہ کے بغیر جو کہ واجب ہے۔

دہلی: مگر حضور ﷺ کو دیکھتے فماتے تھے یعنی کچھ دیر خاموشی ہوتی اس میں پڑھ لے فاتحہ اور جب قرآن پڑھا جائے تو خاموش رہے اور سنے۔

سنی: شکر ہے اتنا تو مان لیا کہ جب قرآن پڑھا جائے تو پھر امام کے پیچھے نہ پڑھے مگر کتے کی دم ہے جو سیدھی نہیں ہوتی کتے کا بہانہ کر دیا۔

دہلی: کتے سنا پڑتا یمن کا عمل تھا کتے میں فاتحہ پڑھتے تھے۔

سنی: صحابہ تابعین تمہارے لئے حجت ہی نہیں پھر کیوں حوالے دیتے ہو۔

دہلی: اچھا حدیث ہی دیکھ لو اس کی نماز نہیں ہوتی مگر فاتحہ سے۔ موطاء امام

سنی: یہ حدیث قرآن کے خلاف ہے اور دیگر صحیح احادیث کے بھی خلاف ہے تیسرا یہ کہ تم نے آدمی حدیث پڑھی ہے کیوں؟ آگے کے الفاظ ہیں اور ایک سورۃ سے۔ اور تم بھی صرف فاتحہ کے قائل ہو دوسری کوئی سورۃ نہیں پڑھتے۔

یہ اور اس جیسی دیگر احادیث منسوخ ہیں آیت قرآنی سے۔ جیسے پہلے نماز میں کلام کرنے کی اجازت تھی وہ تم کر دی گئی پھر قرأت امام کے پیچھے پڑھنے کی ممانعت آگئی اگر تم منسوخ احکام نہیں مانتے تو قبلہ اول کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرو کہ حدیث میں حضور ﷺ نے سترہ مہینے قبلہ اول کی طرف رخ الود کر کے نماز پڑھی۔ مثال کے طور پر امام سورۃ پڑھا رہا ہو مقتدی آیا شامل ہو گیا ادھر امام رکوع میں چلا گیا مقتدی بھی رکوع میں ہے اب فاتحہ کیسے پڑھے؟

دہلی: ایسی صورت میں فاتحہ معاف ہے۔

سنی: سبحان اللہ چلو مان ہی لیا معاف ہے تو شروع سے امام کے پیچھے معاف ہے مان لو۔ امام کی قرأت مقتدی کے لئے کافی ہے۔

امام اعظمؒ کے پاس پچاس آدمی اس مسئلہ کے لئے آگئے آپ نے فرمایا کہ تم اپنے میں سے ایک کو امام بنا لو میں اس سے بات کروں گا۔ یہ پچاس کے بولنے ہوئے میں کیسے جواب دوں؟ ان کی سمجھ میں آگئی انہوں نے ایک کو بڑا بنا دیا آپ نے فرمایا مسئلہ حل ہو گیا۔ جب بندہ سے بات کرنے کا یہ حال ہے تو اللہ سے بات کرنے کے لئے بھی ایک ہو۔

مساجد میں قبضہ گروپ سے

سنی: یہ مسجد کی جگہ ناجائز طریقے سے لی گئی ہے۔ ایسی جگہ عبادت کیسے قبول ہوگی؟

بدنام: ہمیں جناب یہ حکومت کی جگہ ہے ہم نے اجازت سے لی ہے۔

سنی: اجازت نامہ دکھاؤ۔ علاقے کے لوگ جانتے ہیں کہ یہ کچرا کوٹری کی جگہ تھی۔

بدنام: اجازت کے کاغذات کئی صدر کے پاس ہیں۔

سنی: یہ علاقے کے لوگ جانتے ہیں اس لئے بعض لوگوں نے یہاں نماز پڑھنا چھوڑ

دی۔

بدنام: کوئی نماز پڑھتا ہے تو پڑھے نہیں پڑھتا نہ پڑھے ہم کو مطلب نہیں۔

سنی: جو مسجد کو فنی شرعی طور پر بنائی گئی ہو اس پر قبضہ کا کیا جواز ہے؟

بدنام: وہ تو امام اور مولانا اور کئی جس کی ہوگی وہی انتظام چلاتے ہیں۔

سنی: امام اور مولانا اہل سنت خلی بریلوی بن کر کئی سال رہتے ہیں جب قبضہ گروپ

سے رابطہ کرتے اسلحہ کے زور پر ناجائز مقدمات بنا کر اہل سنت بریلوی کے خلاف ہو

جاتے ہیں۔

بدنام: ہم نے ایسا نہیں کیا یہ الزام ہے جھوٹ ہے۔

سنی: اگر یہ سچ ہوا تو آپ مسجد اہل سنت بریلوی کے حوالے کر دیں گے۔

بدنام: جی ہاں بالکل اگر ثبوت ہے تو پیش کر دو۔

سنی: مسجد غوثیہ یہ نام صرف اہل سنت بریلوی ہی رکھ سکتے ہیں تم یہ نام رکھ ہی نہیں سکتے۔

بدنام: ہم نے اس کی توسیع کرائی ہے پہلے یہ چھوٹی تھی ہم نے بڑی کر کے خدمت کی ہے۔

سنی: توسیع وغیرہ کرانے سے ناجائز قبضہ جائز اور خدمت بن جاتی ہے؟

بدنام: جب کوئی دیکھ بھال نہیں کرے گا تو ہم نے یہ خدمت انجام دی۔

سنی: دیکھ بھال کرنے والوں سے جھگڑا کر کے مسجد سیل کرادی پھر کیس جیت کر حاصل

کر لی۔ مسجد کی دکانوں سے لاکھوں روپے کی آمدنی ہوتی ہے اس لئے۔

بخاری شریف کی حدیث ہے جس نے ایک باشت زمین پر ناجائز قبضہ کیا

قیامت کے دن اللہ اس کے گلے میں ساتوں زمینوں کا طوق ڈالے گا۔ ایسی عبادت

کس کام کی ہے؟

بدنام: ہم اصلاح کے لئے یہ کام کرتے ہیں قبضہ نہیں کرتے۔

سنی: فساد پھیلانے کو اصلاح کہتے ہو۔ دس بیس سال سے مسجد کا کیس کیوں چل رہا

ہے۔ اگر واقعی اصلاح چاہتے ہو تو علاقے میں جس کی اکثریت ہے اور جس مسلک

والے نے بنائی اس کو بدو۔

بدنام: اکثریت ہماری ہے تو ہم ہی مسجد چلائیں گے۔

سنی: دوسرے علاقوں سے لوگوں کو بلا کر اپنی اکثریت دکھانا کہاں کا انصاف ہے۔ پھر

اسلحہ کی طاقت اور رشوت دے کر مسجد حاصل کرنا سب عبادت پر باد ہے۔ دنیا و آخرت

میں کیا جواب دو گے۔

مزارات پر قبضہ گروپ سے مناظرہ

بدنام: یہ اولیاء اللہ ہمارے ہیں ہم ان کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔

سنی: ناجائز قبضہ کر کے کوئی خدمت ہوتی ہے۔ ان بزرگوں کا عقیدہ اہل سنت حنفی بریلوی مسلک کے مطابق تعظیم غیب عطا کی، حاضر و ناظر دونوں نے پیش بشر میلاد، گیارہویں، عرس یہ معمولات تمہارے کب سے اور تم ان کے کیسے ہو گئے یہ عقائد اعمال تو تمہارے نزدیک شرک و بدعت ہیں۔

بدنام: محکمہ اوقاف نے ہماری ذیوقی لکائی۔ ہم آگئے۔

سنی: تو یہ آمدنی مزارات کی چادریں، پھول، نذرانے، مٹتیں وغیرہ تمہارے نزدیک حرام ہیں یا نہیں؟

بدنام: اوقاف والوں کے لئے حرام ہیں ہمارے لئے حلال ہیں۔

سنی: سبحان اللہ۔ مزارات کے ساتھ مسجد ہونا یہ طریقہ اہل سنت و جماعت کا ہے آپکا نہیں۔

بدنام: زمانہ بدل گیا اب سب کچھ ہمارا ہے۔

سنی: تو لوگوں کے گھروں اور دکانوں پر بھی مسجد لادو کہ چھٹی تمہارا ہے۔

بدنام: عرس وغیرہ کو حرام کہتے ہو اور اس کی آمدنی کو حلال کہتے ہو کھانا بھروسہ کرو۔

بدنام: اصل میں وہ لوگ بھی چندہ دیتے ہیں جن کو معلوم نہیں۔

سنی: ایسا کون ہے جو عرس کو نہیں جانتا۔ اگر وہ بالفرض نہیں جانتا بھی مگر تم تو جانتے ہو کہ یہ مزارات کی مکائی ہے۔

بدنام: ہم اس لئے اس شے میں کام کرتے ہیں کہ لوگوں کو شرک سے بچائیں۔

سنی: شرک کیا ہوتا ہے؟ کیسے بچاتے ہو شرک سے تم لوگوں کو کیا معلوم کہ شرک کیا ہے؟ محکمہ اوقاف مزارات پر پردہ کا اہتمام نہ کر سکے اور کیا کریں گے۔

بدنام: لوگ آکر سجدہ کرتے ہیں قبر والے کو۔

سنی: کون سجدہ کرتا ہے یہ بھی تمہارے لوگوں کی سازش ہے کہ ایک بندہ کو بچھ کر سجدہ کراتے ہو اور کہتے ہو کہ اہل سنت یہ کام کرتے ہیں شرم کرو۔ وہ منگ جو چرس پیتے ہیں محکمہ اوقاف نے ان کے لئے کیا بندوبست کیا ہے۔

بدنام: اگر تم اپنے مولویوں کی کتابوں کو پڑھو تو قبر کی منی لے جاتے تھے۔ قبر والوں سے مدد مانگتے، قبر والوں سے اولاد مانگتے سب کچھ قبر والوں سے مانگتے تھے کبھی اپنے گھر کے شرک کو رد کا ہے؟ حوالے دیکھانے کو تیار ہیں بشرط توہب۔

میں کسی فرقے کا نہیں بس مسلمان ہوں

سنی: جناب حدیث کو مانتے ہیں یا نہیں۔

مسلمین: ہاں احادیث پر میرا ایمان ہے، عمل ہے۔

سنی: تہتر فرقوں والی حدیث پر بھی ہے آپ نے؟

مسلمین: ہاں حدیث تو ہے مگر فرقے میں رہنا پسند نہیں۔

سنی: اس حدیث میں کہ میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی اور بہتر فرقے

جہنم میں جائیں گے ایک جاتی ہے۔ نجات والا۔

مسلمین: مجھے آپ نجات والا سمجھ لیں۔

سنی: نجات والا کسی فرقے میں نہیں اب کیسے سمجھ لیں کہ تہتر فرقوں میں ایک یہ بھی

ہے اور آپ فرقے میں رہنا پسند نہیں فرماتے۔

مسلمین: فرقے کے نام سے مجھے ارباب ہوتی ہے۔

سنی: چلو فرقے کا نام بدل کر جماعت، گروہ، ہوادا عظم رکھ لیں۔

مسلمین: تو جماعت سمجھ لو یہ صحیح ہے۔

سنی: سیدھی طرح کان پکڑنے کی بجائے گھما کر کان پکڑی لئے۔ اب جماعت

کا نام کیا ہے؟

مسلمین: مسلمانوں کی جماعت سمجھ لو۔

سنی: آج صدیوں سے ہر جماعت کا نام ہے نشانی ہے، نظریات ہیں۔

مسلمین: اگر جماعت میں گیا تو فرقے میں ہو جاؤں گا اس لئے جماعت کوئی نہیں۔

سنی: تو پھر آپ نماز کس کے طریقے کے مطابق ادا کرتے ہیں۔ حنفی، مالکی،

شافعی، حنبلی

مسلمین: میں مسلم ہوں اور حضور ﷺ کے طریقے پر نماز پڑھتا ہوں۔

سنی: یہ چاروں امام حضور ﷺ کے طریقے پر نہیں؟

مسلمین: میں کسی امام کو نہیں مانتا حدیث کے مطابق نماز پڑھتا ہوں۔

سنی: حدیث بخاری کی ہے سولہ سترہ مینی قبلہ اول کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی

اس پر عمل ہے؟ کیا نماز میں کسی قبلہ کی طرف منہ کرتے ہیں؟ اور ہاتھ کہاں

باندھتے ہیں نماز میں؟

مسلمین: خانہ کعبہ کی طرف۔ ہاتھ سینے پر باندھتا ہوں۔

سنی: یہ تو موجودہ فرقوں کی نشانی ہے آپ ایسا عمل کریں جو کسی فرقے کا نہ ہو بلکہ

وہ خود ایک فرقہ ہے جو سب سے الگ ہے۔ اگر آپ نماز میں ہاتھ پیچھے کی

طرف باندھ لیں یہ کسی فرقے میں نہیں۔

مسلمین: آپ کسی باتیں کر رہے ہیں۔ میں بغیر فرقے میں رہے زندہ رہ سکتا ہوں۔

سنی: خود آپ جیسی باتیں کر رہے ہیں۔ زندہ رہنا اور بات ہے اعمال کرنے میں

کسی نہ کسی کی طرح تو کرنا ہوگا۔ اس طرح تو نماز چھوڑ دیں۔ عبادت چھوڑ

دیں ورنہ الگ فرقے بنانے چھوڑ دیں۔

گستاخ کون؟

دیوبندی: ہم سب سے بڑے گستاخ ہوں۔

سنی: جناب صرف جھوٹ بولنے سے اور وہ اتنا کہ سچ گانے لگے یہ طریقہ کس سے لیا ہے آخر گستاخی کیا کر دی؟

دیوبندی: تم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو حضرت، حضرت ابو بکر صدیقؓ کو حضرت، حضرت عمر فاروقؓ کو حضرت، حضرت عثمانؓ کو حضرت، حضرت علیؓ کو حضرت مگر اپنے احمد رضا کو اہل حضرت کہتے ہو یہی وہ گستاخی ہے کہ نبیوں سے صحابہ کرام سے بڑھ کر مانتے ہو اپنے امام کو۔

سنی: اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوچھی ہے۔ جناب ہم اہل حضرت کو صرف ان کے زمانے کے لحاظ سے ہم عصر علماء میں اہل حضرت کہتے ہیں یہ ہماری نیت ہے۔ اور کسی کی نیت جانے بغیر حملہ کرنا ظلم ہے بہتان ہے جھوٹ ہے۔

دیوبندی: نیت کچھ بھی ہو جو ظاہر ہے اس پر فتویٰ ہوتا ہے۔

سنی: اچھا تو کبھی بازار میں دیکھا ہے کہ اہل پڑے، اہل مضامین اہل سوٹ، اہل مکان، اہل دکان، اہل اجراع، اہل درس، اہل جوتے وغیرہ وغیرہ کیا خیال ہے اور یہ اہل دیوبندی کی دکان پر بھی لکھا ہے یہ سب گستاخ ہوئے۔

دیوبندی: وہ تو چیزیں ہیں مولوی تو نہیں۔

سنی: حلق میں کیا پھنس گیا صرف مولانا کے لئے اہل کہنا گستاخ ہوتا ہے۔

دیوبندی: جی ہاں سمجھ آگئی۔

سنی: سیدی انگلیوں سے گچی نہ لکھتے تو نیز شی کر لیتے ہیں۔

اٹھاؤ فلاں کتاب قاری طیب دیوبندی کو اہل حضرت لکھا۔ گستاخی کو اہل

حضرت فلاں کتاب میں ۱۸ دفعہ لکھا۔ تھانوی کو اہل فلاں کتاب میں لکھا

ہے۔ اور کتنے حوالے مولوی کو اہل حضرت کہنے لکھنے کے دکھاؤ اب وہ

تقریر یہاں دہراؤ کہ یہ گستاخ ہیں۔

دیوبندی: میں ابھی آیا ضروری کام یاد آ گیا۔

سنی: ارے جناب بھاگتے کہاں ہو؟ حوالے تو دیکھ لو یہ کتابیں موجود ہیں مگر ایسا

غائب ہوا کہ پانچ سال ہو گئے پھر سامنے نہ آیا۔

کنز الایمان میں اللہ تعالیٰ کا ادب

دیوبندی: اس میں اضافی الفاظ سے کام الہی کا حسن خراب کر دیا۔

سنی: زبان سے کہہ دینا الزام اور بہتان لگانا آسان مگر کوئی ثبوت دینا علمی بات کرنا مشکل ہے۔ اور اگر یہی بات آپ کے مسلک کے مترجم میں دکھا دیں کہ اضافی الفاظ انھیں ہیں تو اپنوں پر یہی فتویٰ لگاؤ گے۔

دیوبندی: وہ قودہ تو ضروری سمجھنے کے الفاظ ہوں گے۔

سنی: کنز الایمان میں بھی یہی کچھ لکھا حالانکہ ترجمہ ہر آیت کا تفسیر سے ثابت ہے اور ان بچپن علوم کے مطابق ہے جو ترجمہ قرآن کے لئے ضروری ہیں۔

دیوبندی: اس میں ایسے قتل الفاظ ہیں جو دنیا میں نہیں بولے جاتے۔

سنی: قتل ہونا اور بات سے غلط ہونا الگ بات ہے۔ چلو آپ کے مترجم میں بھی قتل الفاظ موجود ہیں کتنے حوالے پیش کریں اور اپنی سزا تجویز کرو۔

دیوبندی: مگر ہم نے ایسے الفاظ سنے ہی نہیں۔

سنی: کنز الایمان سو سال پہلے لکھا گیا اس وقت کے یہ الفاظ بولے جاتے تھے

اور کنز الایمان سے پہلے اور بعد کے مترجم کے بھی ایسے الفاظ ہیں جو کبھی کسے نے نہ

سنے دو مثالیں دیکھو۔ و مکروا و مکرو اللہ۔ پارہ نمبر ۴

اور مکر کیا ان کافروں نے اور مکر کیا اللہ نے۔ محمود الحسن

فریب کیا ان کافروں نے اور فریب کیا اللہ نے۔ عبد القادر

یہودی چال چلے خدا بھی چال چلا۔ فتح محمد

اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے ان کے ہلاک کی تخیل تدبیر فرمائی۔ کنز الایمان، اعلیٰ

حضرت۔ مکر فریب، چال یہ اس ہے عیب ذات کے لئے اور ترجمہ کیا۔ کیا جواب دو

گئے اللہ تعالیٰ کو؟

نمبر ۴: ولما يعلم اللہ الذین جاهدوا منکم۔ آل عمران

اور ابھی تک معلوم نہیں کیا اللہ نے جوڑنے واسطہ ہیں تم میں۔ محمود الحسن

شاہ عبد القادر = = = =

فتح محمد = = = =

اور ابھی اللہ نے تمھارے غازیوں کا امتحان نہ لیا۔ کنز الایمان، اعلیٰ حضرت۔

دیوبندی مترجم میں یہ اللہ کی شان ہے کہ علم نہیں؟ اور فریب کرنا یہ تو تم اپنے مولوی کو

نہیں کہتے مگر ترجمے میں کیسے لکھ دیا۔ ایک الفاظ کے پانچ دس معنی ہوتے ہیں مترجم کا

کام ہے کہ شان الہی اور اپنے عقیدہ کے مطابق تفسیر دیکھ لے۔ مگر اسلام کے دشمنوں کو

موقع دیا وہ قرآن کے ترجمے پر اعتراض کریں۔

کنز الایمان ادب کا شاہکار ہے

دیوبندی: اس ترجمے میں بے ادبی بھری ہوئی ہے۔

سنی: صرف جھوٹ بولنا اور الزام لگانا آتا ہے۔ کوئی حوالہ دو غلطی بتاؤ ہم درست کریں گے اور شکریہ ادا کریں گے۔

دیوبندی: ہمارے مولوی صاحب نے کہا تم اس میں بہت غلطیاں ہیں۔

سنی: ان سے وہ فہرست لے کر دکھاؤ اور مجمع سے دیوبندی مترجمین کی 200 آیات میں جو غلطیاں کیں ہیں انکی فہرست لے کر مولوی صاحب کو دو۔ مزا آ جائے گا۔

دیوبندی: ہمارے دیوبندی مترجم کی ایک غلطی بتاؤ میں یہ مسلک چھوڑ دوں گا۔

سنی: لکھ کر دیدو۔ ورنہ اپنی زبان پر قائم رہنا۔ دیکھو غلطی، گستاخی، کفر،

فسق واللہ فہم۔ پارہ نمبر ۱ سورۃ التوبہ آیت نمبر ۶

یہ لوگ اللہ کو بھول گئے اور اللہ نے ان کو بھلا دیا۔ فتح محمدی پٹی نڈیر احمد۔

وہ اللہ کو بھول گئے، اللہ ان کو بھول گیا۔ عبدالقادر درغی الدین، محمود الحسن۔

وہ اللہ کو چھوڑ دیتے تو اللہ نے انہیں چھوڑ دیا۔ اعلیٰ حضرت، کنز الایمان

اللہ تعالیٰ بھولنے سے پاک ہے اور یہ بھولنے والا عقیدہ شیعہ مذہب کا ہے۔

بتاؤ کوئی مسلمان ایسا عقیدہ اور ترجمہ کر سکتا ہے؟ ایسا ترجمہ پڑھ کر جو یقین کرے گا اس

کا ایمان ختم ہو جائے گا۔

دیوبندی: تفسیر میں لکھا ہے کہ اللہ بھولنے سے پاک ہے۔

سنی: سبحان اللہ۔ ترجمہ کرتے وقت عقیدہ الگ اور تفسیر کرتے وقت عقیدہ

الگ۔

مطلب یہ کہ ترجمہ میں گستاخی کرو کفر کہہ لو تفسیر درست کر دو۔ ابھی تفسیر کی

بات ہی نہیں ابھی تو ترجمہ کی بات ہے۔ جتنے لوگ یہ ترجمہ دیکھ پڑھ کر ایسا عقیدہ رکھیں

گئے وہ گمراہ ہوں گے ان کا وبال ترجمہ کرنے والے پر ہے۔ بتاؤ کنز الایمان کے اس

ترجمے میں ادب ہے یا نہیں؟

دیوبندی: میں اپنے علماء سے پوچھوں گا کہ اپنے عقیدہ کے خلاف ترجمہ کیوں کیا؟

سنی: اس ترجمہ کو دیکھ کر پنڈت نے اعتراض کیا جو خدا ہو کر بھول جائے اس کو دور

سے سلام۔ بتاؤ غیر مسلموں کو کیا جواب دو گے۔ کسی دیوبندی نے اس ہندو کو جواب نہ

دیا مگر اہل سنت نے ایسا جواب دیا کہ دم دیا کر بھلا گا۔

دیوبندی: مفتی سے پوچھو کہ جو یہ کہے کہ خدا بھول گیا۔ اس پر شرعی فتویٰ کیا ہے؟ وہ بھی

جواب دے گا کفر ہے۔ آ رہا کہ دیکھ لو کہ دیوبندی کا پرانا فتویٰ موجود ہے نظر کا۔

اب سوچو ترجمہ درست عقیدہ اور درست ترجمہ غلط عقیدہ غلط ہے یا نہیں۔

دیوبندی: اچھا میں پوچھ کر آتا ہوں؟

کنز الایمان ترجمہ

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے ترجمہ کے خاص طور پر نشانہ بنانے والے کچھ غیر توہین کا صلح کی نام نہاد وہ بھی میدان میں آگئے ان میں ایک بندے سے بات ہوئی کہ سورۃ فتح آیت ۲ میں حضور علیہ السلام کے الزامات منانے اور دور کرنے کا ترجمہ کر دیا جائے جو کہ ذب کا معنی ہے۔ اس طرح جھگڑا ختم ہو جائے گا۔

سنی: جھگڑا ختم کرنا یا کرنا ہے شک اچھا اقدام ہے۔ مگر دو میں جھگڑا ختم کراؤ لیکن یہاں تین گروپ ہو گئے۔ اب تو جھگڑا اور بڑھ گیا۔ اب اگر کوئی چوتھا گروپ فیصلہ کرانے آئے تو وہ ان تین میں جھگڑا ختم کرے گا یا چوتھی جویر، ترجمہ تیسرا الگ سے پیش کرے گا؟ اسی طرح تیسرے گروپ کو ان دو میں جھگڑا ختم کرنا تھا اور حق کا ساتھ دینا تھا۔

صلح کلی: ارے جناب جب ذب کا معنی الزامات بھی بنتا ہے تو کیا حرج ہے۔

سنی: تم اپنی ملی دھونس بجا رہے ہو۔ جھگڑا ختم نہیں کرا رہے۔

صلح کلی: ذب کا معنی الزام کرنے سے جھگڑا بھی ختم ہو گیا اور ایک اچھا نکتہ بھی ہے۔

سنی: یہ تو سمجھ لیا کہ دو کا جھگڑا تھا وہ تو ختم ہوا نہیں تیسرا گروپ بن گیا۔

یہاں الزام کا ترجمہ درست نہیں۔ مفسرین کے اصول کے خلاف ہے۔ سیاق و سباق

کے خلاف ہے۔ کیا اعلیٰ حضرت کو ذب کا معنی الزام نظر نہ آیا؟ کیا حضرت نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ نے یہ نہیں کہا کہ ہم نے بہت غور کیا۔ کنز الایمان میں کسی دوسرے لفظ کو لکھیں مگر ذب نہیں ہوتا جو اعلیٰ حضرت کا ترجمہ ہے وہ ہی درست ہے۔

مفسرین نے یہ فیصلہ دیا کہ جو معنی سورۃ محمد ﷺ میں ہو گا وہی سورۃ فتح میں ہو گا۔ اب اپنی آنکھوں سے تجزیہ کر کے دیکھو ذب کا معنی الزام سورۃ محمد میں نہیں آسکتا تو سورۃ فتح میں بھی نہیں آسکتا۔ تمام علماء کریم غلطیاں ہوں گی۔ اگر ذب کا معنی فتح میں الزام کرو گے جس کا دل چاہے تفصیل سے بات کرے۔

صلح کلی: واقعی غلطی ہے۔ اور جھگڑا بھی ختم نہیں ہوا۔ میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

کنز الایمان ترجمہ پر مناظرہ

سنی: بدعتیہ کے تراجم غلط اور بے ادبی والے ہیں جن کی تعداد 200 آیات ہیں۔ جس کا دل چاہے ہم سے فہرست طلب کر لے ہم دکھانے کو تیار ہیں۔
دیوبندی: احمد رضا کا ترجمہ غلط ہے اس کو درست کر و سورۃ فتح میں۔
سنی: ہمارا تو اعلان ہے کہ کنز الایمان کی غلطی بتاؤ ہم درست کریں گے انعام دیں گے۔

دیوبندی: حضور علیہ السلام کی جگہ امت کے گناہ معاف کرنے والا کر دیا۔
سنی: اگر یہ غلطی ہے تو اعلیٰ حضرت نے پچیس تفاسیر سے نقل کیا ہے کہ اس سے مراد امت ہے اور معصوم نبی ﷺ کا عقیدہ قطعی ہے اور شفاعت کے عقیدہ پر اجماع ہے۔ اعلیٰ حضرت نے دونوں عقیدوں کا تحفظ کیا۔
دیوبندی: مگر آیت کا ترجمہ گناہ والا بنتا ہے۔

سنی: جاہل لوگو! یہ بھی نہیں معلوم کہ اس کی تاویل کرنے پر سب مفسرین کا اتفاق ہے اور ایسا ہر وہ لفظ جس سے نبی ﷺ کی شان میں ترجمہ کرنے سے بے ادبی ہو چلتا واجب بلکہ فرض ہے اگر ترجمہ کرنے سے اور ایک لفظ کے ایک ہی معنی لینے سے گمراہ ہو جائے تو وہ منظور ہے یا مفسرین کے اصول پے چلنا بہتر ہے۔

دیوبندی: لیکن ہمارے علماء نے تفسیر و تشریح میں عصمت النبی ﷺ کا بیان کیا ہے اور مانتے ہیں۔ مگر ترجمہ میں خطا کا رگناہ کا ترجمہ و وار، خلاف اولیٰ ہی لکھا ہے۔
سنی: ذنب کا معنی خلاف اولیٰ دنیا کی کسی لغت میں نہیں۔ اور اگر تاویل کر لی تو ادب والی کرو جو کنز الایمان میں ہے۔ اور تفسیر میں معصوم مانتے ہیں مگر ترجمہ کرتے وقت گناہ گار۔ معاذ اللہ۔ جو بات قطعی عقیدہ کے خلاف ہو اب مسلمان کہاں رہا؟ جب اشباع کے خلاف کرنے والا گمراہ ہوگا۔ یہ ایسا ہوا کہ ترجمہ میں شراب حلال کر دو۔ تفسیر میں حرام لکھ دو۔ جب ایسا نہیں کر سکتے تو ویسا بھی نہیں کر سکتے۔ لہذا جو مفسرین امت کے گناہ کی مغفرت حنفی عقیدہ کے وسیلے سے مانتے ہیں ان پر کیا فتویٰ ہے؟

دیوبندی: بس جو ہمارے مولوی نے لکھ دیا وہ صحیح ہے باقی سب غلط ہے۔ اچھا خدا حافظ

کنز الایمان

دیوبندی: تمہارے کاظمی صاحب نے کنز الایمان کے خلاف ترجمہ کیا ہے۔
سنی: قبلہ کاظمی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ نے کنز الایمان کے خلاف کوئی ترجمہ نہیں کیا بلکہ کاتب غلطی کی بھی خواب میں آکر نشا بدھجی کر دی۔ اور وہ منسوب ہو گیا۔ ورنہ مفتی اقبال صاحب مدنی سے سہو یا تسامح ہوا جس میں خلاف اولی والا معنی نقل کر دیا اور اس کا ثبوت خود مفتی اقبال صاحب کی تحریر و مکتوب کے ساتھ موجود ہے۔ اسی لئے دیگر علماء کو حقیقت حال معلوم نہ ہو سکی۔ ورنہ اب تو سب کو معلوم ہو گیا کہ مفتی اقبال صاحب سے غلطی ہوئی ہے۔

دیوبندی: چلو مفتی اقبال بھی تو بریلی ہی ہیں۔ یہ بھی تمہارے ہیں۔

سنی: جی ہاں ہمارے ہیں لیکن غلط بات غلط ہے چاہے کوئی کہے۔ تم یہ بتاؤ کنز الایمان میں کوئی غلطی ہے۔

دیوبندی: اب تم خلاف اولی کو گستاخی سے ادبی نہیں کہہ سکتے۔

سنی: تم اس خلاف اولی کی آڑ میں گستاخی کرتے ہو وہی راعنا کی طرح تو ایسے الفاظ کا قرآنی حکم لا تقولوا راعنا و قولوا انظرنا۔ جب منافق بھی اقرار کر لے کہ خلاف اولی کی آڑ میں بے ادبی کرتے ہیں۔ تو کسی مسلمان مولوی کو اب خلاف اولی کی اجازت یا درست کہنے کی گنجائش کہاں۔

دیوبندی: خلاف اولی تو بہت اعلیٰ چیز ہے جس سے حضور ﷺ کی مغفرت بخشش ہوتی۔

سنی: ہر گستاخی کو تم اعلیٰ چیز کہتے ہو اور بخشش کی بات کرتے ہو۔ ظالموں بخشش کسی جرم و خطا کی ہوتی ہے جب وہ معصوم ہیں تو بخشش کس چیز کی؟ حضور ﷺ نے امت کی تعلیم کے لئے استغفار فرمایا۔ یہ چاہل سمجھے کہ کسی خطا کی وجہ سے ہے۔ پھر کہتے ہیں فلاں حدیث ہے حضور ﷺ کے ذب ہیں۔ آیت میں حدیث میں تاویل ہوگی اور وہ ادب والی ہو۔ جو ذب کے حوالے دیتے ہیں وہ گناہ گار نہیں مانتے۔ مگر کیوں ذب کے حوالے ڈھونڈتے ہیں۔ شاید اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں۔

مناظرہ نمبر ۴۰

کنز الایمان ترجمہ پراعتراض

وہابی: اس ترجمہ میں سورۃ شوریٰ پارہ نمبر ۲۵ میں تحریف کی گئی ہے یہ کہ "اور اگر اللہ

چاہے تو تمہارے دل پر اپنی رحمت و حفاظت کی مہر فرما دے۔" اس میں

رحمت و حفاظت کے الفاظ تحریف ہیں۔ نہ کسی تفسیر میں ہیں۔

سنی: شاید تحریف کے معنی بھی معلوم نہیں بس بہتان لگاتا ہے۔ اور اگر تفسیر سے یہ

معنی دکھا دیں تو تو بہکا اعلان کر کے وہابیت چھوڑ دو گے۔

وہابی: جاہ الحق میں لکھا ہے کہ

سنی: خبردار ایک بات کرتے ہوئے دوسری طرف جانا تمہارے بڑوں نے یہی

سکھایا۔ جب ایک مسئلہ شروع کیا ہے تو اس پر بات کرو۔ فقیر تم کو ادھر

جانے نہیں دے گا۔

وہابی: ٹھیک ہے اس آیت پر بات کرو یہ اضافی الفاظ کیوں لگائے۔

سنی: پہلے اس کو تحریف کہا۔ اب اضافی کہتے ہو شرم کرو۔ ایسے الفاظ اضافی دیگر

تراجم میں موجود ہیں تناؤ کتنے حوالے دکھاؤ بشرط تو ہے۔

وہابی: اس آیت کا درست ترجمہ یہ ہے۔ سو اللہ چاہے مہر کر دے تیرے دل پر محمود

الحسن

سنی: اس میں مہر کا ذکر ہے تناؤ مہر کی قسمیں ہیں۔ اور یہاں کوئی مراد ہے۔

وہابی: بس مہر کا ذکر ہے اگر چاہے تو لگا دے۔

سنی: جو اللہ چاہے لگا دے۔ مگر کوئی۔ دو قسم کی مہر کا ذکر قرآن میں ہے ایک شتم

نبوت والی۔ دوسری کفار پر سورۃ بقرہ میں۔ یہ دونوں لگ چکی ہیں اب

یہاں جو مہر کا ذکر ہے وہ حضور ﷺ کی شان و عظمت و رحمت کے مطابق ہو

سکتی ہے۔

وہابی: آخر یہ رحمت و حفاظت کی مہر کب لگے گی۔

سنی: یہ اعتراض ہم پر نہیں اللہ پر اور قرآن پر ہے۔ وہ بھی جواب اور بدلہ دے گا۔

تمہارے مترجم نے تفسیر دیکھنے کی رحمت گوارہ نہیں کی یہ معنی تفسیر جلالین

میں بھی ہے۔ دوسرا یہ کہ تم حضور ﷺ پر اللہ کی رحمت ہر وقت مانتے ہو یا

نہیں؟ کس دلیل سے؟

وہابی: اللہ کی رحمت و حفاظت ہر وقت ہے اور یہ ثابت ہے قرآن سے۔

سنی: اے نادان خود مان لیا۔ یہی بات اعلیٰ حضرت نے کر دی تو گستاخ ہو گئے۔

اگر یہ گستاخی ہے تو تم برابر کے شریک ہو اور قرآن سے مان رہے یہی دلیل

ہماری سمجھ لو۔ اور تحریف دیکھو کاش اپنے گھر کی خبر لیتے۔ محمود الحسن نے آیت

بنائی سن گھڑت اور وہابیوں نے پول کھول دیا۔ اور وہابیوں نے الگ آیت

بنائی دیو بندی نے پول کھول دیا کہ ایسی آیت پورے قرآن میں نہیں۔ ابھی

انوالہ دکھاتا ہوں ابھی تو یہ کرو۔

وہابی: میں کل ملوں گا مجھے جانتا ہے۔

سنی: مگر اس بے کل کی کل کیا ہوا؟

کنز الایمان خاتم ترجمہ قرآن ہے

سنی: ان المنفقین یخدعون اللہ وھو خادعہم پارہ نمبر ۵ سورۃ نساء آیت نمبر ۱۴۲۔

اللہ۔ وہ ان کو دھوکے میں ڈالنے والا ہے۔ محمود الحسن۔

اللہ نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔ سوودی۔

اللہ۔ وہ ہی ان کو خدا دے گا۔ عبدالقادر۔

اللہ۔ وہ فریب دینے والا ہے ان کو۔ رفیع الدین۔

اللہ بھی ان کو خدا دے گا۔ عاشق الہی میر بجٹی۔

اللہ۔ وہ ان کو فریب دے رہا ہے۔ نذیر احمد۔

اللہ۔ انہیں دھوکے میں ڈالنے والا ہے۔ فتح محمد جالندھری۔

اللہ۔ وہ ہی ان کو غافل کر کے مارے گا۔ اعلیٰ حضرت۔ کنز الایمان۔

مسلمانو! دل پر ہاتھ رکھو کہ یہ اللہ کی شان ہے؟ یہ الفاظ کسی مولوی کے لئے استعمال کر کے دیکھو ابھی وہ آپ سے بلکہ پا جائے سے باہر آ جائے گا۔ شاید خون خرابہ ہو جائے مگر ان تراجم کرنے والوں کا قلم اور ہاتھ نہیں لرزانا کہ کیا کہ یہ کیا کر رہے ہیں۔ غیر مسلموں کے ہاتھ میں ہتھیار دے رہے ہیں کہ خوب گستاخیاں کرو اور جب بات آ جائے کسی انجام پر تو وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اپنے مسلمان علماء کے ترجمے دیکھو۔

اللہ کو دھوکہ فریب دغا دینے والا لکھا ہے۔ یہ جواب ہے ان سرکشی میں ملنے والوں کے پاس اور جو زندہ ہیں ان تراجم کی حمایت کرنے والے اور وہ جو شائع کر رہے ہیں ایسے تراجم کی گمراہی کے ذمہ دار کون ہیں؟ کتنے اس ترجمے پر یقین رکھ کر گمراہ ہوں گے؟ ہے کوئی دیوبندی مفتی مدرس غیر متوجہ حید کا پرچار کرنے والا، حلال کی ماں کا دودھ پینے والا کیا منہ لے کر جاؤ گے؟ ساری عبادت تبلیغ برباد ہے یا نہیں؟ ترجمہ درست تو عقیدہ فتویٰ مسئلہ ایمان، اعمال درست اگر ترجمہ ہی گستاخی والا ہے تو سب غلط اور اعمال برباد ہیں یا نہیں؟

دیوبندی: یہاں ہم منہ دکھانے کے قابل نہیں۔ ہمارے بڑوں نے ایسی غلطی کی ہے۔ یہ اللہ کی شان نہیں۔

سنی: اب بھی وقت ہے اس غلطی کو اعلانیہ توبہ کر کے درست کر دو۔ کیونکہ آج تمہاری ذمہ داری ہے۔ تم سے بھی پوچھا جائے گا۔ کیا جواب جرم دہکے خدا کی بارگاہ میں۔

دیوبندی: میری نماز کا وقت ہو گیا میں چلتا ہوں۔

سنی: ایمان کے بغیر کوئی عبادت کام نہیں آئے گی۔ ذرہ ذرہ کا حساب دینا ہوگا۔

کنز الایمان درست ترجمہ ہے

دہائی: اس ترجمے میں تحریف کی گئی ہے۔

سنی: کیا تحریف کی ہے جناب؟

دہائی: یا ایہا النبی کا ترجمہ غیب کی خبریں دینے والے۔ جو غلط ہے۔

سنی: پہلے تم نے تحریف کہا اب غلط کہتے ہو۔ چلو کیسے غلط ہے۔ لغت کے حوالے

سے یا تفسیر کے حوالے سے؟

دہائی: نبی کا معنی خبر دینے والا ہے غیب کا اضافہ غلط ہے۔

سنی: جب یہ مان لیا کہ خبر دینے والے تو کس کی جنت کی جہنم کی قبر کی حشر کی یہ

سب غیب نہیں تو کیا ہے۔

دہائی: اس جگہ نہیں ہے دوسری جگہ ہوگا۔

سنی: بھان اللہ! ہر جگہ الگ الگ معنی کرو گے جب تفسیر میں بھی لغت میں

بھی یہی ہے تو پھر ذرا سوچو غیب پر ایمان رکھنا ہے کس کے کہنے پر اگر غیب

عطائی کی لٹی کرو گے تو مسلمان کیسے ہو گے؟

دہائی: ایک معنی اور ہے نبی کا بلند درجہ والے

سنی: مگر یہ معنی بھی تمہارے عقیدہ کی موت ہے اور اس لئے تم اس پر زور دینا

چاہتے ہو کہ لفظ یا نہ لگانا پڑے۔ مگر یا ایہا النبی تو قرآن میں ہے۔ کبھی اپنے

رشتے داروں کے تراجم دیکھیں جنہوں نے یا ایہا النبی کے ترجمے میں لکھا: یا

نبی۔ تھا نبی۔ محمود الحسن، عبدالقادر، رفیع الدین۔ ان کو نبی کے لفظ کا معنی

ترجمہ بھی نہیں معلوم تھا۔ یا پھر تنگ نظری اور بد عقیدگی کی وجہ سے کہا۔ عربی

کا لفظ ہے نبی۔ اس کا اردو ترجمہ کیوں نہ کیا؟ نبی کی شان کو گھٹانا ناس سے

بڑی تحریف اور کیا ہوگی؟

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے

یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا

ہمارا اعلان عام ہے کنز الایمان کی غلطی بتاؤ ہم درست کریں گے۔ شرط یہ

ہے کہ اپنے تراجم بھی پیش کرنا تاکہ موازنہ کرنے میں آسانی ہو۔

منظرہ نمبر 43

کنز الایمان میں انبیاء علیہم السلام کا ادب

دیوبندی: ہم کو تو اس میں کوئی ادب نظر نہیں آیا۔

سنی: ادب والے کو ادب نظر آتا ہے بے ادب کو کیسے نظر آئے دیدہ و کور کو کیا نظر آئے وہ کیا دیکھے۔

سورۃ یوسف - ضلالک القدیم، تو اپنی اس قدیم غلطی میں ہے۔ محمود الحسن، عبدالقادر - فتح محمد

تو اپنے اس پرانے غلط خیال میں ہے۔ تھانوی

آپ اپنی اس پرانی خود رفتگی میں ہیں۔ کنز الایمان - اعلیٰ حضرت

نمبر ۲: سورۃ الانبیاء - پارہ نمبر ۱ - غطفان بن نقدر

پھر سمجھا کہ ہم کچھ نہ سکیں گے۔ محمود الحسن - عبدالقادر

قابونہ پا سکیں گے۔ فتح محمد

گمان کیا کہ ہم کچھ نہ کریں گے۔ کنز الایمان - اس آیت میں آگے کا ترجمہ دیکھیں۔

نمبر ۱: بے شک میں قصور وار ہوں۔ عبدالماجد، فتح محمد، مودودی۔

نمبر ۲: میں تھا گم گاروں سے۔ محمود الحسن تھانوی

نمبر ۳: بے شک مجھ سے بے جا ہوا ہے۔ کنز الایمان۔

فلا تکنون من الممتثرین - پارہ نمبر ۲ - تو نہ ہو شک لانے والا۔ محمود الحسن، فتح محمد

ہرگز شک و شبہ کرنے والوں میں شمار نہ ہونا۔ تھانوی، عبدالماجد۔

(اے سننے والے) خیر دار تو شک نہ کرنا۔ کنز الایمان

و وجہک ضالا فہلدی - پارہ نمبر ۳: پایا تجھ کو بھٹکتا۔ محمود الحسن، عبدال

القادر، وحید اثران

اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔ کنز الایمان

و استغفر للذنبک و للمومنین و للمومنات: اور بخشش مانگ واسکے

گناہ اپنے کے۔ رفیع الدین - اپنے گناہوں کی معافی مانگو۔ فتح محمد، عبدال

القادر - اپنی خطا کی معافی مانگتے رہے۔ تھانوی - اپنے خاصوں و عام

مسلمانوں مردوں و عورتوں کے گناہ کی معافی مانگو۔ کنز الایمان۔

دیوبندی: جو ہمارے بڑوں نے کیا وہ صحیح ہے۔

سنی: یہ الفاظ تو تم اپنے مولویوں کے لئے بھی استعمال نہیں کرتے اور تمہارے

عقیدہ کے بھی خلاف ہیں۔

اعلانیہ دعوت منظرہ

ڈاکٹر ڈاکٹر نایک صاحب کو

ڈاکٹر اسرار احمد کو

جاوید غامدی کو

شیخ پوری کو دیگر اسکالر پر وفیسر ڈاکٹر ذوق غیرہ کو ایسی خواتین جو اسلام کے عقائد و اعمال کے خلاف نظر بر کرتی ہیں ان سے صرف تحریری دعوت منظرہ ہے۔

باقی مرد حضرات سے آئے سامنے بیٹھ کر منظرہ کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔

بلکہ دنیا میں جہاں چاہیں منظرہ کر لیں شرائط طے کر کے۔

فی وی چینلز پر آکر غلط باتیں کرنے والے۔

اسکول، کالجز میں غلط لکچر دینے والے۔

مسجد، مدرسہ، دارالعلوم اور گھر کی چار دیواری میں بیٹھ کر لوگوں کو گمراہ کرنے والوں کو بھی دعوت منظرہ ہے۔ وہ لوگ جو ترجمہ غلط کرتے ہیں اور غلط تراجم کو جان بوجھ کر پھیلاتے ہیں۔ شائع کرتے ہیں، جس میں اللہ تعالیٰ کو فریب دھوکہ دینے والا لکھا وہ تو یہ کریں۔ خدا کا خوف کریں شرم کریں۔ ورنہ اللہ کا عذاب بہت سخت ہے۔

ڈاکٹر نایک بھی غلط تراجم پڑھتا ہے اور دنیا نے اس کی سی ڈی دیکھی جس میں اس نے حضور ﷺ کی شان میں بے ادبی کی ہے۔ بے شمار لوگ اس کو سنتے تھے

انہوں نے اس پراغت کی اور اس کو سننا چھوڑ دیا۔ دوسرا ڈاکٹر نے یزید پلید ملعون کی تعریف کی تھی جس سے دنیا کے مسلمانوں میں غم و غصہ پایا گیا۔

ہم ان تمام ٹی چینلز کو تنبیہ کرتے ہیں اور حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ غلط تراجم فوراً بند کریں اور ایسے تراجم شائع کرنے والوں کو سزا دیں۔ جس کا دل چاہے ان مترجم کے غلط تراجم کی فہرست حاصل کرے۔

عیسائی سے چاند پر جانے کے بارے

عیسائی: تم مسلمان آپس میں لڑتے رہو ہم تو چاند پر پہنچ کر جھنڈا لگا کر آ گئے۔

سنی: ہم مسلمانوں کو آپس میں لڑنے کی سازش کرنے والو! یہ جھوٹ ہے۔

عیسائی: ہم ثابت کر سکتے ہیں کہ ہم چاند پر گئے ہیں۔

سنی: اخبارات نے پل کھول دیا بلکہ ناسا کے لوگوں نے بھی مان لیا یہ جھوٹ ہے۔

عیسائی: ہمارے پاس ثبوت ہیں۔

سنی: کیا ثبوت ہیں؟ بتاؤ۔ اب تو تمہارے کارٹون بھی چاند پر کھینچے نظر آتے

ہیں۔ ٹی وی پر اگر یہ انتہائی آسان ہے تو تمہارے جانے کا کیا فائدہ ہوا۔

عیسائی: کارٹون کی فلمیں چھوڑو۔ ہم وہ پتھر جولا ئے ہیں چاند پر سے وہ دیکھ لو۔

سنی: یہی وہ کمزور دلیل ہے کہ پتھر چاند پر کہاں سے آ گئے۔ چاند تو نور ہے کوئی

نوری مخلوق اگر سچے ہو۔

عیسائی: اگر یہ پتھر چاند کے نہیں تو کہاں سے آئے؟

سنی: یہ تو لانے والے بتائیں۔ ہم تو چاند کو نور کی ثابت کر دیتے ہیں قرآن میں

مجھلی ہے۔ اور تمہاری بائبل میں بھی ہے اب اگر اپنے مذہب کی کتاب

مانتے ہو تو چاند کو نور ہے اگر چاند پر جانا ثابت کرتے ہو تو مذہب چھوڑ کر

مان لو۔ پھر بھی چاند پر جانے کا ثبوت دینا ہوگا۔

عیسائی: چاند پر جا کر جاہل قدمی کی وہاں سے بات کی۔ جھنڈا لہرایا ساری فلم

موجود ہے یہ کیوں سے سٹوڈیو میں جا کر فلم بنائی چاند پر ہوا نہیں جھنڈا کیسے

بل رہا تھا یہ وہ جھوٹ ہے جس سے دیکھنے والے قیامت کی نظر رکھتے

ہیں قومی اخبار میں تفصیل سے جھوٹ ہونا بتایا۔ ہاں تمہارے چاند پر جانے

کے مذاق سے روس سے آگے نکلنے کے مقصد سے یہ فائدہ ہوا کہ مجروحہ شق

القدر کی تصدیق ہو گئی۔ اس چاند پر داراؤں کبیر جوا لگ ہو کر دو کمرے ہوا تھا

ثابت ہو گیا تمہارے منہ سے حالانکہ امریکی عوام کی اکثریت چاند پر جانے

کو نہیں مانتی کیمرے کے ایکسپٹ پر وڈیو سرنے وہ فراڈ بیان کر دیے جو

زمین پر فلم بنانے کے ثبوت ہیں اور دس افراد میں ایک نے پول کھول دیا کہ

چاند پر جو درجہ حرارت بتایا 180F ہے اس درجہ حرارت میں کوئی فلم نہیں

بن سکتی یہ کیسے بن گئی دوسرا چاند پر ستارے نظر آنے چاہیے مگر کوئی ستارہ فلم

میں نہیں بتاؤ آسمان کے ستارے کہاں گئے تھے۔

عیسائی: اچھا میں ناسا کا تحقیق کرتا ہوں۔

سنی: ضرور جائیں اور یہ باقی فراڈ تو سن لیں مگر وہ چلے گئے۔

یہودی سے زمین گھومنے کے بارے

سنی: سائنس دانوں کا یہ نظریہ غلط ہے کہ زمین گردش کر رہی ہے بلکہ ساکن ہے۔

یہودی: ہمارے سائنس دانوں کا فیصلہ ہے جو غلط ہو نہیں سکتا۔

سنی: یہ انسانی تحقیق باقی رہتی ہے اور غلط فیصلے کرتے رہتے ہیں مگر قرآن کا فیصلہ سچا ہے اس سے جاہت ہے کہ زمین ساکن ہے۔ چاند سورج ستارے گردش کرتے ہیں۔

یہودی: ہم نے تمام کالج، سکول کے کورس میں اور نوجوانوں کے دماغوں میں بھردیا ہے کہ زمین گردش کرتی ہے۔ آسمان نو ہیں۔

سنی: مسلمانوں کا ایمان قرآن و حدیث پر ہے اور آسمان سات ہیں۔ تمہارا آسمانوں کو نوتا جھوٹ ہے۔ یہ سائنس دانوں کی تحقیق ہے کبھی وہ سات مانتے ہیں کبھی نو مانتے ہیں۔ ہمارے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے قرآن و حدیث سے جاہت کیا اور ایک سو پانچ عقلی دلیلوں سے بھی جاہت کیا کہ زمین ساکن ہے۔ یہ کتاب اردو اور انگریزی میں بازار میں ملتی ہے۔ اہلسنت کے مکتبوں پر بھی ہے۔

یہودی: ہم نے یہ بات اس طرح بیان کی جیسے سب سے بڑا سچ ہو۔

سنی: تم سے اور امید بھی کیا ہے کہ مسلمانوں کو تکلیف پہنچانا ہی تمہاری زندگی کا

مقصد ہے۔ اسی لئے قرآن و حدیث کے خلاف ہمارے نوجوانوں کا بریں دانش کرتے ہو۔ اور اپنے مقولے پر عمل کرتے ہو کہ اتنا جھوٹ بولو کہ سچ لگنے لگے۔

مگر مسلمان کی تو فطرت ہے کہ وہ قرآن کے خلاف ہر فیصلے کو جوتے کی نوک پر رکھتا ہے جو چیز ہمارے قرآن سے ٹکرائے گی ہم نہیں مانتے۔

تم نے ساری ایجادات قرآن سے اور مسلم سائنس دانوں کی کتب سے نکالی ہیں لیکن پھر بھی احسان فراموش ہو۔ مگر ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ وہ باتیں جو تم قرآن کی نہیں مانتے اس کو سائنس نے منوادی جس سے اسلام کی حقانیت اور ظاہر ہوگئی۔

یہودی: میں تم سے زیادہ بات کرنا نہیں چاہتا بلکہ میں چلتا ہوں۔

سنی: مسلمان طلبہ و طالبات ا غفلت کی نیند سے بیدار ہو جاؤ اپنے قرآن و حدیث کی معلومات حاصل کرو۔

اسلام اور سائنس

انگریز: سائنس ہی سب کچھ ہے، بس میں تو یہ مانتا ہوں۔

سنی: پہلے اسلام ہے پھر بعد میں کچھ اور ہے۔

انگریز: یہ ترقی ایجادات سے ہی دنیا کامیاب ہے۔

سنی: اس ترقی ایجادات سے پہلے بھی دنیا والے زندہ تھے بلکہ وہ دن دیکھو جب

سائنس کی بات کرنا بھی جرم تھا۔ امریکہ و جرمنی میں جس نے سائنس نے

بات کی اس کا جنازہ نکال دیا جاتا تھا اور سائنس کو مذہب کے خلاف کہا جاتا

تھا۔ خاص طور پر یہودی مذہب والے۔ آج اپنے مذہب کو پس پشت ڈال

کر کامیابی حاصل کر رہے ہیں۔

انگریز: ہر طرف روشنی ہی روشنی ہے۔

سنی: وہ اندھیرے ہی بھلے تھے کہ قدم براہ پر تھے

روشنی لائی ہے منزل سے بہت دور مجھے

انگریز: اسلام سائنس کے خلاف ہے۔

سنی: یہ غلط ہے کہ اسلام سائنس کے خلاف ہے بلکہ بعض سائنس دان اسلام کے

مخالفت کرتے ہیں۔ ورنہ ترقی ایجادات سے مسلمانوں کو بھی فائدہ ہے۔

اور سائنس دان نے وہ باتیں بھی مان لیں جو اس سے پہلے یہودی ماننے کو

تیار نہ تھے۔ واقعہ معراج شریف، مجرہ شق القمر، سورج کا واپس آنا، چاند کا

کھلونا بن جانا ہمارے آقا ﷺ کے لئے۔ اس طرح وضو نماز، حج،

طہارت وغیرہ کے احکام آج سائنس ان کے فائدے بتا رہی ہے۔ ابھی

حال ہی میں 2009ء میں جاپان نے تحقیق کی کہ ایک عام پانی ہے اور

ایک پانی پر قرآن پڑھ کر دم کیا تو بتایا گیا کہ دم کیا ہو پانی طاقت، شفا اور غذا

سب میں سادہ پانی سے افضل ہے۔ اسی طرح آب زم زم پر تحقیق ہوئی

جس سے دنیا حیرت میں ہے اور ہمارے آقا ﷺ نے چودہ سو سال پہلے وہ

فائدے بیان کئے جو آج سائنس دان کر رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ آج

کی سائنس نے یہ ترقی جو کی ہے وہ مسلم سائنس دانوں کی کتب سے مرقد کیا

ہے۔

آؤ تم کو دعوت دیتے ہیں چاند اور سورج پر جانے کی کوشش

کرنے والو! اس آقا ﷺ کی بارگاہ اور قدموں میں آ جاؤ جن قدم مبارک

میں چاند سورج آ گیا۔ سبحان اللہ

تبلیغی جماعت کون ہیں؟

دیوبندی: جناب تھوڑی دیر کے لئے آئیں دین کی باتیں سیکھیں۔

سنی: آپ نے سیکھ لیں دین کی باتیں عطا کیا ہوتے ہیں؟

دیوبندی: عطا نہ تو نہیں سیکھے بس نماز وغیرہ کے مسائل جانتے ہیں۔

جس کو عطا نہ معلوم نہ ہوں اس کی نجات کیسے ہوگی؟

دیوبندی: وہ بھی سیکھ لیں گے۔ آپ آئیں تو سنی۔

سنی: آپ کا تعلق کس جماعت فرقہ سے ہے؟

دیوبندی: ہمارا تعلق کسی فرقہ سے نہیں ہم تو سیدھے سادے مسلمان ہیں۔

سنی: حیرت ہے دیوبندی مسلک جماعت فرقہ میں ہے اور جھوٹ بول رہے

ہیں۔ اگر یہ تبلیغ ہے جس میں جھوٹ ہے تو اس تبلیغ کا کیا فائدہ؟

دیوبندی: اصل میں ہم کسی چکر میں بحث میں نہیں پڑنا چاہتے۔

سنی: تو پھر دیوبندی تبلیغی جماعت میں کیوں ہیں۔ پھر جھوٹ بول رہے ہیں۔

دیوبندی: ہم تو اپنے بزرگوں کے راستے پر چل رہے ہیں۔

سنی: آپ کے اکابر بزرگ کون تھے؟

دیوبندی: شاہ ولی اللہ، شاہ عبدالحزیز، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، مجدد الف ثانی

سنی: یہ آپ کے بزرگ ہیں جو بارہویں، گیارہویں، عرس، فاتحہ نذر نیاز والے

ہیں۔

دیوبندی: یہ بھی ہیں اور بھی ہیں۔

سنی: ان بزرگوں کے ان اعمال پر آپ کو فتوے کا علم نہیں۔

دیوبندی: کون سے فتوے ہیں؟

سنی: شرک و بدعت اور حرام کے فتوے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ ہر

زمین پر خاتم ہیں اور زمین سات ہیں۔ ایسے عقیدے بھی آپ کو معلوم

ہیں۔

دیوبندی: نہیں کبھی نہیں ایسے عطا نہ اور فتوے ہم نے نہیں ہی نہیں۔

سنی: اگر یہ عطا نہ اور فتوے ہم ان کی کتب سے دکھا دیں۔

دیوبندی: ارے جناب میں زبان کا پکا ہوں آپ دکھا دیں میں مان جاؤں گا۔

سنی: اچھا کل پھر آجائیں فقیر آپ کو حوالے دیکھا دے گا۔ وہ نمیک ہے کہہ کر

چلے گئے۔

دوسال ہو گئے اس پکے زبان والے کے گمروہ نہ آئے۔

مناظرہ نمبر ۴۹

ہمارے علماء کو برا کہا
جان سے مار دیں گے

وہابی: تم ہمارے علماء کو برا کہتے ہو باز آ جاؤ ورنہ مر جاؤ گے۔

سنی: اگر علماء ہیں تو انہیں قرآن وحدیث کے مطابق ہونا چاہیے وہ عالم نہیں رہیں
 بات جان سے مارنے کی تو وہ جان وجوہ کے راستے میں قربان ہووہ شہادت ہے سودا
 سستا ہے۔

وہابی: آخر ہمارے علماء نے تمہارا کیا بگاڑا ہے؟

سنی: ذاتی طور سے تو کچھ نہیں مگر تراجم قرآن بگاڑ دیئے گالی اور گوئی کو اسلام سمجھ لیا جہاد کے نام پر فساد برپا کر دیا جس حلال کو چاہا حرام کر دیا۔ یہ کسی عالم کی شان ہے؟

وہابی: کیا تراجم بگاڑ دیئے؟

سنی: اٹھاؤ تراجم اللہ تعالیٰ کو دھوکہ نہ فریب، واؤ اور کر دینے والا کھلا ہے یہ کسی آدمی
مسلمان کا بھی عقیدہ یا ترجمہ نہیں مگر ان کو تم علماء کہہ رہے ہو۔ اللہ کی محبت کہاں کی صحابہ
کرامؓ نے اپنے گھر والوں خاندان والوں سب کو اللہ کی محبت میں چھوڑ دیا اور تم اپنے
علماء کو خاطر اللہ کو چھوڑ رہے ہو جان سے مارنے کی دھمکی دے رہے ہو۔ اگر تم اپنے
مقصود میں کامیاب ہو جاؤ تو میرے جیسے پیدا ہو جائیں گے کسی کس کو مار دو گے ہر سنی

حق بیان کرے گا۔ انشاء اللہ۔

وہابی: ہمارے علماء کو کچھ بھی کہا نہیں چھوڑیں گے۔

سنی: کیا تم اپنے علماء سے اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ محبت کرتے ہو؟
 وردہ بخاری شریف کی حدیث ہے جس میں حضور ﷺ کی محبت سب سے زیادہ بڑھ کر
 نہیں وہ مسلمان نہیں۔

وہابی: یہ حدیث تو ہم جانتے ہیں۔

کئی: حدیث جاننا اور بات ہے ماننا اگ بات ہے۔ اگر مانتے تو اپنے علماء سے زیادہ حضور اکرم ﷺ سے محبت کرتے، یہ بتاؤ صحابہ کرام کے مستغاث کو بھی دھمکی دی ہے۔

وہابی: صحابہ کرامؓ کے گستاخ کو نہیں چھوڑیں گے کتنے مار دیئے۔

سنی: اپنے گھر کے گستاخ پر نظر نہیں جاتی جو کہتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ جنت نہیں۔ اگر صحابہ کرامؓ جنت نہیں تو پھر حدیث کہاں سے لاؤ گے؟ ہر حدیث صحابہ کرامؓ کے ذریعہ ملی ہے کہ نہیں۔

وہابی: بحث چھوڑ دیس ہمارے علماء کو اگر ایک لفظ بھی کہا تو پھر۔۔۔۔۔

سنی: جو اللہ کا رسول اللہ ﷺ کا صحابہ کا اہل بیت کا آئندہ راجہ کا اولیاء اللہ کا گناہ گناہ ہے ہم اس کو گناہ گناہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتے۔ جان جاتی ہے تو جانیے شہید ہو کر ہمیشہ کی زندگی ملے گی۔ گالیاں دینی ہیں میرا نام کے کر دے سکتے ہو جتنی گالیاں ہیں استعمال کرو۔ ہم حق بیان کرتے رہیں گے انشاء اللہ۔ اور پھر خون بند ہو گیا۔ پانچ سال پہلے کی بات ہے۔

عید کے چاند پر مناظرہ

دہالی: چاند کے بارے میں ہم کو سعودی حکومت کے اعلان کے مطابق چنانا چاہیے۔

سنی: دو گھنٹے وہ ہم سے پیچھے ہیں یہاں مغرب ہوتی ہے تو وہاں عصر ہوتی ہے تناؤ کیا نماز بھی ان کے ساتھ پڑھو گے۔ دوسری بات یہ کہ سعودی مفتی کا فتویٰ ہے کہ دوسرے ممالک کے مسلمان اپنے ملک کے حساب سے چاند دیکھیں ہمارے ساتھ چلنے کی کوشش نہ کریں۔ سعودیہ والے چاند نہیں دیکھتے بلکہ پورے سال کا کیلنڈر بناتے ہیں۔

دہالی: یہ مفتی نے کہا ہے دکھاؤ فتویٰ۔

سنی: ہنسی بات نہیں کرتے تناؤ فتویٰ دیکھ کر اعلان یہ تو بہ کر دے۔

دہالی: ہم جرگہ کے مطابق چاند دیکھیں گے۔

سنی: حدیث میں جرگہ کا ذکر کہاں ہے۔

دہالی: ہمارے مولوی کو گواہ مل جائیں تو کافی ہیں۔

سنی: یہ چاند رمضان شریف اور عید کے لئے مسئلہ بناتے ہو باقی مہینہ میں چاند کیوں نہیں دیکھتے دیگر چاند دیکھنے بھی سنت ہیں۔

دہالی: بس جو جرگہ کا فیصلہ ہے وہی کریں گے۔

سنی: چاہے سنت ہو یا نہ ہو شرعی ہو یا غیر شرعی۔

دہالی: ہم نے غیر شرعی کیا کام کیا ہے؟

سنی: ابھی اخبار میں 31 کا مہینہ کر دیا آپ کے جرگہ نے جبکہ شرعی 31 کا چاند نہیں ہے۔

دہالی: یا رچھوڑو وہ کچھ مسئلہ ہو گیا۔

سنی: لوگوں کے نماز روزہ برباد کرتے ہو، ان کا حساب دینا ہوگا، پوری دنیا میں

لوگ ہنس رہے ہیں کہ پشاور کا چاند الگ ہوتا ہے پاکستان کا الگ ہوتا

ہے۔ عید کے تین تین چاند ہو رہے ہیں مسلمانوں کی اکثریت کے خلاف

کرنا بھی جرم ہوتا ہے۔

دہالی: بھائی میرے کومت سمجھاؤ۔

سنی: شاید جو تے لگاؤں، جو اسلام کے خلاف چلے، جب حکومت والے رویت

حلال کیٹی تم کو دعوت دیتی ہے آؤ مل کر چاند دیکھ لیں۔ اب بھاگتے کیوں

ہو؟ جواب دو۔

دیوبندی امام کے پیچھے خود دیوبندی کی نماز نہیں ہوتی

سنی: دیوبندی امام کی نماز نہیں ہوتی اور پیچھے پڑھنے والوں کی بھی نہیں ہوتی۔
دیوبندی: یہ آپ کیسے کہہ رہے ہو اور کس دلیل سے کہہ رہے ہو۔

سنی: اس لئے کہ قرأت میں ضحیٰ کا خراج استعمال ضحیٰ پڑھتا ہے غلا۔ ذ۔ دو غیرہ پڑھنے سے معنی بدل جاتے ہیں اور نماز نہیں ہوتی۔ تمام فقہاء احناف بلکہ آئمہ اربعہ کا اتفاق ہے اور دیوبند کا فتویٰ بھی بشرط تو یہ دکھانے کو تیار ہیں۔ یہاں تک فقہاء نے لکھا کہ اگر جان بوجھ کر معلوم ہونے کے بعد بھی ضد کر کے ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرے تو کفر ہے۔ دوسری وجہ یہ بھی لکھی ہے فقہاء نے کہ قرآن مجید میں غیر قرآن الفاظ پڑھنا بھی منع ہیں اور نماز نہیں ہوتی۔
دیوبندی: ہاں مسئلہ اہم ہے قائل غور ہے۔

سنی: اب وہ نمازیں جو ایسے امام کے پیچھے پڑھیں ہیں قضاء کرو۔

دیوبندی: مگر تم کہتے ہو کہ کسی دیوبندی کے پیچھے نماز نہ پڑھو نہیں ہوتی۔

سنی: اس کی وجہ عقیدہ کا تضاد ہے شرابی ہے۔ یا نبی ﷺ کہتا کفر و شرک ہے اس لئے اور اہلیات میں ایسا الٹی کہے بغیر نماز نہیں ہوتی جو کہ واجب ہے۔

دیوبندی: مگر حدیث ہے کہ ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لو۔

سنی: فقہاء نے اس حدیث کا معنی لکھا ہے کہ اگر بد عمل ہے تو پڑھ لو مگر بد عقیدہ کے پیچھے نہیں۔ ورنہ بتاؤ قادیانی، شیعہ امام کے پیچھے کیوں نہیں پڑھتے جو جواب تمہارا وہی جواب ہمارا ہے۔

دیوبندی: بدعتی بریلویوں کے پیچھے بھی نماز نہیں ہوتی۔

سنی: اب حدیث بھول گئے، اہل سنت بریلویوں کے پیچھے نماز پڑھنے کا فتویٰ دیوبند کا ہے حوالہ بشرط تو یہ اب تم اپنے اکابرین کو نہ مانو تمہاری مرضی۔ بعض دیوبند ہمارے پیچھے نہیں پڑھتے وہ اپنے اکابرین کو بھلا رہے ہیں اس طرح وہ دیوبندی نہ رہے سوچتے پھر کیا ہوئے۔

دیوبندی: امام کعبہ کے پیچھے تو تم بھی پڑھتے ہو۔

سنی: جس کو ظلم نہیں کہ وہ وہابی ہیں وہ ہی پڑھتے ہیں۔ یوسف لدھیانوی کا فتویٰ ہے امام کعبہ و مسجد نبوی کے پیچھے نماز حرام ہے کہ وہ وہابیوں کا فتویٰ ہے حوالہ بشرط تو یہ، اور وہابی امام کے پیچھے نماز نہیں ہوتی یہ بھی فتویٰ ہے دیوبند کا اب بتاؤ کیا خیال ہے۔

گستاخانہ عبارت پر

دیوبندی: ہمارے علماء پر الزام ہے کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خاص صفت کا انکار کرتے ہیں۔

سنی: اصل عبارت دیکھو۔ ”لفظ رحمت للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ ﷺ کی نہیں بلکہ دیگر اولیاء اور انبیاء اور علماء و تابعین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں۔ اگرچہ جناب رسول اللہ ﷺ سب میں اعلیٰ ہیں۔

لہذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے۔

بندہ رشید احمد گنگوہی۔

دعا کی کسی تفسیر میں بھی ایسا نہیں ہے یہ تفسیر بالرائے ہے جو باطل مردود ہے۔ پہلی سطر میں صفت خاصہ نہیں کہہ کر انکار کر چکے بتاؤ خاص صفت کا انکار کرنے پر کیا فتویٰ ہے؟

دیوبندی: وہ تو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس صفت خاص میں کوئی دوسرا شریک نہیں۔

سنی: زبردستی آنکھوں میں دھول جھونک رہے ہو۔ فیصلہ کر لو سچا کون ہے جھوٹا کون ہے وہ کہہ رہے ہیں نہیں، ہم کہہ رہے ہیں دوسرا شریک نہیں ہے۔ دوسروں کو رحمت عالم کہا، عالم کی رحمت اور عالمین کی رحمت میں فرق ہے۔ ماں باپ اولاد کے لئے رحمت ہیں مگر رحمت للعالمین نہیں۔ جبکہ وہ بتاویل کر رہے ہیں کہ حضور ﷺ اعلیٰ ہیں اگر دوسرے کو

بتاویل بول دے جائز ہے یعنی دوسرے کو ادنیٰ رحمتہ للعالمین کہنے کا جواز دے رہے ہیں۔

دیوبندی: گنگوہی صاحب اعلیٰ مان رہے ہیں یہی خاص صفت ہے۔

سنی: سبحان اللہ۔ اعلیٰ مان کر دوسروں کو ادنیٰ کہہ دو۔ یہ قانون ہر جگہ کے لئے ہے یا صرف اس جگہ کے لئے ہے؟ تمہارے شیخ الہند اعلیٰ ہیں باقی دودھ کے کے مولوی ادنیٰ شیخ الہند کہہ سکتے ہو۔

دیوبندی: شیخ الہند معمولی لقب نہیں جو ہر کسی کو کہہ دیں۔

سنی: اے ظالم انسان رحمتہ للعالمین کو معمولی سمجھتا ہے جو ہر کسی کو بتاویل بول دے۔ بتاؤ خاتم النبیین ﷺ کی خاص صفت ہے یا نہیں؟ بتاویل دوسرے کو بول سکتے ہیں؟ دیوبندی: نہیں ہرگز نہیں کوئی تاویل نہیں چل سکتی یہ تو خاص صفت ہے دوسرا کوئی بھی نہیں ہو سکتا۔

سنی: جب تم نے مان لیا یہ خاص صفت ہے تو اب ضد کیوں؟ تو بہ کرو گستاخی سے اور حمایت سے جب دوسروں کو کہو گے تو خاص صفت کہاں رہی۔

دیوبندی: تفسیر جلالین میں ایسی عبارت موجود ہے۔

سنی: اگر تفسیر جلالین میں یہ لکھا ہے کہ حضور علیہ السلام کی یہ صفت خاصہ نہیں، ایک لاکھ روپے انعام۔

دیوبندی: اچھا میں حوالہ نکال کر لاؤں گا درندہ دیوبندیت چھوڑ دوں گا۔

سنی: تین سال ہو گئے نہ وہ لے نہ انکا حوالہ ملے اگر کسی کے پاس ہے تو دکھا دے۔

نسبت بُری چیز ہے

وہابی: نسبت میں کیا رکھا ہے؟

سنی: جس کے پاس ادب ہو اس کو نسبت مل جاتی ہے

وہابی: یہ باتیں بیکار ہیں عبادت کرو بس۔

سنی: عبادت سے کسے انکار ہے مگر نسبت وہ کام کرتی ہے سبحان اللہ۔

وہابی: کوئی ثبوت ہے تو بتاؤ۔

سنی: اصحاب کُف سے کتنے کو نسبت ہو گئی وہ جنتی ہو گیا۔

وہابی: وہ تو وہ تو

سنی: کیا انکب گیا جناب کے گلے میں

وہابی: وہ تو قرآن میں ذکر ہے۔

سنی: قرآن سے بڑی دلیل کوئی ہے۔

وہابی: وہ تو اللہ کی حکمت ہے۔

سنی: چلو اللہ کی حکمت ہی مان لو کہ نسبت میں فائدہ ہے۔

وہابی: نہیں ہر کسی میں ایسی نسبت کہاں۔

سنی: کتنے کی دم ٹیر گئی ہی رہتی ہے، جب اصحاب کُف ولی اللہ تھے ان کے

قدموں کی نسبت نے اسکو جنتی بنا دیا تو انسان مسلمان ولیوں کی صحبت میں

رہ کر جنتی کیوں نہیں ہو سکتا۔

وہابی: آج ایسے ولی کہاں۔

سنی: اس امت کے ولی سابقہ امتوں کے ولیوں سے افضل ہیں کہ یہ امت افضل

ہے غوث اعظمؒ کے پیڑے دھونے والا جنتی ہو گیا۔ یہ تو تھا نوئی نے بھی مانا

ہے۔ نسبت ایمان والے کو نصیب ہوتی ہے اور تم میں ایمان کہاں؟

وہابی: میں تم سے بات نہیں کرنا چاہتا۔

سنی: اور کربھی کیا سکتے ہو؟ قیامت کے دن مان جاؤ گے مگر اس وقت بے کار ہو گا،

جب اعلان ہو گا اے شیعوں، اے مائیکوں، اے شافعیوں، اے حنبلیوں،

اے قادریوں، اے نقشبندیوں، اے ہشتیوں اور اے سہروردیوں۔

مناظرہ نمبر ۵۴

کیا اسلام تلوار سے پھیلا ہے؟

عیسائی: اسلام صرف تلوار سے پھیلا ہے اور کوئی وجہ نہیں۔

سنی: جھوٹ سے ہر انسان نفرت کرتا ہے مگر یہ ایسے جھوٹے ہیں کہ اتنا جھوٹ بولو کہ سچ گمنے لگے۔ اس پر عمل کرتے ہیں۔ جن میں سے ایک یہ جھوٹ ہے۔ اگر اسلام کا مطالعہ کرتے تو معلوم ہوتا کہ ہمارے آقا دو جہاں رحمتہ للعلیٰین شفیع المذنبین علیٰ اللہ کے چہرہ انور کو دیکھ کر، اخلاق و کچھ کر، زندہ معجزہ قرآن و کچھ اور سن کر ہزاروں لوگوں نے کلمہ پڑھا۔ بتاؤ کوئی تلوار چلی کب کسی کو تلوار کے زور پر کلمہ پڑھایا؟

عیسائی: جنگ میں کتنے کفار کو ہلاک کیا تلواروں سے؟

سنی: تم کو اپنے کفار کے مرنے کا ٹم ہے ان کے ظلم کی داستان نہیں؟

عیسائی: عیسائیت نرم دلی اور بدلہ نہ لینے کا درس دیتی ہے۔

سنی: صلیبی جنگ میں عیسائیوں کا کردار دیکھ لو انسانیت کو شرم آ جائے ستر ہزار

مسلم اور دس ہزار یہودیوں کو قتل کیا، مرد و عورتوں، بچوں کو بے دردی سے قتل

کیا۔ ایسا ظلم تاریخ نے عیسائی کا نہ دیکھا نہ سن۔ 1099ء یروشلم کی تاریخ

پڑھو عیسائی مذہب کو سچا بتانے کے لئے تلوار چلاتے رہے، زیادہ دور کیوں

جائیں موجودہ دور میں دیکھ لو یہ انسانی حقوق کے علمبردار کشمیر، فلسطین اور

عراق میں کیا کر رہے ہیں۔ ایک طرف ایک کتے کے حقوق کا خیال رکھتے ہو دوسری طرف ان ملکوں کے انسانوں کو جانور کے برابر بھی نہیں مانتے کیوں؟ ایک وقت تھا عیسائی اپنے سوا مسلم تو ایک طرف یہودیوں کو بھی سرعام قتل کرتے تھے۔ مگر یہودی بھول گئے آج ہم پیالہ ہم نوالہ اپنے دشمنوں کے ساتھ ہیں۔ یاد رکھیں پھر ایک وقت آنے والا ہے یہودی اپنا بدلہ عیسائیوں سے لیں گے۔ کسی وقت کا انتہار ہے آج عیسائی جس طرح مسلمانوں پر ظلم کر رہے ہیں عورتوں بچوں کا لحاظ نہیں کرتے دہشت گردی اور ہم دھماکے جو کر رہے ہیں یہ کونسا انسانی کام ہے یا انسانی خدمت ہے۔

عیسائی: ابھی مجھے جلدی ہے بعد میں بات کروں گا۔

سنی: سارے علوم اور ترقی کے راہ مسلمانوں کی کتابوں سے نکالے اور طوطا چشم بن گئے۔

مسئلہ وحدت الوجود

دہائی غیر مقلد نجدی: لوگوں نے اپنی طرف سے مسئلہ بنالیا ہے۔

سنی: وہ کونسا مسئلہ ہے جو خود بنی بنالیا ہے۔

دہائی: یہ وحدت الوجود جو صوفیاء نے بنالیا ہے۔

سنی: آپ کو پتہ ہے کن بزرگوں نے اس پر قلم اٹھایا اور قائد اٹھایا۔

دہائی: بہت سارے بزرگ ہیں جو شریعت کے خلاف بات کرتے ہیں۔

سنی: اگر کوئی بزرگ ہے تو وہ شریعت کے خلاف کیسے ہے۔

دہائی: اس مسئلہ میں یہ معلوم کیا گیا کہ جانتے ہیں۔

سنی: حالت سکروستی اور مہذبیت میں بندہ بے اختیار ہوتا ہے۔

دہائی: یہ سب بہانے بازی ہے۔

سنی: کاش شریعت کا علم بڑھ لیتے حدیث میں جن کو مرفوع اھلکم قرار دیا ہے ان

کے بارے میں کیا خیال ہے۔

دہائی: وہ الگ ہیں یہ مسئلہ الگ ہے۔

سنی: جس کو چاہے الگ کر دیتے ہو جس کو چاہو طواذیہ ہو کچھ تو شرم کرو۔

دہائی: جناب وحدت الوجود کا مسئلہ کفر و شرک ہے۔

سنی: اچھا یہ فتویٰ سب کے لئے ہے یا کسی کو الگ بھی کر دیتے ہو۔

دہائی: سب کے لئے ہے چاہے کوئی بھی ہو۔

سنی: ثناء اللہ امر تدری اور ابراہیم سیالکوٹی نے مسئلہ وحدت الوجود کو درست تسلیم

کیا ہے آپ ان دونوں پر کفر و شرک کا فتویٰ لگا نہیں۔

دہائی: ہمارے بڑوں نے مانا ہے اور ہم کو خبر بھی نہیں دکھاؤ فتویٰ۔

سنی: تم اپنا فتویٰ تیار کرو ہم فتاویٰ ثنائیہ سے نکال کر دکھاتے ہیں۔

دہائی: اچھا میں پہلے دیکھ لوں، کل ملوں گا۔

سنی: فتویٰ پہلے لگاتے ہو اور تحقیق بعد میں کرتے ہو۔

مگر وہ نہ آئے۔

حلالہ کا ثبوت شرعی

وہابی: اس قسم کا مسئلہ نہیں حلال کرنے والے پر لعنت آئی ہے۔

سنی: پہلے حلالہ مانو پھر اس فعل پر لعنت مانو مگر حلالہ ہی نہیں مانتے تو لعنت کس پر ہے، قرآن میں پارہ نمبر ۱ سورۃ بقرہ میں ہے "فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجاً غیرہ"

وہابی: میرا مطلب شرائط رکھنا کہ ایک رات کے بعد طلاق دینا وغیرہ حرام ہے۔

سنی: تین طلاق ایک ساتھ دینے کو ایک بتاتے ہو، یہ حرام کام کی اجازت کیوں دیتے ہو، تین کو ایک کہہ کر کتنے حرام کام ہوئے اور لا ولد بچے پیدا ہوئے۔

وہابی: وہ مستلک ہے یہ الگ ہے حلالہ کی ضرورت ہی نہیں۔

سنی: اگر ہو تو کسی کا گھر آباد کرنا ٹیک ہے یا حرام کام؟ جس کے چھ بچے ہوں اسکو قبول کون کرے گا اگر شوہر سنا بتائے اس حلالہ کے بعد قبول کر لے تو تم کو کیا پریشانی ہے، اگر کوئی خرابی ہے تو اس کو دور کرو نہ کہ مسئلہ ہی ختم کر دو۔

وہابی: حلالہ سے بچنے کی صورت یہ ہے کہ تین طلاقوں کو ایک مانا جائے۔

سنی: ایک طرف حرام سے بچا رہے ہو۔ دوسری طرف حرام پر لگا رہے ہو یہ کیسی عقل ہے کہ جب تین طلاق دینے سے ہو جاتی ہیں حالانکہ طریقہ غلط ہے۔ سنت طریقہ یہ ہے کہ ایک طہر (مہینے) میں ایک طلاق دے، تاکہ سوچنے کا

موقع مل جائے اور پریشانی سے بچ جائے، یا ایک طلاق دے اور عدت گزرنے تک چھوڑ دیا جائے پھر اگر رکھنا ہو تو عدت کے ختم ہونے سے پہلے رجوع کرے۔

وہابی: میرا مطلب شرائط سے قحلالہ میں یہ نہ ہونا چاہیے۔

سنی: بعض اوقات ایسا ہوا کہ دوسرے خاوند نے طلاق دینے سے انکار کر دیا۔ اب مقصد قحاکس کا گھر آباد کرنا ہے، اس لئے شرائط لگاتے ہیں کہ نکاح صحت ہو جائے اور طلاق ہو جائے تاکہ وہ عدت گزار کر پہلے خاوند کے نکاح میں آجائے۔

وہابی: شرط فاسدہ ہے نکاح باطل ہے۔

سنی: شرط فاسدہ ہے مگر نکاح ہو گیا تیرے شوکانی سے دکھا دیں۔ شرط فاسدہ اور نکاح باطل ہونے میں فرق ہے۔ جب نکاح ہو گیا تو شرط فاسدہ ہو جائے تو کیا ہوا۔

وہابی: میں اپنے مولوی سے پوچھتا ہوں۔

سنی: وہ چلے گئے اور پھر نہ آئے۔

مناظرہ نمبر ۵

اقامت میں کب کھڑے ہونا ضروری ہے؟

دیوبندی: صفیں درست کرنا ضروری ہے اس لئے شروع میں کھڑے ہو جاؤ۔
سنی: صفوں کو درست کرو سنت کے مطابق۔ اتنی جلدی صفیں درست کرنے کی سنت پر عمل کرنے میں دوسری سنت کیوں چھوڑتے ہو آخر اتنی جلدی کیا ہے؟

دیوبندی: حدیث بھی ہے صحابہ کرام کھڑے ہوتے تھے اور حضور ﷺ اپنی جگہ کھڑے ہوتے تھے۔ (مسلم شریف)

سنی: حدیث منسوخ ہے، بخاری شریف میں حدیث ہے جب تک مجھے نہ دیکھ لو کھڑے مت ہو۔ (شرح مسلم امام نووی) دوسری حدیث۔ اقامت کہی گئی اور صفیں درست کر لی گئی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صفوں کی درستی اقامت کے بعد ہے پہلے نہیں۔ اگر آپ حنفی ہیں تو چالیس کتابوں میں یہ مسئلہ ہے اس پر عمل کرو۔

دیوبندی: کوئی حوالہ تو دکھاؤ۔

سنی: مؤطا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ہے، لکھا کہ مقتدیوں کو چاہیے جب ہمزون تی علی الفلاح کہے تب نماز کے لئے کھڑے ہوں پھر صف بنائیں اور صفیں سیدھی کریں۔

دیوبندی: ہمارے علماء کا حوالہ ہے تو دکھاؤ۔

سنی: افسوس فقہ حنفی چھوڑ کر وہابیوں کا طریقہ پسند آیا، یہ بھی دیکھ لو۔

نمبر 1۔ انوار الحق قاضی دیوبند بتلویں وقایہ شرع میں لکھا کہ حسی علی الصلوۃ کے وقت امام کھڑا ہو جائے اور مقتدی بھی کھڑے ہو جائیں۔

نمبر 2۔ مفتی فیل الرطین دیوبند، اردو عالمگیری، نمازی کو امام سمیت مسجد میں اقامت کے وقت حسی علی الفلاح پر کھڑے ہونا چاہیے۔

نمبر 3۔ قطب الدین دیوبند شرح مترجم مشکوٰۃ، فقہاء نے لکھا ہے تی علی الصلوۃ کہے تو مقتدیوں کو اس وقت کھڑے ہونا چاہیے۔

نمبر 4۔ قادی دارالعلوم دیوبند جلد نمبر 1 ص 140 تنبیہ پڑھنے والا حسی علی الصلوۃ پر پہنچے اس وقت مقتدیوں کو کھڑا ہونا چاہیے۔ شان وہ جس کا دشمن بھی اقرار کرے اب دیوبند کے علماء کا فتویٰ بھی نہیں ماننے حنفی سنی کا بھی نہیں تو وہابی کا مان لو اور تقلید کا قلاوہ گردان سے اتار دو۔ جواب دو۔

جماعت ثانی کا مسئلہ فقہ حنفی میں موجود ہے

سنی: جناب یہ بورڈ پر لکھا ہے کہ فقہ حنفی میں جماعت ثانی جائز نہیں حوالہ دو۔
 دیوبندی: آپ ہمارے مفتیوں کے پاس جائیں وہ بتائیں گے حوالہ۔
 سنی: بورڈ یہاں لگا ہے اور پوچھنے مفتیوں کے پاس جائیں کیا خوب۔ آپ امام
 ہیں قاری ہیں مدرسہ پڑھا رہے ہیں آپ کو حوالہ معلوم نہیں۔
 دیوبندی: بس آپ ان کے پاس جائیں یہ جو کچھ لکھا ہے درست ہے۔
 سنی: لیکن حنفی مسلک میں جماعت ثانی کی اجازت ہے، اذان و اقامت نہ ہو
 اور امام کے مسئلے سے ہٹ کر جماعت ثانی کی اجازت ہے۔
 دیوبندی: یہ بحث آپ ان سے کریں ہمارے لئے جو لکھو یا وہ کافی ہے۔
 سنی: حیرت ہے فقہ حنفی کے خلاف لکھ کر بھی حنفی کا دعویٰ کرتے ہو۔
 دیوبندی: آپ کون ہیں کہاں سے آئے ہیں کیا نام ہے۔
 سنی: یہ بھی فقیر آپ کے مفتیوں کو بتا دے گا آپ کا کیا فائدہ پوچھنے کا؟
 دیوبندی: اب آپ چلے جائیں مجھے جوں کو حق پڑھانا ہے۔
 سنی: فقہ حنفی کا سبق بھی پڑھ لیں جماعت ثانی کے حوالے سے۔

نمبر ۱۔ دارالکام، قاضی خان، شرح تصویر الایضار، رد المحتار، درالمختار، حلیۃ لکھی شرح
 منیۃ المصلی، شرح الجمع، ذخیرہ الفقہی، فتاویٰ ہندیہ، حاشیہ بحر المصداق، تاتار
 خانیہ، شامیہ، بزازیہ، ملقط ان سب میں جماعت ثانی حلال کی مسجد میں
 اذان کے بغیر اور محراب سے ہٹ کر جائز ہے۔ اتفاق ہے۔ بعض نے
 اجماع لکھا ہے۔

اب اتفاق، جواز اور اجماع کے خلاف وہابی تو کر سکتا ہے حنفی سنی نہیں، حنفی کا
 روپ دھار کر وہابیت پھیلانے والو اتھار پارہ چاک ہو گیا۔

ننگے سر نماز کا حکم

سنی: وہ عمل جو ہمیشہ ہوسنت کہلاتا ہے اور جو بعض دفعہ عمل ہودہ جواز کی دلیل ہے مگر سنت نہیں۔ معذور، مسافر اور حج کے احکام اس کے علاوہ نماز میں سر ننگا رکھنا خلاف سنت ہے۔ نئی نسل اپنے بال خراب ہونے کی وجہ سے ٹوٹتی یا عمامہ نہیں استعمال کرتے دوسرے وہابی جن کی عقل پر پردہ ہے وہ سر پر پردہ نہیں کرنا چاہتے۔

وہابی: حدیث میں ایک کپڑے میں ننگے سر نماز پڑھنے کا طریقہ بیان کیا۔

سنی: اس کی وجہ بھی پڑھ لیتے کہ بعض کے پاس ایک ہی کپڑا یعنی لمبا ٹکڑا تھا۔ بعض نے جواز کے لئے کیا، سنت نہیں، اب سب کو کپڑے میسر ہیں وہ اس پر کیوں عمل کرے خود اس حدیث پر وہابی بھی عمل نہیں کرتے ایک کرتا پہن کر نماز پڑھیں۔ آدھی حدیث پر عمل اور آدھی حدیث پر عمل غائب یہ کوئی حدیث میں ہے۔ وہ بھی حدیث ہے کہ سجدہ کے وقت بعض کے جسم پر ستر پوشی نہ ہوتی تھی۔ یہ بھی حدیث ہے کہ ایک کپڑا اگلے میں باندھ کر نماز ادا کی گئی۔ اگر کپڑوں میں ہو تب تو دو کپڑوں اور سر ڈھانپ کر ٹوٹی یا عمامہ پہن کر سنت اور افضل ہے، نماز کا ہونا اور بات ہے نماز کا سنت اور افضل ادا ہے پڑھنا اور بات ہے۔ اگر ایک شخص کے پاس بالکل کپڑے نہ

ہوں وہ ننگا نماز پڑھے، کھڑے ہو کر نہیں بیٹھ کر پڑے نماز تو ہو جائے گی۔ مگر اس کو دلیل بنا کر اور کپڑے ہونے کے باوجود کون عمل کرے گا؟

وہابی: ہمارے لئے تو یہی سنت ہے۔

سنی: اگر یہ سنت ہے تو عمامہ اور ٹوٹی پہن کر نماز پڑھنا فرض ہوگا، اس طرح تو تم فرض کے تارک ہوئے یا نہیں؟ بخاری شریف میں ہے صحابہ اور تابعین عمامہ اور ٹوٹی پر مجتہد کرتے تھے۔ وہابیوں کی سنت تو ایک کپڑے میں نماز پڑھنی چاہیے اس پر عمل کیوں نہیں؟ آج وہابی دو کپڑے پہن کر نماز کیوں پڑھ رہے تارک سنت کیوں ہو رہے ہیں۔

وہابی: میں تم سے بعد میں بات کروں گا۔

سنی: جب جواب نہیں ہوتا تو یہی کہہ کر جان چھڑا کر بھاگتے ہو۔

اذان اور اقامت کے درمیان اعلان کو تہویب کہتے ہیں

اذان اور اقامت کے درمیان اعلان کو تہویب کہتے ہیں تاکہ تہویب سے لوگ جماعت میں شریک ہو جائیں۔

تہویب کے مختلف طریقے ہیں اصلوۃ، اصلوۃ یا اصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔ یہ غفلت، سستی بھولنے والوں کے لئے یاد دلاتا ہے دوبار اعلان دینا مقصود ہے سوائے مغرب کی نماز کے چونکہ یہ فوراً اذان کے بعد جماعت ہوتی ہے۔ یہ جائز اور ثواب کا کام ہے۔

دیوبندی: یہ اعلان ہم نے کسی حدیث میں نہیں پڑھا۔

سنی: وہابی جو ہوئے، فقہ احناف میں موجود ہے آنکھیں کھول کر پڑھاؤ۔

دیوبندی: جناب اذان سے اطلاع ہوگئی اور کونسا اعلان کریں۔

سنی: مسلمان کا کام ہر وقت نیکیاں لوٹنا ہے نماز پڑھنا اچھا اس کا ذکر بھی اچھا ہے۔

دیوبندی: مگر آج اس کا رواج نہیں رہا۔

سنی: صرف رواج نہ ہونا اور فقہ میں ہونا الگ بات ہے اگر کوئی عمل کرے اس کو تو

اچھا سمجھو، جب فقہ میں ثبوت ہے تو اعتراض کیوں؟

دیوبندی: آخر فقہ کی کوئی کتابوں میں ہے۔

سنی: حوالہ دیکھو۔ نور الایضاح، شرح نور الایضاح، کنز الدقائق، مراقی الفلاح،

طحاوی، شرح کنز الدقائق، منشی الامیر، رد المحتار، فتاویٰ عالمگیری، فتاویٰ

قاضی خاں، فتاویٰ سراہیہ

دیوبندی: مگر دیوبندی کتب میں کہاں۔

سنی: آخر ہو چکے وہابی فقہ حنفی کو چھوڑ کر اپنے مولوی کی بات مانتے ہو، مدرسہ

دیوبند کا فتویٰ بھی ہے۔ اعزاز علی مفتی جلد نمبر 1 اور نمبر 2 ص 70 پر بھی

ہیں۔

دیوبندی: میں دیکھ کر آتا ہوں۔

سنی: دو سال ہو گئے ابھی تک دیکھ رہے ہیں شاید راستہ بھول گئے۔

جھاڑ پھونک تعویذ میں اثر ہے

وہابی: ان چیزوں میں کوئی فائدہ نہیں یہ شریکہ منتر ہیں۔

سنی: قرآن میں شفاء ہے اس کی مختلف صورتیں ہیں سب میں شفاء ہے منتر جنتر کے ہم بھی خلاف ہیں جو شرع کے خلاف ہے مگر جو شرع کے مطابق ہے وہ تو مانو۔

وہابی: ایسے عملیات سنتے اور دیکھتے ہیں جو نہ قرآن میں ہیں نہ حدیث میں۔

سنی: جو قرآن میں ہے وہ بھی تم نہیں مانتے اور بزرگوں کے عمل کہاں مانو گے۔

جن عملیات کو تم شرک شرک کرتے ہو وہ ہمارے علماء نے بھی لکھے ہیں۔

وہابی: ہمارے کون سے عالم نے تعویذ بنائے ہیں۔

سنی: صدیق حسن خان، وحید الزماں اور ثناء اللہ امرتسری کی کتابوں میں دیکھو اگر نہ ملے تو میرے پاس آ جاؤ فقیر نکال کر دکھا دے گا تو بہ کر لیتا۔

وہابی: بس اللہ ہی ہے جو شفاء دیتا ہے۔

سنی: اس کا کون انکار کرتا ہے بے شک حقیقی شفاء دینا اللہ کا کام ہے، آج ڈاکٹر سے دوا گولی، انجکشن لیتے ہو کیا سمجھتے ہو۔ اس طرح حاکم اللہ ہے مگر حج کا حکم لہنتے ہو کیا سمجھ کر اپنی مرضی سے اپنا کام بھنس جائے تو سارے تعویذ پکڑ لیتے ہو مان لیتے ہو اور مطلب نکل جائے تو انکار کر دیتے ہو۔

سنی: میں ایسا نہیں کر سکتا۔

سنی: کئی وہابی حضرات پر اولاد مانگنے، شفاء مانگنے چلے جاتے ہیں۔

وہابی: میں نہیں مانتا کہ دم وغیرہ میں اثر ہو۔

سنی: میں نہ مانو کی گولی کھا رکھی ہے، یہ لا علاج مرض ہے، ہم کو صحابہ کرام کا طریقہ مانتا ہے وہ اپنے بچوں کے گلے میں تعویذ ڈالتے دم کرتے تھے۔ آج جاپان والوں نے بھی تحقیق کر کے مان لیا کہ ایک پانی پر فاتحہ پڑھ کر دم اور ایک پانی سادہ تھامد کیا ہوا پانی میں تاثیر اور طاقت، شفاء تہدیلی دیکھی گئی، یہ بات تو غیر مسلموں نے مان لی اور تم کلمہ پڑھ کر بھی منکری رہے انہوں تم پر واقعی ایمان اور وہابیت ضد ہیں جن میں ہوسکتیں۔

ڈاکٹر طاہر القادری اور پیر کرم شاہ صاحب مان گئے

دیوبندی: ان دونوں حضرات نے اعلیٰ حضرت کا فتویٰ تسلیم نہیں کیا۔

سنی: جب یہ دونوں حضرات متنازع ہو گئے تو ہم پر بھت بھی نہ رہے اور کسی کے ماننے سے شرعی فتوے پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ وہ اپنا نقصان کرتے ہیں۔

دیوبندی: پیر صاحب نے تحذیر الناس کی تعریف خوب کی ہے۔

سنی: پیر صاحب نے رجوع کر کے جو لکھا کہ توجہ دلانے سے اس کتاب کے خطرناک نتائج مرتب ہوئے ہیں۔ کیا دیوبندی مان گئے نا تو قوی کی کتاب میں خطرناک نتائج ہیں۔ اور یہ بھی مان لو کہ طاہر صاحب نے یزید کو کافر ثابت کیا ہے۔

دیوبندی: یہ دونوں باتیں تو ہم ہرگز نہیں مان سکتے۔

سنی: جب تم کو فائدہ نہیں تو ہم کو کیا نقصان ہوا، بلکہ حسام الحرمین کا فتویٰ اہل سنت ہے اور ہے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

دیوبندی: ان دونوں نے کہا کہ حسام الحرمین کے فتویٰ کفر کا زمانہ گزر گیا۔

سنی: جب یزید کو کافر کہنے کا زمانہ ہے، قادیانی کو کافر کہنے کا زمانہ ہے تو حسام

الحرمین کا زمانہ بھی ہے اور ہے گا قیامت تک۔ حالانکہ حسام الحرمین میں بائچ پر کفر کا فتویٰ ہے چار دیوبندی اور ایک قادیانی مرزا مردود، تو آدھا فتویٰ حسام الحرمین میں قادیانی کفر پر پوری امت متفق ہے بلکہ دیوبندی بھی متفق ہیں، جب قادیانی پر کفر کا فتویٰ غلط نہیں زمانہ گزرنے کے ساتھ تو باقی پر بھی فتویٰ کفر غلط نہیں۔ یہ بات سوچو؟ آج علماء اہلسنت کا اعلان ہے کہ حسام الحرمین پر فتویٰ غلط ثابت کر دو دیوبندی اکابر کا ایمان ثابت کر کے دکھاؤ۔ لیکن گستاخوں پر خدا کی مار ہے جو بھی آتا ہے وہ بھی کفر کے گڑھے میں گر جاتا ہے اور اکابر دیوبند کا کفر اپنی جگہ پر قائم ہے آکر وہ کچھ لو آؤ مرد میدان بنو۔ اگر حسام الحرمین میں قادیانی پر کفر کا فتویٰ کوئی غلط ثابت کر دے تو ہم سوچنے پر مجبور ہوں گے اور یہ دنیا کا کوئی مرد قادیانی کا کفر نہیں بتا سکتا بلکہ سوچ بھی نہیں سکتا تو باقی کو بھی سمجھ لو۔

دیوبندی: قادیانی کچے کافر ہیں جو شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

سنی: یہ حسام الحرمین کی شان کہ یہ دیوبندی بھی مانتا ہے یہ فتویٰ حق ہے، ان دو صاحبین پر اہل سنت کے فتوے ہیں وہ ملاحظہ کرو پھر بات کرو، اہل سنت سے بغاوت کرنے والوں کا حال تنقیدی جائزہ مع اہم فتاویٰ، اور قلعہ نظام مہر گلرودی کی معرکہ ذنب پڑھو۔

شیعہ مذہب والوں کا

اہل سنت پر بھیا نک الزام

شیعہ: یزید کو خلیفہ برحق مانتے ہیں اہل سنت و جماعت والے تاریخ خلفاء کتاب میں۔
سنی: بہتان ہے اگر وہ دیوبندی و ہالی کو اہل سنت سمجھ کر ہمارے کھاتے میں ڈال رہے
ہیں تو یہ جہالت ہے، کیونکہ ہالی مذہب میں یزید ملعون کو امام اور جنتی لکھا ہے۔

شیعہ: یہ تو مان لیا وہ الگ ہیں، سنی اور بریلوی الگ ہیں مگر تاریخ اطفالہ اہل سنت کی
اصلی کتاب ہے۔

سنی: علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ بے شک اہل سنت ہیں اور انہوں نے یہ
تاریخ بیان کی ہے، اور ایک حدیث کی تشریح جو کہ بارہ خلفاء امیر سے متعلق ہے اور یہ
حدیث شیعہ کتب میں بھی اور وہ بارہ قریش ہو سکتے اس پر تمام متفق ہیں۔ مگر کوئے تو
ایک قول میں یزید کو لکھا۔ اس نظریہ کے تحت کہ حاکم امیر خلیفہ بن گیا مگر کبہا تھا یہ بھی تو
دیکھو۔ یہ قول صفحہ نمبر ۱۱ پر ہے اور اسی کتاب میں صفحہ نمبر ۱۲ پر دوسرا قول اور فیصلہ ہے
جس میں یزید نہیں تیسرا یہ کہ علامہ صاحب نے یزید پر لعنت کی ہے اس کے ظلم اور قتل
حسین کی وجہ سے۔ پھر ایسا الزام لگانے پر فحش ہے جبکہ اہل سنت متفق ہیں یزید کو
لعنتی کہنے پر اہل بعض نے تو کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔

شیعہ: پھر کیوں انہوں نے خلفاء میں شمار کیا ہے۔

سنی: یہ ان کی ذاتی تشریح ہے۔ اہل سنت کا متفق فیصلہ نہیں اگر حاکم اور خلیفہ کہنے سے
کوئی برحق بن جاتا ہے تو یہ بات شیعہ کتب میں بھی ہے۔ کیا شیعہ بھی صرف یزید کے
ذکر سے خلیفہ برحق مان لیں گے تو ہم یزید کا بطور حاکم امیر خلیفہ دکھانے کو تیار ہیں۔
بلکہ یزید کو کیا کیا لکھا۔

شیعہ: ہماری کتب میں یزید کی تعریف وغیرہ نہیں ہے۔

سنی: تھوڑی سی سیر کرادوں، مختصر عبارت دیکھیں۔ سرائور گود میں لے کر یزید اپنے
رخسار بیٹھے گا۔ (اتم کرنے لگا) اور کہتا تھا کہ مجھے امام کے قتل سے کیا غرض، (مقتل
ابی مخنف صفحہ نمبر ۱۳۹)

نمبر 2۔ یزید نے کہا کہ ابو مرجانہ پر لعنت ہو اللہ کی، اور ان کو (امام) کو بچانے کی
کوشش کرتا۔ (ارشاد شیخ مفید)

نمبر 3۔ یزید نے اہل بیت کو قیمتی تحفے دیئے، (مقتل ابی مخنف)

نمبر 4۔ امام زین العابدین اور ان کے بھائی حضرت عمر کو ایک ساتھ کھانے پر بلاتا۔
(اخبار الطوال)

نمبر 5۔ امام نے یزید کا دودلا کھ مشال سونا قبول کیا اور خیرات کر دی۔ (حلیۃ ابرار)

نمبر 6۔ امام حسینؑ نے فرمایا (بقول شیعہ) مجھے یزید کی بیعت کرنے دو۔ (مختصر
الثنائی)

نمبر 7۔ امام زین العابدین نے فرمایا کہ میں تیری (بیعت) والی بات مان لیتا ہوں
میں مجبور غلام ہوں تیری مرضی مجھے اپنے پاس رکھ لے یا کسی کے ہاتھ بیچ دے۔
(روضہ کافی) حوالے غلط ثابت کرنے والے کو ایک لاکھ روپے انعام۔

دیوبندی دعویٰ اور منہ توڑ جواب

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے نور کو تمام اشیاء سے پہلے تخلیق فرمایا۔ اس کو حدیث نور بھی کہتے ہیں۔ مصنف عبدالرزاق طبع الرحمن نے نقل کیا۔ اس پر دیوبندی نے دعویٰ کیا حدیث دکھاؤ انعام حاصل کرو۔

سنی: انعام تو کوئے کا قورمہ سمجھ کے کھالو، حدیث دکھانے کو تیار ہیں۔
دیوبندی: ہمارے حبیب الرحمن دیوبندی نے المصنف شائع کی اس میں کہاں ہے۔
سنی: یہ تمہارے تھے کہ اپنے عقیدہ کے خلاف حدیث نکال کر اصل نسخے سے اور کتاب شائع کر دی۔ اور تم بغلیں بن جانے لگے کہ یہ حدیث ہے ہی نہیں۔

دیوبندی: اگر اصل نسخے میں ہوتی تو انڈیا کے مولانا اس کو نقل کرتے۔
سنی: دیوبندی خیانت میں مشہور ہیں جو مرضی نکال دیں جو مرضی ڈال دیں بلکہ من گھڑت کتابوں کے نام دیئے حوالے کے لئے مگر وہ کتابیں دنیا میں کبھی نہ تھیں۔

دیوبندی: میرا دعویٰ ہے کہ یہ حدیث اس کتاب میں نہیں۔
سنی: کیونکہ اصل کتاب ہاتھ کی کبھی ہوئی تھی مطبوع نہیں تھی اور علماء نے اس کے حوالے دیئے انڈیا کے مولوی نے کتاب شائع کرنے کے بہانے وہ حدیث نکال دی۔

دیوبندی: صرف تمہارے علماء کو دستیاب ہوگئی اور کسی کو کیوں نہ ہوئی۔

سنی: تمہارے تھاوی نے بھی یہی حدیث نقل کر کے یہی حوالہ دیا کیا سمجھے۔

دیوبندی: یہ حدیث بیان کرنا جھوٹ ہے۔

سنی: تھاوی کا جھوٹا ہونا مان لو۔ تم کو معلوم ہے مصنف کتاب کی کتنی جلدیں ہیں۔

دیوبندی: وہ وہ پانچ چھ ہیں۔

سنی: سبحان اللہ، جس کو یہ بھی معلوم نہیں یہ منہ اور یہ دعویٰ۔ ارے اجلدیں ہیں۔

وہابی جیسے غیر مقلد نے حدیث تو تسلیم کر لی مگر راوی پر جرح کر دی۔ جس کا جواب علامہ کاشف مدنی صاحب نے علمی محاسبہ کے نام سے شائع کیا ہے۔ اب تم شرافت سے آؤ اور اپنے دعویٰ کا منہ توڑ جواب مصنف کتاب سے دیکھ لو۔

دیوبندی: میں کل آؤں گا۔

سنی: مگر اس پہل کی کل نہ ہوئی یہ گمشدہ ہے کسی کو ملے تو اطلاع کریں۔

میڈیا چینلز والوں سے مناظرہ

میڈیا والے: ہم بھی دین کا کام کر رہے ہیں۔

سنی: کوئے دین کا کام ہے؟ بدعتیہ دے دین مولویوں کو بلاتے ہو عوام میں گمراہی پھیلاتے ہو اس کا بال تم پر بھی ہوگا۔

میڈیا والے: ہم تو مفتی حضرات کو بلاتے ہیں۔

سنی: یہ مفتی ہیں افسوس عورتوں کے سامنے بیٹھ کر منہ اور بال کھول کر عورتوں کی حالت اور سامنے بیٹھ کر کونسا مفتی ہے جو دین کا کام کر رہا ہے۔

میڈیا والے: اتنے بڑے پروفیسر اسکالر کو متعارف کرایا۔

سنی: غلط تراجم غلط مسئلے بیان کرنے والوں کو بلاتے ہو اننا عذاب ملے گا۔

میڈیا والے: جب مفتی صاحب کو اعتراض نہیں کیا تم مفتی سے بڑے عالم ہو۔

سنی: ایک طالب علم ہونے کے تاہم علم میں غیرت ہے تو مفتی میں کتنی غیرت ہوگی۔ مگر افسوس طالب علم سے بھی کم غیرت ہے ان مفتیوں میں جن کو شرم نہیں۔

میڈیا والے: ہم نے دنیا کو علم پھیلانے کا مکمل ارادہ کیا ہے۔

سنی: کمرشل ایڈ کے ذریعے کمائی کرنے والے اتنا بھی احساس نہیں ہوتا کہ لوگ کمرشل ایڈ دیکھتے ہوئے کوسے ہیں بلکہ مسائل بھول جاتے ہیں اور زیادتی

یہ بھی کرتے ہیں کہ ایک مسئلہ پوچھنے والے کو جس کا نمبر ہے جواب دینے کی بجائے دوسروں سے سوال پوچھتے اور سنتے ہیں۔ کسی مفتی کو فتویٰ نہیں کہ ان کو غلط حرکتوں سے روکے۔

میڈیا والے: ہم دین دنیا دونوں کی معلومات فراہم کرتے ہیں۔

سنی: ہم آپ کی دنیا کی معلومات سے انکار نہیں کرتے خدمات بھی مانتے ہیں مگر غلط کام سے بچنا چاہیے مثال کے طور سے فلسطین کا شہر ملہ ہے اس کو رام اللہ لکھتے ہو یہ جہالت اور گناہ ہے۔ اسی طرح وہابیوں کو اہل سنت کہتے ہو جو ظلم ہے تم کو اصلی اہل سنت کا ظلم نہیں تو معلوم کرو۔

میڈیا والے: ہم نے عورتوں کو پردہ کے مسائل سے آگاہ کیا۔

سنی: عورتوں کا پردہ اور کمرشل ایڈ میں لڑکی بال کھول کر شیپو کے ایڈ میں جو دکھائی ہے یہ کونسا پردہ ہے؟ یہ تو مذاق ہے کہ ایک طرف پردہ کے احکام اور پھر پردہ کا مذاق بھان اللہ۔

میڈیا والے: وہ تو وہ تو ہم۔

سنی: مجبور ہیں دنیا کی کمائی کے خاطر۔ افسوس۔ کاش خدا کا خوف کر لیتے دین کا مذاق مت اڑاؤ۔

سجدہ میں جاتے وقت

ہاتھ زمین پر رکھیں یا گھٹنے پر

وہابی اور نام نہاد جماعت اہل سنت میں جاتے وقت ہاتھ پہلے رکھتے ہیں اور پھر گھٹنے رکھتے ہیں۔

سنی: جب صحیح حدیث موجود ہے تو اس کے خلاف کیوں۔ حضرت وائل بن حجرؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور ﷺ کو دیکھا آپ سجدہ میں جاتے وقت ہاتھوں سے پہلے گھٹنے زمین پر رکھتے تھے اور جب سجدہ سے اٹھتے تو اپنے دونوں گھٹنوں سے پہلے ہاتھ اٹھاتے تھے۔ ابو داؤد و ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ حدیث حسن ہے۔ امام حاکم نے فرمایا یہ حدیث مسلم شریف کی شرط پر صحیح ہے اور ابن حبان نے بھی صحیح قرار دیا۔ بحوالہ مشکوٰۃ شریف۔

وہابی: یہ حدیث سخت ضعیف ہے۔

سنی: اسے بڑے محدثین حدیث کو صحیح بتائیں اور تمہیں حدیث کے خلاف عمل کر کے کہا ملے گا۔ جو تمہارے خلاف ہے وہ ضعیف ہے شرم کرو اور خود ضعیف پر عمل کرتے ہو۔

وہابی: اونٹ کی طرح بیٹھنے سے منہ کی کوئی حدیث صحیح نہیں۔

سنی: تم اونٹ کی طرح بیٹھتے ہو اس لئے صحیح حدیث کا انکار کر دیتے ہو اگر حدیث حسن ہے تو اس پر عمل سے کس نے روکا ہے اور مرسل حدیث بھی عمل کے لائق ہے اور اثر سے بھی تائید ہے۔

وہابی: ان حدیثوں میں سخت ضعف ہے۔

سنی: صحیح حدیث حسن حدیث کے بعد دیگر ضعیف روایت مل کر بھی قوی ہو جاتی ہیں۔ محدثین کے عمل اور امت کے عمل سے بھی حدیث قوی ہو جاتی ہے اب تمہارے لئے تو یہ موت ہے یا نہیں؟

وہابی: جو آخری فعل ہو حضور ﷺ کا وہ عمل کے قائل ہے۔ جیسے حضرت وائل بن حجرؓ سنی: جناب یہ حدیث مذکورہ حضرت وائل بن حجرؓ سے روایت ہے اور تم بھی مان رہے ہو کہ وہ آخری دور میں مدینہ منورہ تشریف لائے اب کیا رکاوٹ ہے عمل کرنے میں۔

وہابی: جب ہم حدیث کو صحیح ہی نہیں سمجھتے اونٹ کی طرح بیٹھنے والی پھر ہم اونٹ کی طرح کیسے بیٹھتے ہیں؟

سنی: حدیث سمجھنے کے لئے ایمان اور علم چاہئے اور وہ تمہارے پاس نہیں۔ اگر مسند امام اعظم پڑھ لیتے تو معلوم ہو جاتا کہ اونٹ کی بیٹھنے کی طرح منافعت تھی پھر منہ سوخ ہو گئی اس لئے وہ روایات جس میں ہاتھ پہلے رکھنے کا ذکر تھا صحابہ و بیہ کے تھے پھر آخری طریقہ گھٹنے پہلے رکھنے اور ہاتھ بعد میں رکھنا ہوا۔ پھر تمہاری حدیث دہائی کو کچھ کر گدھ بھی روتے ہوں گے۔ بعض احادیث میں سہارے کا ذکر ہے جو جواز کے لئے بوز سہارا فراہم کرنے کے لئے ہے۔ کیا سمجھو؟

مناظرہ نمبر ۶

قرآن کریم میں سب کچھ ہے

دیوبندی: اگر قرآن میں سب کچھ ہے تو حدیث و فقہ کی کیا ضرورت ہے؟

سنی: حدیث اور فقہ بھی قرآن سے ہی نکالے گئے قانون ہیں اور قرآن میں اجمالاً ذکر ہے تفصیل حدیث و فقہ میں ہے۔

دیوبندی: اسی طرح اجماع و قیاس شرعی کہاں ہیں؟

سنی: ان کا ثبوت بھی قرآن میں ہے یہ کوئی الگ علم نہیں جس کا تعلق قرآن سے نہ ہو صرف تفصیل سے احکام کا ذکر ان علوم میں ہے مگر سب علوم قرآن سے نکالے گئے ہیں۔

دیوبندی: مگر ہم امام عظیم کے اجتہاد کو قرآن نہیں کہہ سکتے۔

سنی: اجتہاد بھی قرآن سے ثابت ہے جب تعلق قرآن سے ہے تو انکار کیوں؟ جس قانون کو قرآن سے نکالا گیا اس کا نام بھی لیں گے اور یہ بھی مانیں گے کہ سب کچھ قرآن میں ہے۔

دیوبندی: ہر چیز کا ذکر کہاں ہے؟

سنی: سبحان اللہ۔ ایک آیت کا مفہوم ہے کہ ہر چیز چھوٹی ہو یا بڑی ہو قرآن میں ہے دوسری آیت کا مفہوم ہے کہ کوئی چیز خشک ہو یا تر ہو قرآن میں ہے۔ تیسری آیت کا مفہوم ہے کہ کوئی چیز بھی ہو اس کا ذکر قرآن میں ہے۔ کیا

اس پر تمہارا ایمان نہیں۔

دیوبندی: ایمان تو ہے مگر ہر چیز کا ذکر ملتا نہیں۔

سنی: غور و فکر کرو اور کسی قرآن والے کی صحبت اختیار کرو، صحابہ کرام اور اہل بیت عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے واقعات پڑھو۔ شاید مل جائے اگر پھر بھی نہ ملے تو فقیر کے پاس آ جاؤ جو چیز کو گے قرآن سے نکال کر دکھائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

دیوبندی: حیرت ہے آپ نکال کر دکھاؤ گے۔

سنی: انشاء اللہ اشارۃ ہر چیز کا ثبوت نکال کر دکھا سکتے ہیں اور قرآن کے قانون اصول تفسیر سے یقیناً مل جاتا ہے ذرا صبر کرنے والا ہونا چاہئے، جب ذرا رد کا ذکر ہے تو کیوں نہیں ملے گا؟

دیوبندی: کون سا پرندہ کہتے اڑے دیتا ہے کونسا درندہ کہتے بچے دیتا ہے یہ کہاں ہے۔

سنی: اور اس کے علاوہ بھی سوچ لو وہ بھی قرآن کے اصول سے نکال کر دکھائیں گے انشاء اللہ آپ تشریف لائیں اور دیکھ لیں۔

جماعت غیر اسلامی سے داڑھی پر منظرہ

سنی: ایک مشت (چار انگلی) داڑھی رکھنا واجب ہے منڈانا حرام ہے۔

جماعتی: داڑھی رکھنا سنت ہے ہاں منڈانا حرام ہے۔

سنی: سنت طریقت کی وجہ سے کہتے ہیں حکم واجب کا ہے جیسے قربانی کو سنت ابراہیمی

کہتے ہیں مگر واجب ہے۔ جب منڈانا حرام ہے تو اس کے مقابلہ واجب

ہے حیرت ہے علم سے کورے ہو۔

جماعتی: داڑھی بڑھاؤ مگر کتنی یہ سائز کیسے پتہ چلے۔

سنی: جب صحابہ کرام چار انگلی سے زیادہ کٹواتے تھے ان کا عمل ہی مرفوع حدیث

کے حکم میں ہے ایسا حکام صحابہ کرام اپنی مرضی سے نہیں کرتے تھے۔

جماعتی: مگر واجب کے لئے امر کا مینہ ہوتا ضروری ہے۔

سنی: آنکھیں کھول کر دیکھ لو امر کا مینہ ہے پھر تم سنت کیوں کہتے ہو۔ بلکہ بخشی

داڑھی آدھا انچ بھی نہیں ہوتی اور تم اس کو داڑھی میں شمار کرتے ہو افسوس۔

جماعتی: تمہارے علماء میں طاہر القادری، سعیدی، کرم شاہ اور دیگر نے بھی سنت

موکدہ لکھا ہے۔

سنی: یہ تیار علماء ہیں جن کو دلیل بنا کر پیش نہیں کر سکتے اور نہ ہمارے لئے حجت

ہیں۔ ان کے کئی مسائل اختلافی ہو گئے جن کو کسی نے قبول نہیں کیا یہ ذاتی

رائے ہے شرعی نہیں۔ جب قرآن وحدیث صحابہ کرام اور اجماع امت ہے۔

تو اس کے خلاف طے والا کوئی بھی ہو ہم نہیں مانتے۔

جماعتی: قرآن میں کہاں داڑھی کا حکم اور ذکر ہے؟

سنی: حضرت موسیٰ نے حضرت ہارون علیہ السلام کی داڑھی پکڑی تھی، معلوم ہوا

کہ اگر ایک مشت نہ ہوتی تو ہاتھ میں کیسے پکڑی۔ ثابت ہوا ایک مشت

داڑھی تھی اس طرح بہت لمبی داڑھی جیسے سکھوں یا وہابیوں کی ہوتی ہے اس

سے بھی چٹا چاہیے۔

جماعتی: آپ نے مجھے سوچنے پر مجبور کر دیا میں غور کروں گا۔

سنی: ہمارا کام بتا دینا ہے کوئی مانے یا نہ مانے زبردستی نہیں۔ تحقیقی دلائل اہل

حضرت علیہ الرحمتہ کی کتاب فتاویٰ رضویہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

دو نمازیں جمع کر کے پڑھنا

وہابی: ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نماز اکٹھا پڑھنا حدیث سے ثابت ہے۔

سنی: اس کا مطلب جمع حقیقی نہیں بلکہ ظہر کے آخری وقت میں پڑھنا اور عصر کو شروع وقت پڑھنا ہے اس طرح مغرب اور عشاء کے لئے ہے، کیا سمجھے۔

وہابی: سفر میں جائز ہے؟

سنی: جب مقیم کو جائز نہیں تو سفر میں کیسے جائز ہوں گی۔ جب نماز اپنے وقت پر فرض ہے تو ایک وقت میں دو نمازیں فرض ہونے کا ثبوت دور نہ تو یہ کرو۔

وہابی: حدیث سے تو یہی ثابت ہے۔

سنی: کاش حدیث کسی ایمان والے سے پڑھ لیتے تاکہ وہ بتا دیتا کہ یہ جمع صوری ظاہری تو ہو سکتا ہے مگر حقیقی نہیں۔

وہابی: اس کا فائدہ یہ ہے کہ ایک دفعہ مسجد جا کر دو نمازوں کو پڑھ لیا جائے بار بار جانے کی زحمت نہ ہو۔

سنی: سبحان اللہ۔ ارے نماز اپنے وقت پر فرض ہے وقت سے پہلے کیسے پڑھو گے اور اگر زحمت سے بچنا ہے تو ایک ہی جگہ میں پانچوں نمازیں پڑھ لو بار بار جانا نہ پڑے گا مگر یہ طبیعت ہے شریعت نہیں۔ ہر بار مسجد میں جانا ثواب

ہے سنت ہے۔ تم کو زحمت نظر آتی ہے۔

وہابی: حضور ﷺ نے جمع صلاتین کو امت کے لئے آسانی فرمائی ہے۔

سنی: آسانی تو یہی ہے کہ ایک نماز کو آخری اور دوسری کو پہلے وقت میں پڑھو مگر ایک وقت میں دو نمازیں فرض کہاں ہے کہ ادا کرو۔ ورنہ فجر میں عشاء پڑھ لیا کرو۔ ایسا کیوں نہیں کرتے، یہ بھی جمع صلوٰۃ ہے۔

وہابی: اول و آخر نماز کا وقت معلوم کرنا بہت وقت طلب ہے۔

سنی: جس کو نماز کا وقت معلوم کرنے میں دشواری ہے تو نماز پڑھنے میں کتنی دشواری ہوگی۔ آؤ سنی ہو جاؤ ہر نماز کا اول و آخر وقت معلوم ہوگا آسانی سے۔ بغیر وقت میں نماز برباد ہے۔

وہابی: اس صورت میں وضو ایک ہی کافی ہے سردی کے موسم میں خاصا ناگوار گزرتا ہے۔

سنی: سبحان اللہ کبھی آسانی چاہتے ہو کبھی زحمت ہوتی ہے مسجد میں جانے سے کبھی سردی میں وضو ناگوار گزرتا ہے۔ شریعت پر عمل کرنے میں زحمت ناگوار کہتے اور دعویٰ حدیث پر عمل کرنے کا شرم کرو۔ تم پوری سردی میں ایک وضو کر لیا کرو اور سال میں ایک دفعہ مسجد جا کر سب نمازیں جمع کرو۔ نہ زحمت ہوگی نہ ناگوار ہوگا۔ یہ تھے نام نہاد مسلمین کے مسعود صاحب کے مقتدی۔ جب مقتدی کا یہ حال ہے تو امام کا کیا ہوگا۔

میرا پیر قرآن وحدیث ہے

سنی: جناب مفتی صاحب آپ کے نام کے ساتھ قادری ہے آپ کے پیر صاحب کا نام کیا ہے۔

مفتی: میرا پیر قرآن وحدیث ہے اور بس۔

سنی: یہ باتیں ہم وہابیوں سے سنتے ہیں مگر آپ تو قادری ہو۔

مفتی: میں پکاسنی ہوں مگر قادری نسبت ہشادی۔

سنی: قادری نسبت دنیا میں بڑی نعمت ہے اور رہنا نا بد نصیبی ہے۔ غوث اعظم نے فرمایا جس کا کوئی پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہے۔

مفتی: مگر کوئی نہ ہو تو جب نہ ورنہ میرا پیر قرآن وحدیث ہے تو سہی۔

سنی: حیرت ہے اتنے بڑے اکابر اولیاء و علماء اہل سنت کسی نہ کسی کے مرید ہیں ان کو معلوم نہ تھا کہ قرآن وحدیث بھی حیر بن سکتے ہیں۔

مفتی: داتا گنج بخش جویں نے فرمایا جس کو پیر نہ ملے وہ میری کتاب کشف النجیب کو پیر بنالے۔

سنی: تو آپ کو کوئی پیر نہیں ملا اس لئے قرآن وحدیث کو پیر بنالیا سنا تھا کہ آپ نے پیر بنایا تھا پھر کیا ہوا؟

مفتی: آپ میرے پیچھے پڑ گئے بلاوجہ میں دنیا میں دین کا کام کر رہا ہوں اور میرا

اجتماع دوسروں کے اجتماع سے بڑا ہوتا ہے بلکہ حج سے بھی بڑا ہوتا ہے۔

سنی: دوسروں کے اجتماع لاکھوں کی تعداد میں نظر آتے ہیں آپ کا کہاں ہوتا ہے۔

مفتی: ٹی وی پر مجھے لاکھوں نہیں کروڑوں لوگ دیکھتے ہیں اس لئے۔

سنی: حج تو فرض ہے اور فرض کی برابری سنت و مستحب نہیں کر سکتے آپ تہدید ایمان کر لیں۔ دوسری بات حج کو دیکھنے والے ٹی وی پر کروڑوں نہیں

ارہوں لوگ ہیں پھر بھی آپ کی بات غلط ہے۔ تیسری بات یہ کہ آپ کے ٹی وی پر گرام میں دو یا تین کیمرو میں ہوتے ہیں اس کو اجتماع کہنے کی

جرات کوئی عقلمند نہیں کر سکتا۔ اعلامیہ رجوع کر لیں کیونکہ جھوٹ تکبر اور اناہیت اللہ کو پسند نہیں۔

مفتی: ابھی تو مجھے جلدی ہے پھر کبھی آنا بات کریں گے۔

سنی: جو ابھی بات نہ کرے گا وہ بعد میں کیا بات کرے گا۔ اگر ہمت ہے تو ابھی بات کرو، جب آپ کا یہ حال ہے تو آپ کے شاگردوں کا کیا حال ہوگا۔ یہ میڈیا کا

جادو اور زور زیادہ دیر نہیں رہے گا۔ چار دن کی چاندنی پھر اندھیری رات، اہل سنت آپ سے بدظن ہو رہے ہیں، آپ کی باتوں کی وجہ سے، شاید آپ

نے سوچ لیا کہ بدنام ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا۔

مناظرہ نمبر ۱۷

جعلی ڈاکٹروں سے مناظرہ

سنی: جناب یہ شراب کی ملاوٹ والی دعا سے چمکا چاہئے۔

ڈاکٹر: یہ علاج کے لئے ہے اور علاج کرانا سنت ہے۔

سنی: علاج کرانا سنت ہے مگر علاج چیزوں سے حرام میں شفاء کہاں؟

ڈاکٹر: ہومیو پیتھک میں خالص شراب نہیں ہوتی مگر اس میں اور بھی چیزیں شامل ہوتی ہیں۔

سنی: جب حرام کسی چیز میں شامل ہو اور مقدار بھی غالب ہو تو وہ دوسری چیزوں کو بھی حرام کر دیتی ہے ورنہ مگر وہ تو ضرور ہے۔

ڈاکٹر: آپ لوگ ویسے ہی باتیں کرتے ہو علاج کرانا بھی تو ضروری ہے۔

سنی: ہم اپنی طرف سے حرام نہیں کرتے بلکہ جو شرعی مسئلہ ہے وہ بتا دیتے ہیں،

علاج منع نہیں مگر حلال چیزوں سے علاج کرو شفاء ہوگی۔ کاش ہمارے

مسلمان بھائی قرآن سے شفاء حاصل کرتے، شہدے کلونجی سے صماء کے

پتے سے ہز یوں سے دعاؤں سے ذکر اذکار وغیرہ سے مگر گولی کھانے کی

عادت انجشن لگانے کی عادت بنالی، اور گولی بھی وہ جو ملاوٹ والی ہوتی

ہے جس سے ایک بیماری اگر چلی بھی جائے تو دس بیماریاں لگا دیتی ہے۔

صحابہ کرامؓ ہر بیماری میں سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کرتے شفاء ہو جاتی تھی۔

ڈاکٹر: جب کسی کی جان بچانی ہو تو حرام کا استعمال کر سکتے ہیں۔

سنی: مگر ہر مریض تو ایسا نہیں اس کو حرام دوا کیوں؟ جان بچانے کی صورت میں

یعنی چیزیں مستثنیٰ ہیں، اب تو عام بات ہو رہی ہے۔

ڈاکٹر: ابھی آپ جائیں بعد میں بات کریں گے۔

سنی: ہمارے لوگ مسلمان ہو کر ایسے ڈاکٹروں بلکہ غیر مسلم سے علاج کراتے

ہیں جیسے ہندو، عیسائی، یہودی یا بدعتیہ مذاہب ہوتے ہیں۔ جو لوگ

اسلام کے دشمن ہوں وہ کب مسلمان کے خیر خواہ ہو سکتے ہیں، بعض عیسائی

ڈاکٹروں نے علاج کے بہانے مسلمان کو عیسائی بنالیا۔ بتائیں یہ کونسا علاج

ہے؟ سوچیں!۔

مناظرہ نمبر ۲۴

دہابیوں کی اذان بھی الگ ہے

دہابی: ہماری اذان حدیث کے مطابق ہے ۱۹ کلمات ہیں۔

سنی: دنیا کے مسلمان چودہ سو سال سے اذان دیتے آئے ہیں اس میں کلمات ۱۵ ہیں دہابی دو شہادتوں کو دو دو بار کی بجائے چار چار بار کہتے ہیں اول دو بار آہستہ آواز میں اور پھر بلند آواز میں اسے ترجیح کہتے ہیں۔

دہابی: نہرا حضرت ابو محمد و راہو حضور ﷺ نے دونوں شہادتوں کے بعد فرمایا پھر بولوا شہدان لا الہ الا اللہ۔ اس لے ترجیح ہے اور سنت ہے۔

سنی: اس میں تعارض ہے، ان کی دوسری حدیث میں ترجیح نہیں، اس پر قیاس کریں گے۔ دوسرا یہ کہ یہ حدیث دوسری صحیح احادیث کے خلاف ہے اس لئے عمل نہیں کر سکتے۔

تیسرا یہ کہ مشہور مؤذن حضرت بلال حضرت ابن مکتوم اور حضرت ثوبان رضوان اللہ علیہم اجمعین انہوں نے کبھی اس ترجیح پر عمل نہ کیا، اس لئے ان کا عمل زیادہ قوی ہے۔

چوتھا یہ کہ حضرت ابو محمد و راہو نے آہستہ آہستہ کلمات پڑھے اس لئے حضور ﷺ نے دوبارہ کہنے کا حکم دیا تھا، تو تعلیم کے لئے اگر دس دفعہ کہلوایا جائے وہ الگ بات ہے اور سنت کے مطابق عمل کرنا الگ بات ہے۔

دہابی: ابوراؤ میں حدیث ہے اذان ۱۹ کلمات اور کبیرہ ۱۱ کلمات سکھائے۔

سنی: یہ حدیث تمہارے بھی خلاف ہے اور آدمی حدیث پر عمل کس حدیث میں حکم ہے۔ اسی طرح دیگر اعتراض کا جواب بھی یہی ہے کہ اعلان کرنے اور شروع میں کہنے کے لئے کہنا دلیل نہیں بن سکتا بلکہ ہمیشہ کا عمل اور آخری عمل اور صحابہ کرام کا عمل دیکھا جائے گا، اور اگر حدیث میں تعارض ہو تو قیاس سے ترجیح ہوتی ہے، ورنہ تاویل ہوگی تاکہ سب پر عمل ہو جائے۔ دہابیو! حدیثوں کو چھوڑنے سے بہتر ہے کوشش کر کے عمل کیا جائے۔ حالانکہ بخاری و مسلم شریف میں ہے کہ خواب میں اذان کا طریقہ سات صحابہ نے دیکھا اس میں دو بار الفاظ و اقامت کے ہیں، جو اس کے خلاف ہے یا تو دو تاویل ہوگی۔ ورنہ سوچو کہ اذان الگ کلمات نماز الگ کس فرقے سے تمہارا قارورہ ملتا ہے۔

دہابی: کل ملوں گا تم سے۔

سنی: مجھے انتظار رہے گا۔

وہابی اقامت الگ

یہ حضرات بغیر اقامت کے الفاظ ایک ایک بار کہتے ہیں یعنی تیرہ کلمات۔ جبکہ اسلام میں چودہ سو سال سے اقامت میں بھی دو دو بار الفاظ پڑھتے ہیں۔

وہابی: بخاری و مسلم شریف میں ہے حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ اذان دو دو بار کہیں اور اقامت ایک ایک بار۔

سنی: اس حدیث سے اذان دو دو بار کا حکم تمہارے خلاف ہے کیونکہ تم ترجیح کے قائل ہو۔ لہذا آدھی حدیث پر ایمان یا عمل اور آدھی حدیث کی اقامت ایک ایک بار دوسرا یہ کہ تم شروع بغیر میں چار بار اللہ اکبر اور قدامت اصلو چودہ بار ہو ایہ اس حدیث کے خلاف ہے پہلے اپنے وعدے کے مطابق دلیل تو لاؤ۔ دوسرا یہ کہ دو دو بار کے الفاظ والی حدیث صحیح کیسے چھوڑ دیں؟ تیسرا یہ کہ یہاں اعلان اذان مراد ہے اطلاع کرنا جو ایک دفعہ ہی کافی ہے اس کے بعد وہ خواب کا واقعہ پیش آیا جس میں فیصلہ کیا گیا کہ بس اذان ہی دینی ہے اور فرشتے نے اذان و اقامت دو دو بار کہیں۔ اور یہ حدیث متواتر کے حکم میں ہے، حضرت بلال نے پوری زندگی میں دو دو بار الفاظ کہے۔ اگر کوئی ایسا حوالہ حدیث کا دکھا دو کہ حضرت بلال نے ایک بار کہے ہوں مسجد

نبوی میں یا کسی اور موزن نے؟ وہابیو! تمہارا مذہب ہی افراط و تفریط کا شکار ہے۔ جہاں اسلام کا حکم مناسب ہے تم وہاں بڑھا دیتے اور کم کر دیتے ہو۔ سب چیزیں تمہاری اسلام سے الگ ہیں۔ ہم کو الزام دیتے ہو کہ دو دو اسلام اذان میں اضافہ ہے۔ حالانکہ دو دو شریف الگ ہے اذان الگ ہے پہلے اور بعد کا فرق ہے الفاظ کا فرق ہے۔ مگر تم اذان کے الفاظ میں اضافہ کر کے اور اقامت کے الفاظ میں کمی کر کے کیا ہوئے؟

حضرات وہابی جواب دیے بغیر بھاگ گیا۔ اب کیا کریں۔

مناظرہ نمبر ۴۷

دہابیوں کا تین میل پر مسافر بن جانا

اسلام میں تین دن کی مسافت پر یا ۵ میل اور آبادی سے باہر جانے پر مسافر ہے جو قصر کرے گا چار رکعت والے فرض دو رکعت پڑھے۔

دہابی: بخاری و مسلم میں ہے کہ ایک دن رات کی مسافت طے کرنا بھی سفر ہے۔

سنی: یہ حدیث تمہارے بھی خلاف ہے کہ تین میل پر مسافر بن جاتے ہو۔

دوسرا یہ کہ بخاری و مسلم میں حدیث ہے تین دن تین رات مسافر کا ذکر ہے۔ ان احادیث پر کیسے عمل کرو گے۔ تین دن کی حدیث میں ایک دن

والے پر بھی عمل ہو گیا۔ مگر ایک دن والی حدیث پر عمل کر کے تین دن والی

حدیث چھوڑنی پڑتی ہے۔ الحمد للہ ہو کر حدیث چھوڑتے ہو۔ ہم اہل

سنت کو شش کرتے ہیں کہ احادیث پر عمل ہو جائے حدیث چھوڑنی نہ پڑے

اگر ایک دن والی حدیث منسوخ ہوئی اور تین دن والی تم نے پہلے ہی چھوڑ

دی اب بتاؤ نمازیں برباد ہوئیں یا نہیں؟ اس طرح مقیم ہو کر چار والی دو

پڑھ لیں تب بھی نماز برباد ہوئی۔ ایسے شک والے کام چھوڑ دو بقیہ والے

کام کرو۔

دہابی: بخاری و مسلم میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ السلام نے نماز ظہر مدینہ منورہ

میں چار رکعت اور ذوالحجہ میں نماز عصر دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ ثابت ہوا

کہ ذوالحجہ مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلے پر ہے جو شہر سے باہر ہے اور قصر فرماتے تھے۔

سنی: یہ حدیث بھی تمہارے خلاف ہے اس لئے کہ آبادی سے باہر قصر فرمائی، تم تو

آبادی میں تین میل جا کر قصر پڑھتے ہو یہ فرق نظر نہ آیا۔ دوسرا یہ کہ حضور

علیہ السلام حج کے ارادہ سے روانہ ہوئے اور شہر سے باہر نکل کر مسافرت

شروع ہے۔ تیسرا یہ کہ یہ واقعہ ایک دفعہ کا ہے ہمیشہ جس پر عمل اور صحابہ،

کرام کا عمل ہے چار برید تک قصر ہے۔ چوتھا یہ کہ تین میل سفر میں تم شہر میں

پھر کیسے عمل کرو گے کیونکہ شہر سے باہر ہونا ہی شرط ہے، جو تمہارے خلاف

ہے۔

دہابی: آج کل جدید دور ہے دس منٹ میں تیز رفتار سواری سے شہر سے باہر ہو

جاتے ہیں۔

سنی: اس سے تم کو کیا فائدہ ہے بلکہ عاجزی نظر آ رہی ہے کہ اور کچھ دلیل نہیں تو

یہ کہ دو، چاہے کتنی ہی تیز رفتار سواری ہو ہوائی جہاز ہو ستاؤن میل، شہر

سے باہر، تین دن کا راستہ پانچ منٹ میں طے کر لے وہ مسافر ہے قصر

پڑھے گا۔ تم مسافر نہیں پھر بھی قصر پڑھتے ہو، دو پہلے چھوڑ دو اور دو بھی

منہ پر مار دی گئیں۔

مناظرہ نمبر ۷

ذاکرنا نیک کے شاگرد سے مناظرہ

سنی: یہ ڈاکٹر صاحب وہابی غیر مقلد ہیں یا نہیں؟

نا نیک: جی ہاں یہ بات درست ہے، کہ وہ بچے وہابی ہیں۔

سنی: جناب انہوں نے ہندو کے رام چندر، کرشن وغیرہ کو نبی مانا ہے۔

نا نیک: میں نے نہیں سنا کہ انہوں نے ایسا کہا ہے۔

سنی: ان کی کتاب ہدایۃ الہدی صفحہ نمبر ۸۵ پر لکھا ہے وہابی نے بلکہ یہ بھی لکھا

ہے کہ ان پر ایمان لانا واجب ہے، نعوذ باللہ۔ جبکہ یہ کفر ہے، غیر نبی کو نبی کہنا۔

نا نیک: اگر انہوں نے لکھا ہے تو تحقیق کر کے لکھا ہوگا۔

سنی: اگر آپ بھی مانتے ہیں تو تجدید ایمان اور اگر شادی شدہ ہیں تو تجدید نکاح کر لیں۔

نا نیک: جو قوم کے بڑے ہوتے ہیں اس بنیاد پر لکھا ہوگا۔

سنی: ڈاکٹر کی تحقیق کسی سے اس سے امتدادہ لگا لو کہ غلط تراجم کی تفسیر نہیں غلط

مسائل بیان کرتے ہیں وہ کیا تحقیق کرے گا اور یہی بات قوم کے بڑے

لوگ کی وجہ سے ہے تو قوم کے بڑے پچھلے خاں، منظر، ہذا کو اور دیگر ان کو بھی

نبی مانتے ہو؟ اسی طرح گاؤں کا چوہدری تو یہ کا بڑا ہوتا ہے کیا خیال ہے؟

مشرکوں کو نبی کہنا کفر ہے رام چندر، کرشن وغیرہ ساری زندگی مشرک کرتے رہے جب وہ ایمان والے بھی نہیں تو نبی کیسے ہو سکتے ہیں مشرک کر دو بہ کر دو کفر و شرک ہے۔

نا نیک: بس جو ڈاکٹر صاحب نے کہہ دیا صحیح ہے۔

سنی: سبحان اللہ اگر ڈاکٹر خود کو نبی اعلان کر دے تو تم اس کا کلمہ بھی پڑھ لو گے؟

نا نیک: خاموش ہے۔

سنی: اسی طرح ہندو کتاب کو الہامی کہنا بھی یقینی نہیں یہ وہ انسان کی لکھی ہوئی ہے

اس لئے کہ ان ویدوں میں گانے بھجن وغیرہ ہیں۔ اگر اس وید میں جو کہ چار

ہیں ہندو بھی متفق نہیں۔ اس میں اگر اسلامی کوئی بات مل جائے تو یہ حقیقت

ہے جو دشمن بھی تسلیم کرتا ہے مگر ہم انسانی کتاب کو الہامی کیسے کہہ دیں؟

خود ہندو پنڈت رادھا کرشن نے بھی تسلیم کیا ہے کہ وید انسانی تخلیق ہے۔

اور وہ چار یہ ہیں رگ وید، یج وید، سام وید، اتھرو وید۔ ہندو تاریخ قدیم ہے

اور کئی حوالے ملتے ہیں مگر وید کی تصنیف کب کی گئی؟ نہ معلوم۔ اس لئے قطعی

طور سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ کوئی کہتا ہے کہ چندرہ سوسنیل مسیح بعض دو

ہزار سال اور بعض نے چھ ہزار سال قبل مسیح ان کا زمانہ بتایا ہے۔ اصل میں

ہندو مذہب چوں چوں کامرہ ہے۔ ہر مذہب کی باتیں جمع کر لیں۔ ان کی

وید میں تو حید بھی ہے رسالت بھی قیامت بھی جنت بھی جہنم بھی نیکی بھی

برائی بھی کفر و شرک بھی جہل و ظلم بھی قربانی بھی عبادت بھی پوجا بھی ایک خدا

کا تصور اور ایک کر دو خداؤں کا عقیدہ بھی اس لئے جین مذہب، بدھ

مذہب، آریا مذہب، سکرت مذہب، عیسائی مذہب، یہودی مذہب، نصاریٰ مذہب، بجوی مذہب، کواکب مذہب، شمس و قمر مذہب جانوروں کی پوجا۔ کس کس مذہب کی ملاوٹ نہیں؟ فرعون کے جلانے سے آریہ قوم نے اپنے مردہ جلانا شروع کئے یہ بھی ہندو مذہب میں ہے۔ اسلام میں قیامت کے دن اٹھنے کا عقیدہ ہے۔ ہندو مذہب میں ذرا تبدیل کر کے دوبارہ جون بدل کر آنے کا عقیدہ ہے۔ اسلام کی تاریخ انبیاء کی ابتدا حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوئی۔ کیا ڈاکٹر ڈاکر یزیدی بتا سکتا ہے کہ رام چندر کرشنا کس کی اولاد تھے اور کس زمانے میں تھے؟ ان سے پہلے اور بعد کسی مشہور نبی کا زمانہ تھا؟ ڈاکٹر یزیدی نائیک کا کہنا کہ ان پر ایمان لانا واجب ہے۔ معاذ اللہ۔ کس قطعی حوالے سے؟ کس اصول سے؟ کس ذرائع سے؟ اس مسئلہ پر ڈاکر یزیدی نائیک کو کھلا چیلنج مناظرہ۔ دنیا میں جہاں چاہے بات کر لے ہم تیار ہیں۔ ورنہ اس یزیدی کا کوئی شاگرد معتقد وغیرہ وغیرہ اس سے بھی مناظرہ کرنے کو تیار ہیں۔ ورنہ ڈاکٹر اعلائیہ تو یہ کہے تجدد پر ایمان و تجدد نکاح کرے۔

مناظرہ نمبر ۶۷

2012ء میں قیامت آئے گی

عیسائی: یہ پشین گوئی ہمارے ایک مصنف نے کی ہے اور اسکی بہت ساری باتیں درست ثابت ہوئی ہیں۔

سنی: جب تک قرآن وحدیث کے مطابق ساری نشانیاں پوری نہ ہوں اس وقت تک قیامت نہیں آسکتی۔ یہ غیر مسلم کی تجربے کی باتیں ہیں ضروری نہیں کہ پوری ہوں۔

عیسائی: یہ کتاب میں ہے اس پر قلم بن چکی ہے۔

سنی: یہ انسانی کتاب غلط ہو سکتی ہے بلکہ ہے اور قلم بنانا سچائی کی نشانی نہیں۔

عیسائی: تمام نشانیاں تو پوری ہو چکی ہیں اب دوسرا بعد قیامت آئیگی۔

سنی: ابھی بڑی نشانیاں باقی ہیں ان میں حضرت عیسیٰ کا نزول اور امام مہدیؑ کا ظاہر ہونا پچھلے ہو کر، یا جوج ماجوج کا آنا، دجال کا آنا، دابہ الارض کا نکلنا، پھر تلواروں سے جنگ کا زمانہ وغیرہ جب تک یہ نہ ہو قیامت نہیں آئیگی۔ اور یہ احادیث میں ہے مسلمانوں کا ایمان ہے کہ سب کا فیصلہ، تجربہ غلط ہو سکتا ہے مگر سرکارِ دو عالم ﷺ کا فرمان غلط نہیں ہو سکتا۔

عیسائی: مگر اس نے بتایا کہ محرم کا مہینہ اور دس تاریخ اور جمعہ المبارک کا دن ہوگا۔

سنی: یہ باتیں تو ہماری احادیث کی کتابوں سے نقل کی ہیں بلکہ اور بھی سن لو کہ

وقت بھی بتا دیا کہ عصر کا وقت ہوگا۔ مگر سن جیٹھوی اور سن جھری نہ بتائی۔

عیسائی: سن جھری نہ بتائی کہ اس کا علم نہیں ہوگا۔

سنی: حضورؐ کی قیادت کو کلام کہنا ہے ایمانوں کا کام ہے ہمارے آقا کا علم مشہور ہے اور نہ بتانے کی وجہ ہے کہ مسلمان جھک نہ ہو جائیں کہ ابھی بہت دور ہے۔ دوسری وجہ نہ بتانے کی قرآن میں ہے کہ اچانک آئے گی ورنہ جو مہینہ دن تاریخ وقت اور جو کچھ ہوتا ہے وہ سب کچھ بتا دیا۔ نہ بتانا عدم علم کی دلیل نہیں اور ابھی وجہ ہو سکتی ہے۔ بعض علم ظاہر نہ کرنے کا بھی حکم ہے۔ لہذا عیسائیوں کے بڑے بڑے وعدے جھوٹے ہو چکے ہیں۔

مناظرہ نمبر ۷۷

جنات سے مناظرہ

سنی: تم اس بچی کا پیچھا چھوڑ دو۔

جن: نہیں چھوڑوں گا۔

سنی: کہاں سے آئے ہو۔

جن: کلفٹن کے مزار سے۔

سنی: کس نے بھیجا ہے۔

جن: مزار والے بابائے۔

سنی: جھوٹ بولتے ہو کوئی بزرگ کسی کو جھک نہیں کرتا۔

جن: تم یہ قرآن پڑھنا بند کر دو۔

سنی: اس کا مطلب ہے تم بند ہو۔

جن: تم کو کیسے پتہ لگا؟

سنی: بے ایمان کو قرآن سے تکلیف ہوتی ہے۔ اب بتاؤ کہاں سے آئے ہو۔

جن: مرگھٹ سے جہاں مردوں کو جلاتے ہیں۔

سنی: کیا نام ہے؟

جن: رام چند

سنی: اب جانے کا کیا لو گے؟

جن: مٹھائی کھلا دو پیٹ بھر کے چلا جاؤں گا۔

سنی: یہ کوئی مٹھائی کھاؤ گے کھا کے دفع ہو جاؤ۔

جن: مٹھائی کھا کر کہتا ہے کہ میں اس لڑکی کو جان سے مار دوں گا۔

سنی: اب فقیر بھی مجبور ہے تم کو چلا کر چھوڑے گا۔

جن: تمہارے میں اتنا دم نہیں۔

سنی: مگر قرآن میں تاثر ہے اور فقیر غوث اعظم کا ادنیٰ غلام ہے۔

جن: نہیں جاؤں گا۔

سنی: یا غوث اعظم و بکیر میرا۔ یا شیخ عبدالقادر جیلانی خداوند

جن: ابھی تو میں جارہا ہوں، چارہا ہوں، چارہا ہوں۔

منظرہ نمبر ۷

یہ کام حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کئے ہم بھی نہیں کرتے

دیوبندی: یہ گیارہویں، بارہویں، عرس اور نیاز وغیرہ اس لئے نہیں کرتے کہ حدیث میں نہیں۔

سنی: یہ کوئی شرعی دلیل ہے اور کس نے یہ قانون بتایا ہے۔

دیوبندی: بخاری شریف میں ہے حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا میں وہ کام کیسے کروں جو حضور علیہ السلام نے نہیں فرمایا۔

سنی: بخاری کی اسی حدیث میں ہے یہ سن کر حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا یہ قرآن کا جمع کرنا غیر کا کام ہے۔ تین دفعہ یہ بات ہوئی آخر حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا میرا سیدہ کھول دیا گیا اور وہ اس کام کے شروع پر راضی ہو گئے۔

دیوبندی: میں نے حوالہ دیا کہ یہ بات بخاری شریف میں ہے۔

سنی: جی ہاں مگر حدیث تو پوری پڑھو۔ یہ کہاں کی شرافت ہے کہ اپنے مطلب کا جملہ لے لیا اور باقی چھوڑ دیا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے مسئلہ حل فرمایا کہ جو خیر کا کام ہو وہ کر سکتے ہیں۔ اب بتاؤ گیارہویں، بارہویں، عرس اور نیاز وغیرہ خیر کا کام نہیں یا ہیں۔ ورنہ جمع قرآن کی صورت میں اب تم قرآن کو

ہاتھ مت لگاؤ کہ یہ کام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہ کیا اور نہ کرنے کا حکم کیا۔ اسی طرح ابھی یہ کام شروع ہوا تھا مگر پایہ تکمیل تک حضرت عثمان غنیؓ نے پہنچایا۔

دیوبندی: صحیح قرآن الگ ہے اور نیاز وغیرہ الگ مسئلہ ہے۔

سنی: سبحان اللہ۔ اب خیر کے کام بھی الگ الگ ہو گئے جب خیر کے کام پر صحابہ کرام کا اجماع ہے اور خیر کے کام پر امت کا اجماع ہے پھر انکار کیوں؟

دیوبندی: بس جو ہمارے علماء نے کہہ دیا وہ حق ہے۔

سنی: سبحان اللہ۔ وہ چاہے حق کے خلاف ہو مگر تمہارے مولوی صحابہ کرام سے بڑھ کر ہیں؟

اگر تیرے ان علماء سے گیارہویں، بارہویں عرس اور نیاز ایصال ثواب دکھا دوں پھر۔

دیوبندی: تو توبہ ہمارے علماء ہم کو منع کریں اور خود وہ کام کریں یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

سنی: یہ تو ان کی قبر پر چاکر پوچھنا اور توبہ کی تلقین کرنا فقیر تو حوالہ دکھانے کو تیار ہے۔

دیوبندی: میں ابھی آتا ہوں۔

سنی: مگر وہ آئے اور شائد نہ آئیں اگر کوئی ثبوت دیکھ کر توبہ کر لے تو ہم دکھانے کو تیار ہیں۔

منظرہ نمبر ۸۰

ہم کو بحث سے اختلافی مسائل سے منع کیا گیا ہے

سنی: کیوں منع کیا ہے۔

دیوبندی: اس لئے کہ ہمارے پاس حق ہے اور حق والے بحث نہیں کرتے۔

سنی: اگر اس لئے منع کرتے کہ عام آدمی بحث کرے گا اور کوئی غلط بات منہ سے نکل جائے تو گناہگار ہوگا۔ مگر یہ کہنا کہ ہمارے پاس حق ہے اور نہ بتانا بلکہ چھپانا ہوا اور حق چھپانا جرم ہے سخت وعیدیں اس پر موجود ہیں۔

دیوبندی: حق والے کو کیا ضرورت ہے بحث کرنے کی۔

سنی: اگر حق ہے تو بتانا ضروری ہے یہ کیسا حق ہے جسے چھپانے کا حکم ہے؟

دیوبندی: ہم کو تبلیغ کرنے کا حکم ہے بحث کا نہیں۔

سنی: کیسی تبلیغ ہے کہ گیارہویں حرام، نذر نیاز حرام، قاتحہ وغیرہ حرام۔

دیوبندی: ہم کو بحث سے منع کیا ہے۔

سنی: بحث سے منع کیا ہے اور غیر شرعی فتوے لگانے کی اجازت دی ہے۔

دیوبندی: میں ان کاموں کی خرابی بتاتا ہوں۔

سنی: مگر آپ کو بحث سے منع کیا ہے اپنے علماء کی نافرمانی مت کرو۔

حضرات محترم!

تاریخ شاہد ہے کہ بدعتیہ گستاخ بزرگان دین پر اعتراضات کر کے اپنا نامہ اعمال سیاہ کرتے رہے اور یہ عمل رافضی دنیا تک ہوتا رہے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ جہاں اعتراضات کرنے والے ہوتے ہیں وہاں ان کو منہ توڑ جواب دینے والے بھی ہوتے ہیں اور پھر صرف اعتراضات ہی نہیں بلکہ الزام لگانے والے جھوٹ بولنے والے اپنی گستاخیوں کو چھپانے کے لیے ہر قسم کے حربے استعمال کرتے ہیں۔ حیرت تو اس وقت ہوتی ہے کہ الزام لگانے والوں کے حوالے کو جب اصلی عبارت سے ملا کر دیکھا جاتا ہے تو جھوٹ اور الزام کے ڈھول کا پول کھل جاتا ہے، اتنا بڑا جھوٹ اور الزام لگانے والوں کو شرم و حیا نہیں حدیث میں کچ فرمایا ہے کہ جب تیرے پاس شرم و حیا نہیں تو جو دل چاہے کر۔

اعلیٰ حضرت پر آج تک جتنے اعتراضات ہوئے ان سب کے جواب دینے چاہیے ہیں اور ایسے جواب دیئے کہ اعتراض کر نیوالوں کے منہ لال پیلے ہو گئے۔ لیکن اعتراض کرنے والوں میں ذہیت اور بے شرم لوگ بھی ہیں جو ایک ہی اعتراض کو بار بار دہراتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ ان بدعتیہ دلوں کو بار بار جوتے کھانے میں حزو آتا ہے۔ اگر یہی بات ہے تو ہم کو جوتے لگانے میں کوئی حرج نہیں۔ مثال مشہور ہے کہ سرسلامت جوتے بہت۔ لہذا وہ تمام اعتراضات مختلف چھوٹی بڑی کتابوں میں موجود ہیں۔ ان سب کو ایک جگہ جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

تاکہ کوئی بھی اعتراض دیکھ کر یاسن کر کوئی سنی پریشان نہ ہو اور یہ کتاب کھول کر مزید توڑ جواب دے سکے۔

بعض اعتراضات کے جوابات مختصر ہوں گے۔ مگر مزید توڑ ہوں گے اور بعض کے جوابات تفصیلی ہوں گے جیسی عبارت ہوگی ویسا جواب ہوگا۔ ان شاء اللہ ہم امید کرتے ہیں کہ عوام اور علماء اہلسنت اس کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے اور غیر حضرات اس کو مفت تقسیم کرانے میں مدد کریں گے اور اہلسنت کے خطیب حضرات سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ جیسے میں اس کتاب کے خریدنے کا اعلان فرمائیں۔

اور اگر کوئی صاحب مختصر جواب کے بعد بھی تفصیلی جواب سنانا چاہے تو وہ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آج تک جتنے بھی اعتراضات ہوئے ان کے جوابات اس کتاب میں ہیں، اگر کوئی نیا اعتراض کیا گیا تو اس کو آئندہ ایڈیشن میں شامل کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ

اعتراضات اہرام کے لئے نمبر وغیرہ اور جواب کے لئے ج ہوگا۔

نمبر 1: امام احمد رضا بریلوی اور اشرف علی تھانوی درسد دیوبند سے پڑھے ہیں۔

ج: اعلیٰ حضرت کی پیدائش ۱۲۴۵ھ میں ہوئی۔ اور فارغ التحصیل ہو کر ۱۲۸۵ھ میں مسند اقامہ پر رونق افروز ہو گئے یعنی چودہ سال کی عمر میں فتوے دینے شروع کر دیے تھے اور تھانوی ۱۲۸۰ھ میں پیدا ہوئے۔ دیوبند میں داخلہ ۱۲۹۵ھ میں لیا اور ۱۳۰۲ سال بعد فوت ہوئے۔ جس وقت تک اعلیٰ حضرت ۱۰۰ کتابیں لکھ چکے تھے۔ اعلیٰ حضرت کے بعد مفتی بن گئے

۔ جب کے تھانوی کے کھیلنے کوونے کے دن تھے۔ جھوٹ بولنے سے شرم کرو۔ اعلیٰ حضرت کا مدرسہ دیوبند میں پڑھنا تو دور کی بات ہے دیوبند کے قریب سے بھی نہیں گزرے۔

نمبر 2: اعلیٰ حضرت کی طبیعت میں گرمی اور گفتگو میں شدت تھی۔

ج: بخاری شریف میں ہے کہ بلاشبہ حق والے کے لئے (گرمی شدت) گفتگو کا حق حاصل ہے۔

نمبر 3: احمد رضا خان نے دیوبندیوں کو کافر بنایا۔

ج: شاید اعلیٰ حضرت نے ٹیلی فون کر کے ان سے کہا کہ تم کافر بن جاؤ اور وہ بن گئے۔ سبحان اللہ، گستاخیاں کر کے دیوبندی خود کافر ہوئے۔ اعلیٰ حضرت نے بنایا نہیں بلکہ بتایا۔

نمبر 4: احمد رضا خان کا رنگ سیاہ تھا۔

ج: تم سن کر کہہ رہے ہو۔ دیکھنے والوں نے بتایا کہ وہ سرخ و سفید رنگ کے مالک تھے۔

نمبر 5: احمد رضا کو اپنے والدین کا نام رکھنا پسند نہیں تھا وہ عبدالمصطفیٰ لکھتے جو کہ ناجائز ہے۔

ج: پسند نہیں کیا کہاں لکھا ہے؟ وہ تو احمد رضا ہی لکھتے اور عبدالمصطفیٰ کا اضافہ فرمایا اور قرآن و حدیث سے ثابت ہے حاجی امداد اللہ نے ایسا نام جائز لکھا۔ شام امداد یہ میں۔ لگاؤ فتویٰ حاجی صاحب پر؟

نمبر 6: احمد رضا کو شہید دروسر اور بخار ہمیشہ رہتا تھا۔

ج: شدید اور ہمیشہ اپنی طرف سے بڑھا دیا۔ درود تو اہل حضرت کو تھا اور تکلیف تم کو کیوں؟

نمبر 7: ان کی ایک آنکھ بے نور ہو گئی تھی۔

ج: اور تمہاری دونوں آنکھیں بے نور ہیں۔ کثرت مطالعہ سے ذوق تکلیف ہوئی پھر تمہیک ہو گئی ریاض کا مفتی آیا ہے۔ بتاؤ کیا خرابی بیان کرو گے۔

نمبر 8: ایک دفعہ عینک سر پر رکھ لی اور تلاش کرنے لگے۔ نسیان کے مریض تھے۔

ج: ایسے واقعات بھول جانے کے سب کے ساتھ ہوتے ہیں کوئی نسیان کا مریض نہیں کہتا۔ بلکہ نسیان کے مریض دیکھتے ہیں تو دیکھ دیو بندی مولوی مامے کی جگہ پاچا مہ سر پر باندھ کر لوگوں کے سامنے آ گئے۔ حوالہ محفوظ بشرط تو بہ۔

نمبر 9: احمد رضا کو بہت جلدی غصہ آتا تھا اور غضبناک ہو جاتے تھے۔

ج: بالکل درست اس لئے کہ غیرت ایمانی کا تقاضہ تھا اور کس پر غصہ آتا جو گستاخ ہوتا بدعتیہ ہوتا۔ یہ تو ایماندار ہونے کا ثبوت ہے۔

نمبر 10: وہ اکثر گالیاں بھی دے دیتے تھے۔

ج: ان کے سخت الفاظ تم کو گالیاں لگتے ہیں شاید تم گستاخ ہو۔ اگر گالیاں دیکھنی ہیں، دیو بندی کتاب شہاب غائب تقریباً ۱۵۰ صفحات کی کتاب ہے اور ۶۴۰ گالیاں دی گئی ہیں۔ حالانکہ اہل حضرت نے کبھی بھی گالیوں کا جواب گالیوں سے نہیں دیا۔

نمبر 11: احمد رضا نے بغیر حوالے واقعات بیان کر دیئے۔

ج: ایک حوالہ دکھاؤ کہ یہ واقعہ بغیر حوالے کے بیان کیا؟ ورنہ اپنے علماء دیوبند سے پوچھو فرضی کتابوں کے سن گھڑت نام صفحہ مطبوع لکھ دیا جبکہ پوری دنیا میں اس کتاب کا وجود نہیں۔ یہ دو کتابوں کے نام شہاب غائب میں حوالہ ہے۔ خزینۃ الاولیاء، ہدیۃ الاسلام۔ تمام زندہ مردہ دیوبندیوں، وہابیوں کو دعوت عام ہے کہ ان کتابوں کو پیش کر دو اگر سچے ہو؟

نمبر 12: احمد رضا نے انبیاء سے ہسری کا دعویٰ کیا۔

ج: اگر حلال کی اولاد ہو تو حوالہ پیش کر دو۔ اس دیوبندی کو دس سال ہو گئے وہ حوالہ نہیں دکھاسکا۔ جھوٹوں پر لعنت۔ اگر کسی دیوبندی کے پاس ثبوت ہے تو پیش کرے۔

آؤ دیکھو کہ نبی کی ہسری بلکہ نبی کی توہین محمود الحسن دیوبندی نے مرثیہ گنگوہی میں کی۔

مردوں کو زندہ کیا اور زندوں کو مرنے نہ دیا۔

اس مسیحائی کو دیکھیں ذرا ابن مریم

حضرت عیسیٰ کا منجرہ تھا کہ مردوں کو زندہ کیا۔ مگر دیوبندی گنگوہی نے تو زندوں کو مرنے نہ دیا اور لطف کی بات یہ کہ خود مرکز مٹی میں مل گئے۔

نمبر 13: احمد رضا خان نے صحابی کی ہسری کی تھی۔

ج: اس جھوٹ پر بھی ہم نے دیوبندی سے حوالہ مانگا۔ مگر پانچ سال ہو گئے وہ غائب ہیں جیسے گدھے کے سر سے بیگ۔ غفلت واداسے۔ دیوبندی کی صحابہ کرام سے برابری دیکھو مرثیہ گنگوہی میں لکھا،

وہ تھے صدیق اور فاروق پھر کیسے عجب کیا ہے۔

لگاؤ فتویٰ اگر پہچے ہو۔

نمبر 14: احمد رضا نے چار سال کی عمر میں منظرہ قرآن مجید پڑھ لیا اور چھ سال میں تقریر کیسے کر لی؟

ج: اس پر بھی تم کو تکلیف ہے۔ اعلیٰ حضرت کا گھر اندہ علی تھا اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے جس پر ہو جائے۔

نمبر 15: احمد رضا خان کا استاد زغالام قادر بیگ تھا جو مرزا قادیانی کا بھائی تھا۔

ج: اس نام کے استاد سے چند کتابیں ضرور پڑھیں تھیں۔ مگر وہ قادیانی کا بھائی نہیں تھا۔ نام ملتا جلتا ہے، وہ قادیانی کا بھائی تھا نیدار تھا، اور یہ مدرس اور مولوی تھے وہ پچیس سال میں مر گیا۔ اور یہ استاد ۸ سال تک زندہ رہے۔ وہ ۱۳۰۰ھ میں مر گیا۔ اور یہ ۱۳۱۲ھ میں زندہ تھے۔ کچھ تو شرم کرو جھوٹ اور الزام سے۔

نمبر 16: احمد رضا ابن تقی علی ابن رضا علی ابن کاظم علی، یہ شیعہ خاندان تھا۔

ج: سبحان اللہ۔ اہلیت کے نام برکت کے لئے رکھنا شیعہ بن جانا ہے تو تمام دیوبندی تیار ہو جائیں کہ دیوبندیوں، وہابیوں میں بھی ایسے نام موجود ہیں۔ اشرف علی، حسین علی، علی اصغر، غلام حسین، غلام حسن، محمد باقر، محمد حسین، غلام علی وغیرہ۔ فتویٰ تیار کرو۔ اور حوالے دیکھو۔ ورنہ پتھر بھری پانی میں ڈوب مرو۔ اور اعلیٰ حضرت نے شیعہ رافضی کے رد میں ۲۰ کتابیں تصنیف کیں کاش وہ پڑھ لیتے تو کچھ شرم کر لیتے۔

نمبر 17: امام بریلوی نے سخت توہین کی ہے۔ لبانی عائشہ کی شان میں۔ حدائق بخشش کتاب حصہ سوم میں۔

ج: اس قسم کا اعتراض کر کے دیوبندیوں نے پریشان کر رکھا ہے۔ ہم اس بات کا ایسا جواب دے رہے ہیں کہ دیوبندی مروتہ سے ہیں مگر اعلیٰ حضرت کی گستاخی ثابت نہیں کر سکتے۔ ان شاء اللہ۔ حقیقت یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت کا وصال ۱۹۲۱ء میں ہوا اور اس وقت تک حدائق بخشش کے دو حصے شائع ہوئے تھے۔ آپ کے وصال کے دو سال بعد ۱۹۲۳ء مولانا محمد محبوب علی قادری نے آپ کا کلام متفرق جمع کر کے حدائق بخشش حصہ سوم کے نام سے چھاپ دیا پریس نامیہ مسلم بنی سے کیونکہ کتابت اور چھاپائی کا سارا کام پریس والوں کو دے دیا تھا پریس میں ایک خارجی بھی تھا اس نے وہ اشعار ائم ذرع مشرک عورتوں کے بارے میں تھے جن کا ذکر حدیث کی کتابوں میں ہے مسلم شریف، ترمذی شریف، نسائی شریف۔ خارجی کا تلب نے وہ اشعار امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما کے نام میں شامل کر دیئے تاکہ اہلسنت کے عالم دین کو بدنام کیا جاسکے۔ اور اس حصہ سوم پر اعلیٰ حضرت کے نام کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہوا ہے۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ اعلیٰ حضرت نے حصہ سوم نہ تو ترتیب دیا اور نہ شائع کیا اور نہ ان کے اشعار ہیں۔ لہذا یہ الزام لگانے اور جھوٹ بولنے والے پہلے تو یہ ثبوت فراہم کریں کہ یہ حصہ سوم اعلیٰ حضرت نے ترتیب دیا اور شائع کیا ہو؟ ورنہ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت۔ اور رہی بات محبوب علی صاحب کی تو اس غلطی کی

نشاہت بھی سنی بریلوی علماء نے کسی قسم کا نام علامہ مشتاق احمد لکھا ہی ہے۔ اور جب اس غفلت کا علم ہوا محبوب علی صاحب کو تو انہوں نے اپنی انا کا مسئلہ نہیں بنایا۔ جیسے دیوبندیوں نے گستاخی کر کے اپنی انا کا مسئلہ بنالیا بار بار توجہ دلانے کے بعد بھی تو یہ نہیں کی، تو محبوب علی صاحب نے ۹ ذیقعدہ ۱۳۷۱ھ بمطابق کے ہفتہ وار اخبار میں اعلانیہ توپہ شائع کی اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی اور استغفار کیا۔ اگر کوئی صاحب وہ اخبار دیکھنا چاہیں تو ہم دکھانے کے لئے تیار ہیں۔ اور توپہ کے بعد گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اس وقت کے ایک سوانح نویس علماء نے فتویٰ دیا کہ اعلانیہ توپہ کرنے کے بعد توپہ قبول ہوتی ہے اور توپہ کا دروازہ کھلا ہے۔ اور اسے کتابی شکل میں بھی شائع کر دیا تو یہ شور مچا ہو گیا۔ اور ۱۹۵۵ء میں جب یہ ہنگامہ کھڑا ہوا تو تمام ذمہ داری محبوب علی صاحب کے اوپر ہی ڈالی جا رہی تھی۔ کسی ایک نے بھی اعلیٰ حضرت کا نام نہ لیا کیونکہ وہ یہ دیکھ چکے تھے کہ حصہ سوم اعلیٰ حضرت کے وصال کے بعد محبوب علی صاحب نے شائع کیا ہے۔ مگر دیوبندی تو ادھار کھائے بیٹھے تھے اعلیٰ حضرت کی دشمنی میں وہ یہ موقعہ کب ہاتھ سے جانے دیتے۔ لہذا آج تک وہ قانوناً اس گستاخی کو اچھا لے لیں اور اعلیٰ حضرت کے مقام کو لوگوں کے دلوں سے نکالنا چاہتے ہیں۔

کیا دیوبندیوں میں ایک مرد بھی ایسا نہیں جو انصاف پسند ہو حقیقت پسند ہو؟ اور وہ بتائے کہ اعلیٰ حضرت کے وصال کے بعد ان کی طرف دوسرے کی غلطی منسوب کرنا حماقت جہالت ہے بشری اور بے غیرتی ہے یا نہیں؟

شاید یہ توپہ کا دروازہ دیوبندیوں میں ہے جب چاہے کھول دیں جب چاہیں بند کر دیں۔ تمام دیوبندیوں، وہابیوں کو چیلنج ہے کہ حصہ سوم حدائق بخشش اگر اعلیٰ حضرت کی زندگی میں آپ سے ترتیب دے کر شائع کرنا ثابت کر دیں ایک لاکھ روپے انعام حاصل کریں ورنہ شرم کریں۔ ارے اپنے گھر کی خبر لو۔ تھانوی نے لکھا، فضل الرحمن کے متعلق وہ کہتے ہیں کہ میں بیمار ہوا اور پھر آرام ہونے کے بعد کہا کہ ”سیدہ فاطمہ الزہراء خواب میں آئیں اور مجھے سینے سے لگا لیا“ اچھا ہو گیا۔ جواب دو کیا فتویٰ ہے۔ حوالہ قصص الاکابر۔

دوسری عبارت۔ تھانوی نے لکھا کہ میں نے یہ بھی خواب دیکھا کہ حضرت عائشہ صدیقہ میرے مکان میں تشریف لانے والی ہیں۔ اس سے میں تعبیر سمجھا کہ جو نسبت عمر حضرت عائشہ صدیقہؓ کو بوقت نکاح حضور کے ساتھ تھی وہ ہی نسبت ان کو ہے۔ (حوالہ اضافات الیومیہ)

دیوبندیو! یہ گستاخی نظر نہیں آتی۔ جواب دو حضور ﷺ کے ساتھ تھانوی کو کیا نسبت ہے؟ اور ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے تھانوی کی بیوی کو کیا نسبت ہے۔ کسی دیوبندی کی غیرت نے جوش نہیں مارا اس پر فتویٰ دے یا تھانوی کی توپہ دکھائے۔ اپنی گستاخیوں پر پردہ ڈالنا چاہتے ہو شرم کرو۔

نمبر 18: احمد رضا کا مذہب رضا خانی ہے۔

ج: جس سابقہ دیوبندی سعید احمد نے جھوٹ بولا تھا وہ نوپہ کر کے سنی حنفی

بریلوی بن گیا ہے۔ دیوبندیو! تم بھی جھوٹ سے توبہ کرلو۔

نمبر 19: احمد رضا نے نیا فرقہ نکالا۔

ج: امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ قدیم مسلک سنی حنفی تھے اس کی گواہی ثناء اللہ امرتسری نے دی۔ (شیخ توحید) اور سلیمان ندوی نے دی۔ حیات شعلی نعمانی میں اور شیخ محمد آکرام نے موج کوثر کتاب میں دی ہے۔ عبدالحی علی ندوی نے نزہۃ الخواطر میں۔

نمبر 20: احمد رضا کو فقہ میں عبور حاصل نہیں تھا۔

ج: صرف فتویٰ رضویہ پڑھ لو گیارہ جلدیں ہیں پھر بتاؤ کیا خیال ہے۔ مٹی کی اقسام سے تیمم کی ۸۴ صورتوں میں اہلی حضرت نے ۷۰ اقسام اور بیان کر دیں ایسا فقہ حنفی پر عبور تھا۔ کآج تک دیوبندی پوری جماعت میں بھی کسی کو حاصل نہیں۔

نمبر 21: احمد رضا نے امام حسینؑ کے مزار مبارک کی تصویر رکھنا جائز لکھا ہے۔

ج: ایسی تصویر کسی بزرگ کے مزار کی رکھنا جائز ہے۔ بتاؤ کیا شرعی خرابی ہے؟

نمبر 22: احمد رضا خان پان لکھاتے اور حقہ پیتے تھے یہ بری باتیں ہیں۔

ج: اگر یہ بری باتیں ہیں تو فتاویٰ رشیدیہ میں گنگوہی وہابی نے پان اور حقہ کا کھانا پینا درست لکھا ہے۔ کیا خیال ہے دیوبندیو! گنگوہی نے بری عادات کو کاکھ دیا ہے؟

نمبر 23: احمد رضا خان نے اللہ تعالیٰ کی شان میں نازیبا کلمات کہے۔ فتاویٰ رضویہ۔

ج: وہ کلمات کس باطل عقیدہ کے سلسلے میں کہے کہ دیوبندی عقیدہ اللہ تعالیٰ

جھوٹ بول سکتا ہے۔ معاذ اللہ۔ اس پر اہلی حضرت نے خرابیاں بیان کیں وہ تم نے نہیں بتایا کیونکہ اس عقیدہ پر بعض دیوبندی بھی اہت کرتے ہیں۔ شرم کرو۔ اگر دیوبندیوں کو اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی پر ایمان ہے تو امکان کذب سے توبہ کرو۔

نمبر 24: احمد رضا خان کے رسائل ہی رسائل ہیں جو کتاب نہیں کہلا سکتے۔

ج: ارے قاضی کے رسائل کو تم کتابیں شمار کر سکتے ہو تو ہم اہلی حضرت کے رسائل کو کتاب کیوں نہیں کہہ سکتے۔ رفیع الدین کے رسائل و صفحات کے ہو کر کتاب بن جائے تو اہلی حضرت کے رسالہ ۴ صفحات میں کتاب کیوں نہیں بن سکتی۔

نمبر 25: اہلی حضرت نے ہندوستان کو دارالسلام قرار دیا جبکہ وہ دارالحرب ہے۔ لہذا احمد رضا خان کو معلوم ہی نہیں کہ اس کا کیا حکم ہے؟

ج: کرامت علی جوہری، نواب صدیق حسن، محمد حسین بنالوی، نذیر حسین، نذیر احمد، قاضی، عبدالحی لکھنوی، ان سب کی کتابوں میں ہے کہ ہندوستان دارالحرب نہیں۔ بتاؤ تم جھوٹے ہو یا یہ سب کیا یہ جابل تھے؟ قاسم نانوتوی نے دارالحرب بھی کہا اور دارالسلام بھی کہا۔ قاسم العلوم بکثرت میں۔ اور اشرف علی قاضی دارالسلام ہونے کو ترجیح دیتے ہیں۔ محمد یزید الاخوان میں۔ جواب دو جھوٹوں کے سردار؟

نمبر 26: احمد رضا خان کا مقام رضا خانی کتاب میں دیکھو کیسا ہے؟

ج: وہ بھی دیکھا اب یہ بھی دیکھ کہ رضا خانی مصنف نے دیوبندی مذہب سے

بیزاری کا اعلان کر کے بتایا کہ اس کے تمام حوالے جھوٹے۔ غلط اور الزام لگائے تھے۔ سابقہ دیوبندی سعید احمد صاحب نے یہ بھی کہا کہ اب میں سابقہ کتابوں کے منسوخ کر چکا ہوں۔

اگر دیوبندی مفتی فرمائش کرے تو ہم اس کے گھر کے سامنے سعید احمد صاحب کی تقریر کر سکتے ہیں۔

نمبر 27: احمد رضا خان نے جہاد کا فتویٰ نہیں دیا معلوم ہوا کہ انگریز کے ایجنٹ تھے۔

ج: اعلیٰ حضرت نے جہاد کے اہم فریضہ کے متعلق لکھا کہ یہ اس وقت فرض ہوگا جب اس کی شرائط پائی جائیں اور اہم شرط یہ ہے کہ سلطان اسلام اور قوت کا موجود ہوتا۔ اور فقہ حنفی کی کتابوں سے حوالے دیئے۔ مجتہبی، شرح نقایہ، رد المحتار۔ مگر وہابیوں نے تو جہاد کی فرضیت کا ہی انکار کر دیا، ہر قسم کی شرط کا انکار کر دیا حوالہ۔ الاقتصاد فی مسائل الجہاد میں۔ اور تھانوی نے نگہبوی، نانوتوی، انصھوی اور اسماعیل دہلوی نے بھی جہاد کا فتویٰ نہیں دیا۔ بتاؤ یہ سب انگریز کے ایجنٹ تھے؟ تھانوی کو چھ سو روپے ماہانہ انگریز تنخواہ دیتا تھا۔ حوالہ مکالمۃ الصدورین میں ہے۔ اس کو کہتے ہیں انگریز کا ایجنٹ، اس کے علاوہ بے شمار دیوبندی مولوی انگریز کے بچے ایجنٹ تھے۔ مزید حوالے "دیوبندی مذہب" کتاب میں دیکھ سکتے ہیں۔

نمبر 28: احمد رضا خان ہندوؤں کے غیر خواہ تھے۔

ج: اعلیٰ حضرت پر الزام لگانے والے بغیر ثبوت کے کہو اس کرتے ہیں، جبکہ اعلیٰ حضرت نے گاندھی سے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اور دنیا نے

دیکھا کہ اعلیٰ حضرت کے وصال کے بعد گزشتہ سالوں میں انڈیا کے وزیراعظم نہسیارائے اعلیٰ حضرت کے عرس میں شریک ہوئے کا پروگرام بنایا جس پر اعلیٰ حضرت کے پوتے حضرت اختر رضا خان بریلوی نے سختی سے منع کر دیا تھا۔ دیوبندیو! آنکھیں کھل گئیں ہوں گی۔ ورنہ ہم کھول دیتے ہیں۔ جشن دیوبند سو سالہ منایا اس میں اندرا گاندھی کو بلایا۔ بچے گاندھی نے کھانے کا انتظام کیا اور گوشت جھٹکے کا دیوبندیو نے کھایا۔ غیر خواہ کون ہوئے؟ ایسے پیشاوار حوالے دیوبندی مذہب کتاب میں دیکھیں کہ گاندھی کی تصویر کے سامنے قرآن خوانی کی گئی۔

نمبر 29: احمد رضا کو اعلیٰ حضرت کہنے والے گستاخ ہوئے کہ انبیاء کو حضرت صحابہ کرام کو حضرت کے لقب سے یاد کرتے اور کہتے ہیں مگر اپنے احمد رضا کو اعلیٰ حضرت کہتے ہیں۔

ج: اعلیٰ حضرت کہنے میں ہماری نیت یہ ہے کہ اپنے زمانے میں علماء حق کے اعلیٰ حضرت نہ کہ انبیاء و صحابہؓ سے اعلیٰ۔ مسلمان کی نیت پر حملہ کرنا گناہ ہے۔ اور معلوم ہونے کے بعد بھی کہنا بہتان و الزام جھوٹا ہے۔ لیکن سیدھی انگلیوں سے ٹکائی نہ لکھتے تو لیزھی کرنی پڑتی ہے۔ ہم وہابی کے اس بہتان کا ایسا جواب دینا چاہتے ہیں کہ جو لٹا چپے کے کہ نہیں ہوگا اور مرتے دم تک مدلال رہے گا۔ دیوبندی وہابی عاشق الٰہی میرٹھی نے کتاب تذکرۃ المرشید میں گیارہ جگہ حاجی صاحب کو اعلیٰ حضرت لکھا۔ دو جگہ گنگوہی نے اپنے مکتوب میں حاجی صاحب کو اعلیٰ حضرت لکھا۔ تھانوی نے تین جگہ اعلیٰ حضرت لکھا۔

تختہ القادریان میں قاری طیب کو اعلیٰ حضرت لکھا۔ لگاؤ فتویٰ گستاخ انبیاء اور گستاخ صحابہ کرامؓ کے ہونے کا اگر اپنے دعوے میں سچے ہو؟
نمبر 30: احمد رضا خان کی کتابیں ۱۰۰ کے قریب ہیں اس سے زیادہ نہیں۔

ج: جھوٹوں کے سردار آؤ ہم سے اعلیٰ حضرت کی ایک ہزار کتابوں کے نام دیکھو اور جھوٹے الزام سے تو بچ کر دو۔
نمبر 31: احمد رضا تعویذ کے پیسے لیتے تھے۔

ج: ایک ثبوت دکھا دو، ورنہ شرم کرو، پوری زندگی تعویذ کے لیے پیسے روپے نہیں لئے بلکہ جو مٹھائی لے آتا اور تعویذ مانگ لیتا اس کی مٹھائی واپس کر دیتے۔
نمبر 32: بریلوی امام نے انبیاء کی بشریت کا انکار کیا۔

ج: ثبوت دو اگر حلال کی اولاد ہو تو، ورنہ اعلیٰ حضرت نے فتاویٰ رضویہ میں لکھا کہ جو مطلقاً حضور ﷺ سے بشریت کی نفی کرے وہ کافر ہے۔ وہابیو! جھگڑا صرف بشریت کا نہیں بلکہ حضور ﷺ کو اپنے جیسا کہنے میں ہے۔ ہم اہلسنت حضور ﷺ کو بشر مانتے ہیں بے مشل، اور تمہاری کتابوں سے دکھانے کو تیار ہیں کہ حضور ﷺ دیگر انبیاء سے امتیازی اعمال میں بڑھ جاتا ہے، اور حضور ﷺ سے زیادہ علم شیطان و ملک الموت و دیگر مخلوق کو مانتے ہو۔ حوالے دیکھو اور تعذیب ایمان کرو۔

نمبر 33: بریلویوں کی کتابیں ”تجانب اہلسنت، لغتہ روح، بارخ فردوس“ میں گستاخی ہے۔

ج: یہ کتابیں ہماری عقائد کی نہیں اور نہ ہی معتبر ہیں اس میں رطب و یابس بھرا

ہوا ہے۔ آؤ مرد میدان غوہم ان کتابوں پر فتویٰ لگاتے ہیں تم حفظ الایمان، تختہ یرالناس، براہین قاطعہ، فتاویٰ رشیدیہ پر فتویٰ لگاؤ؟ ہے کوئی تم میں ایماندار۔

نمبر 34: امام بریلوی نے انبیاء علیہم السلام کی موت کا انکار کیا ہے۔

ج: حوالہ، ثبوت، دلیل یہ سب قائب چیسے گدھے کے سر سے بیٹنگ۔ اعلیٰ حضرت کی کتاب میں ہے انبیاء پر ایک خط کے لئے موت طاری ہوتی ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہو جائے۔ دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ انبیاء کو بھی اجل آتی ہے مگر ایسی کہ فقط آتی ہے۔

نمبر 35: بریلوی عقیدہ تین خدا کا قائل شرک نہیں ہے۔ فتاویٰ رضویہ۔

ج: یہ عبارت فتویٰ رضویہ میں نہیں ہے اور نہ ہی یہ ہمارا عقیدہ ہے جھوٹ بولتے ہوئے خدا کا خوف تو کر لیتے، کیا دیوبندیوں کو یہی سکھایا جاتا ہے کہ جھوٹ بولو الزام لگاؤ، بہتان باغوا اور بغیر نام اور پتے کے پرچے فوٹو اسٹیٹ تقسیم کر کے لوگوں کو گمراہ کرتے رہو۔

نمبر 36: بریلوی عقیدہ اللہ تعالیٰ ۳۵ میں پیدا ہوئے۔ معاذ اللہ، لغتہ روح۔

ج: جھوٹ، الزام، بہتان ہے لغتہ روح نہ تو ہماری عقیدہ کی کتاب اور نہ ہی معتبر ہے آؤ اس پر ہم فتویٰ لگاتے ہیں۔ تم مرثیہ گنگوہی کے لکھنے والے محمود الحسن پر فتویٰ لگاؤ اس نے لکھا کہ،

خدا ان کامر بنی تھا وہ مر بنی تھے مخلوق کے

گنگوہی کو لکھا کہ خدا ان کی پرورش کرتا تھا اور وہ تمام مخلوق کی پرورش کرتے

تھے، جواب دو؟ دیوبندیوں! گنگوہی کو خدا مان لیا؟ اور گنگوہی کے مرکز ملی میں ملنے کے بعد مخلوق کا مربی کون ہے؟

نمبر 37: مسجد میں ناچنا جائز ہے۔ الحاحا۔

ج: غلط بات ہے جو بھی کرے تم فتویٰ دو ہم بھی دستخط کر دیتے ہیں۔ اور رشید احمد گنگوہی نے مسجد میں چار پائی بچانے کی اجازت دی ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ۔ جواب دو؟ چار پائی بچانے کے بعد اس پر پاؤں پھینکا کر لینا بھی ہوگا بتاؤ یہ مسجد کا ادب ہے یا ہوٹل کھولنے کا پروگرام۔

نمبر 38: بریلویوں نے باقاعدہ جماعت بنا کر مرزائیوں کی مخالفت کبھی نہیں کی۔

ج: سبحان اللہ۔ سب سے پہلے اعلیٰ حضرت نے مرزا دجال کو کافر کہا۔ پھر مرزا علی شاہ صاحب نے جو کارنامے قادیانی مذہب کے خلاف کئے اور مناظر اعظم محمد عمر صدیقی اچھروی صاحب نے جبکہ قادیانیوں کو زندہ کر دیا اور بھگا دیا دیگر علماء اہلسنت کے اگر نام لکھیں تو ایک عظیم کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ تحریک شتم نبوت میں کس نے مقابلہ کیا وہ سب بھول گئے۔ شاہ احمد نورانی نے قوی آجملی میں مرزائیوں کو اقلیت اور کافر قرار دوا لیا۔ اہلسنت بریلوی کے علماء ایک جماعت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ دیوبندی پوری جماعت مل کر بھی وہ کام نہیں کر سکتی جو خدا فرما لیا اہلسنت نے کئے۔

اس طرح تو کوئی یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ دیوبندیوں نے عیسائیوں، یہودیوں کے خلاف باقاعدہ جماعت بنا کر کبھی بھی مخالفت نہیں کی۔ بتاؤ؟ جو جواب تمہارا وہی جواب ہمارا۔ اسی طرح اشرف علی تھانوی نے کوئی جماعت

باقاعدہ بنا کر شیعہ کی مخالفت کی؟ گنگوہی نے کون سی جماعت بنائی، نانوتوی نے کون سی جماعت بنائی؟ قادیانیوں کے خلاف؟

نمبر 39: امام بریلوی اور ان کے ماننے والے گستاخ ہیں ان کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

ج: آج کے وہابی دیوبندی تو اپنے علماء کے فتوؤں سے بھی بے خبر جاہل ہیں ان کے تھانوی نے، گنگوہی نے کاشمیری نے اور دیگر نے بریلوی امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز و درست قرار دیا ہے۔ حوالے دکھانے کو تیار ہیں آؤ مرد میدان ہو۔ حوالے دیکھ کر جھوٹ کے الزام سے توبہ کر لینا۔ آج یہ بکواس کر کے اپنے علماء کی توہین کر رہے ہیں فتوے کا انکار کر رہے ہیں۔ اور ان کے بڑوں نے ان کے منہ پر تھوک دیا کہ تم کس منہ سے انکار کرتے ہو۔ دیوبندیوں نے نماز جائز ہونے کا فتویٰ دے دیا۔

نمبر 40: بریلوی یہاں پاکستان میں وہابیوں کو گستاخ اور ضیعت کہتے ہیں اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع کرتے ہیں مگر سعودیہ میں حرمین شریفین کے وہابی امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔

ج: دیوبندی حسین احمد مدنی پوری نے وہابیوں کو گستاخ اور ضیعت لکھا ہے دیکھو کتاب ”الشہاب عاقب“ میں۔ بتاؤ دیوبندیوں اپنے حسین احمد کو چھوڑو گے یا سعودی وہابی امام کو۔ دیوبندی گستاخ وہابی ضیعت امام کے پیچھے نماز پڑھ کر اپنی نماز برباد کر رہے ہیں یا نہیں؟ اور یوسف لدھیانوی نے فتویٰ دیا جنگ اخبار میں کہ امام حرمین اور مسجد نبوی کے امام کے پیچھے نماز جائز نہیں

کہ وہ ویٹہ یونہی تھے ہیں۔ جواب دو۔ دیوبندیو! یوسف لدھیانوی کا فتویٰ مان کر بھی تم اپنی نماز صالح کر رہے ہو۔ حج و عمرہ اور نوکر پیشہ دیوبندیوں کی نمازیں امام کعبہ کے پیچھے ناجائز ہیں۔ حوالہ جنگ اخبار کا۔ متحدہ المبارک 1996ء۔

نمبر 41: بریلیوی حج کرتے ہیں اور امام کعبہ کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے اور ان کا حج کیسے ہوگا۔

ج: یہ اعتراض کرنے والا جاہلوں کا سردار ہے۔ حج کا تعلق اور شرط اور رکن، امام کعبہ کے پیچھے نماز نہ پڑھنے سے کوئی کی یا خرابی حج میں نہیں آتی۔ بے شمار لوگ وضو کر رہے ہوتے ہیں جماعت نکل جاتی ہے بعض بیت الخلاء میں ہوتے ہیں جماعت نکل جاتی ہے۔ ان کا بھی حج ہو جاتا ہے۔ اگر دیوبندی امام کعبہ کے پیچھے نماز پڑھنے کو حج کا رکن اور شرط بتاتے ہیں تو لدھیانوی نے امام کعبہ کے پیچھے نماز ناجائز کہی ہے۔ چلو بھی تمام دیوبندیوں کی نمازیں ناجائز اور ساتھ ہی حج بھی ناجائز ہو گیا۔ دیوبندیو! فرض حج دوبارہ کرو اور تمام نمازوں کی قضاء کرو۔ گستاخوں کی حمایت کرنے چلے تھے اپنے حج اور نمازیں برباد کر دیں۔ سبحان اللہ۔

نمبر 42: احمد رضا نے گستاخی کی ہے اس لئے کافر ہے ہم شہوت دکھانے کو تیار ہیں۔

ج: واہ بھی! واہ قضاوی، گنگوہی، نانوتوی، انیسوی کو اعلیٰ حضرت کی کوئی گستاخی اور کفر نظر نہیں آیا جو حج کے دو کلمے کے دیوبندی کو نظر آ گیا۔ یہ تو اپنے علماء سے زیادہ اور بڑھ کر کفر کا فتویٰ لگانے میں تیز ہیں۔ کیوں نہ ہو دیوبندی

مذہب میں امتی اعمال میں انبیاء سے بڑھ جاتے ہیں۔ حوالہ تحذیر الناس۔ تو آج کے دیوبندی قضاوی سے اعمال میں علم میں فتویٰ میں کافر کہنے میں بڑھ سکتے ہیں۔ لیکن علمائے دیوبند نے ایسے کہنے والوں کے منہ پر تھوک دیا بلکہ پیشاب کر دیا کہ ہم احمد رضا کو عاشق رسول، ایمان دار، مفتی، نیک، سنتوں کا پابند اور دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ حوالہ دیکھو اور تجدید ایمان، تجدید نکاح کر لو۔

نمبر 43: بریلیوی کلمے۔

لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ۔ معاذ اللہ۔ فواکد فرید یہ

لا الہ الا اللہ شیلی رسول اللہ۔ معاذ اللہ۔ تذکرہ غوثیہ

لا الہ الا اللہ محکم دین بریلیوی رسول اللہ۔ معاذ اللہ۔ تذکرہ غوثیہ۔

ج: پہلی بات تو یہ کہ یہ بزرگ بریلیوی کب اور کیسے ہو گئے؟ جھوٹ سے توبہ کرو۔ دوسری بات یہ کہ یہ کلمات غیر شرعی ہیں تم فتویٰ کیوں نہیں لگاتے؟ عورتوں کی طرح کب تک پردہ کرتے رہو گے۔ لگاؤ فتویٰ تم کس کا انتظار ہے۔ یہ تینوں بزرگوں کے یہ واقعات غلط ہیں سن گھڑت ہیں ان کی زندگی کے نہیں ہیں۔ یہ خوب صاحب ہندوؤں کو حضور علیہ السلام کا کلمہ پڑھائیں یہ نہیں ہو سکتا۔ آؤ ہم فتویٰ دینے کو تیار ہیں کہ جس نے یہ کلمے بنائے وہ جاہل گمراہ بے دین ہے ایمان ہیں۔ اور تم بھی قضاوی کے واقعہ بیان کرو۔ لا الہ الا اللہ شریف علی رسول اللہ۔ معاذ اللہ۔

قضاوی کا کلمہ خواب اور بیداری دونوں کی حالت میں پڑھا گیا۔ خواب پر تو

ہم کو کوئی اعتراض نہیں مگر بیداری میں بھی یہ کلمہ تھا تو ہی کا پڑھا گیا رسالہ اللہ داد میں۔ آؤ ہم دکھائیں پھر تم تھا تو ہی پر فتویٰ لگا دینا۔ تم اسی لئے فتویٰ نہیں لگاتے کہ تھا تو ہی پر بھی لگانا پڑے گا۔ کب تک اپنے اکابر کی گستاخیوں پر پردہ والو گے۔ پھر تھا تو ہی تو خواب میں نہیں تھا اس نے جو جواب دیا کہ اس واقعہ میں تسلی تھی کہ تم اس کی طرف رجوع کرتے ہو وہ قبیح سنت ہے۔ حالانکہ حدیث کے مطابق تھا تو ہی کو جواب دینا چاہئے تھا کہ یہ بُرا خواب ہے۔ یا نہیں ہاتھ کی طرف منکر کے تین مرتبہ تھو تھو، تھو کرو۔ مگر وہ منصب نبوت کو لپٹ کر نہ تھے جب ہی تو کہا اس واقعہ میں تسلی ہے۔ اور اگر تھا تو ہی کا جواب درست مانتے ہو تو بندو! جو بھی قبیح سنت یعنی سنت کی اتباع کرنے والا ہے تمام دیوبندی اولیاء اللہ کا نام لے کر پڑھو۔ تمام صحابہ کا کلمہ میں نام لے کر پڑھو۔ کیونکہ یہ سب قبیح سنت ہیں۔ اگر ایسا کلمہ نہیں پڑھ سکتے تو تھا تو ہی پر فتویٰ لگا کر جھگڑا ختم کرو۔ اس واقعہ سے دیوبندیوں میں کئی گروپ بن گئے اور بعض نے دہلی زبان میں ہکا فتویٰ لگا دیا۔ تفصیل کے لئے دیکھو کتاب ”دیوبندی مذہب“۔ اس طرح کے حوالے دینے والے سابقہ دیوبندی سعید احمد قادری ہیں۔ جس نے من گھڑت حوالوں سے قیہ کر کے قہید ایمان کر لیا اور سنی حنفی بریلوی بن گئے۔

اس پر بعض دیوبندیوں نے کہا ہم کو تو پہلے ہی معلوم تھا کہ یہ سنی بن جائے گا۔ محالوں تم نبی ﷺ کے علم غیب کے منکر ہو اور خود علم غیب کو دعویٰ کرتے ہو۔ شرم کرو چلو پھر پانی میں ڈوب مرو۔ اگر دیوبندی کو علم غیب تھا مان لیں تو

یہ عطائی ہو گا ذاتی نہیں ہو سکتا۔ تو اسمعیل دہلوی نے عطائی علم غیب والے کو بھی مشرک لکھا ہے۔ تو یہ دیوبندی اسمعیل دہلوی کے فتوے سے مشرک ہوا۔ چلو چھٹی ہوئی۔ اور اس پر سچے میں لکھا کہ ایک حوالہ ثابت کرنے والے کو مبلغ میں ہزار روپے انعام دیا جائے گا۔ اور دس حوالہ دیئے ہیں۔ ہم اعلان کرتے ہیں کہ دس حوالے غلط من گھڑت فریب اور مجبور ہوئے ہیں آؤ مرد میدان بنو۔

چلتے چلتے ایک اور پرچہ دیوبندی فوٹو اسٹیٹ کر کے تقسیم کرتے ہیں اس کا جواب بھی پڑھ لیں سرفی یہ ہے۔

نمبر 44: دینائے بریلیت کو چیلنج

ج: تمام زندہ مردہ دیوبندیوں، وہابیوں، خارجیوں کو اعلان کر کے بتا رہے ہیں کہ ہم کو تمہارا چیلنج منظور ہے قبول ہے۔

آؤ مرد میدان بنو علم غلط کو تحریری گفتگو کرو۔

چیلنج دے کر چوڑیاں پہن کر منہ چھپانے والو کہاں ہو؟ اگر حلال کی اولاد ہو تو نام اور پتہ لکھو تا کہ شرائط طے کی جائیں۔ اگر سامنے آنے کی ہمت و جرأت نہیں، شاید پاؤں میں ہندی لگی ہے تو گھر میں بیٹھ کر تحریری منظرہ کرو۔ نام اور پتہ لکھو کہ دنیا کے دیوبندی اور وہابییت کو چیلنج کہ اپنا اہلسنت و جماعت ہونا ثابت کرو۔ منہ مانگا انعام وصول کرو۔

تمام زندہ مردہ دیوبندیوں کو دعوت عام اہلسنت کے عقائد کی طرح اپنے عقائد ثابت کرو اور انعام حاصل کرو۔

خادم اعلیٰ حضرت محمد جہانگیری نقشبندی۔

خطیب مدینہ مسجد، عبداللہ ہارون روڈ صدر کراچی۔

آؤ مرد میدان بنو۔ کب تک لوگوں کو گمراہ کرتے پھر وگے۔

نمبر 45: حضور میرا مقتدی تھا اور میں اس کا امام بقول احمد رضا خان۔ ملفوظات۔

ج: تمام دیوبندیوں کو دعوت عام ہے کہ یہ الفاظ ملفوظات میں دکھا دیں منہ مانگا انعام حاصل کریں ورنہ بہتان سے تو پر کریں۔

دوسری بات یہ کہ یہ اعتراض جھوٹ و الزام پر مبنی ہے جو سعید احمد نے دیوبندی مذہب کی حالت میں رہتے ہوئے لگایا۔ معلوم ہوا دیوبندیوں کا مشغلہ ہے جھوٹ بول کر گمراہ کریں اور سعید احمد نے خود اقرار کیا کہ یہ بہتان میں نے لگائے تھے حقیقت اور سچائی نہیں۔ اور سعید احمد نے یہ بھی کہا کہ میری کتابوں کا حوالہ دینا حرام کی لولا دینا ہوگا۔

تیسرا جواب یہ کہ واقعہ دیکھیں اور دیوبندی کا دجل و فریب دیکھیں۔ ان کے انتقال کے دن مولوی سید امیر احمد صاحب مرحوم خواب میں زیارت حضور علیہ السلام سے شرف ہوئے کہ گھوڑے پر تشریف لے جاتے ہیں۔ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ حضور کہاں تشریف لے جاتے ہیں؟ فرمایا بركات احمد کے جنازے کی نماز پڑھنے۔

الحمد للہ یہ جنازہ مبارک میں نے پڑھایا۔

حضرت دیکھ لیں جو سرخی دیوبندی نے لگائی اس میں یہ الفاظ اور عقیدہ کہاں ہے سوائے عیاری اور کاردی کے دیوبندی کو کچھ نہیں آتا۔

چوتھا جواب یہ کہ اس واقعہ میں حضور ﷺ کے علم غیب کا اور حاضر و ناظر کا ثبوت موجود ہے دیوبندی پہلے ان دو مسائل پر ایمان لائیں تو پر کریں۔

پانچواں جواب یہ کہ اعلیٰ حضرت نے یہ الفاظ کہاں بیان کئے جو سرخی میں ہے جھوٹ ہے تو پر کرو۔

چھٹا جواب یہ کہ حدیث میں ہے کہ جو مجھ پر جھوٹ باندھے وہ جہنمی ہے۔ حضور ﷺ کو مقتدی کہا۔ جو کہ جھوٹ ہے۔ آؤ تم کو سمجھا دیں شاید کہ از جائے تیرے دل میں حق بات

سناؤں جواب یہ کہ حضور ﷺ جنازے کی نماز پڑھنے تشریف لائے اور امام بنے اور حضور ﷺ کے پیچھے احمد رضا تھے اور ان کے پیچھے باقی مقتدی۔ اب بات سمجھ میں آگئی کہ حضور ﷺ احمد رضا کے امام سب سے آگے پھر احمد رضا خان لوگوں کے امام اس پر اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ الحمد للہ یہ جنازہ میں نے پڑھایا۔ اگر اب بھی سمجھ نہ آئی تو آخری جنت بھی کر دیں۔

آٹھواں جواب یہ ہے کہ حدیث دکھانے کو تیار ہیں کہ حضور ﷺ نماز کے وقت تشریف لائے حضرت ابو بکر صدیقؓ پیچھے بٹ گئے اور امامت کی جگہ حضور ﷺ تشریف فرما ہوئے ان کے پیچھے حضرت ابو بکر صدیقؓ اور ان کے پیچھے باقی افراد مقتدی بنے۔ یعنی حضور ﷺ حضرت صدیق اکبرؓ کے امام اور حضرت صدیقؓ کے امام۔

یہی مطلب اور نقشہ جنازے کی نماز پڑھنے کا تھا۔ اب بتاؤ حضور علیہ السلام مقتدی معاذ اللہ کیسے ہوئے اور گستاخی کیسے ہوئی؟

لوں جواب یہ کہ ایسے واقعات دیوبندیوں کی کتابوں میں بھی موجود ہیں۔ اور حضور ﷺ جنازہ میں شریک ہوئے بتاؤ امام بنے یا مقتدی؟ جبکہ دیوبندی عقیدہ کے مطابق کہ امتی اعمال میں انبیاء علیہ السلام سے بڑھ جاتے ہیں۔ تحذیر الناس، دیوبندی امام حضور ﷺ کی موجودگی میں امام بننے کو تیار ہو جائے گا۔ دیوبندی کہہ سکتا ہے کہ میری عمر ستر سال ہے اور پچاس سال سے نمازی ہوں امامت کر رہا ہوں۔ اور حضور علیہ السلام نے 23 سال نماز پڑھی امامت کرائی لہذا نماز کے عمل میں امتی انبیاء سے بڑھ جاتے ہیں۔

دسواں جواب یہ کہ اپنی گستاخیاں چھپانے کی خاطر کب تک جھوٹ بولتے رہو گے؟ آخر ایک دن اللہ کی بارگاہ میں جواب دینا ہے وہاں کوئی تاویل بیان کرو گے کیا وہاں بھی جھوٹ کام آئے گا؟

نمبر 46: احمد رضا خان نے لکھا کہ بخاری شریف میں ضعیف راوی بتانے والا جاہل خائن کم علم ہے، فتاویٰ رضویہ۔

ج: یہ بات فتاویٰ رضویہ میں نہیں ہے۔ وہابیوں شرم کرو، اعلیٰ حضرت ایک مسئلہ میں جواب دے رہے ہیں وہابی نذیر حسین دہلوی کو جس نے فقہ راوی کو ضعیف کہہ دیا اس پر اعلیٰ حضرت نے لکھا کہ اس فقہ راوی کو ضعیف بتانے والا جاہل ہے۔ ورنہ تحقیق اعلیٰ حضرت دیکھ کر محمد شین کے حوالے سے عار بت کیا کہ بخاری شریف میں ضعیف راوی ہیں اور ان کے نام بھی بتائے مگر تم اعلیٰ حضرت کی بات کہاں مانو گے۔ تم نے الزام لگا کر بہتان لگا کر جھوٹ بولنا

ہے اور بس۔ لیکن آؤ بخاری شریف میں ضعیف راوی بھی ہیں خود امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تسلیم کیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک اور کتاب "المصنف والمضیف" میں خود امام صاحب نے ضعیف راوی بیان کئے اور ان میں دو راوی بھی ہیں جن سے بخاری میں روایت ہے۔ جواب دو؟

آتا ہے ان کو بخاری میں نہیں آتی۔

وہابیو! بخاری شریف کو ہاتھ لگانے سے پہلے اپنے فتوے سے تو یہ کرو۔ کہ چاروں امام اور ان کے مقلد مشرک ہیں۔ خوالہ محفوظ بشرط توبہ۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی کے مقلد تھے یہ حوالے بھی محفوظ بشرط توبہ دیکھانے کو تیار ہیں۔

نمبر 47: احمد رضا خان بریلوی کو حدیث کی معلومات اتنی نہیں تھیں۔

ج: اعلیٰ حضرت کی حدیث دہانی دیکھنی ہو تو فتاویٰ رضویہ کی جلد دوم دیکھو پھر بتاؤ کہ حدیث کی معلومات میں کیا مقام ہے؟ جس کو پڑھ کر علم والوں کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ اور جاہل کو آئینے میں اپنی شکل نظر آتی ہے۔

نمبر 48: احمد رضا خان کی وصیت میں کھانے پینے کی بھی فہرست ہے۔

ج: جی ہاں مگر کس کے لئے غریبوں کے لئے، اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے نہیں۔ ایسا مال ثواب میں غریبوں کا خیال کہ جو چیز اپنے لئے پسند تھی وہ غریبوں کو کھلانے کی بات کر رہے تھے۔ وہابیو! اعلیٰ حضرت کی دشمنی میں تم غریبوں کو بھی دشمن ہو گئے۔

اگر وہابیوں کے لئے وصیت کر جاتے تو وہابی خوش ہوتے مگر وہابی ایصال ثواب کے دشمن ہیں وہ گیارہویں کیسے کھاتے، دیوبندیو! اپنے اکابر علماء کے مرتے وقت کی حالت دیکھو ایک دیوبندی نے مرتے وقت سر دے کی فرمائش کی وہ کھاتے ہی دم نکل گیا۔ دوسرے دیوبندی نے مرتے وقت کھڑی کی فرمائش کی اور بغیر اجازت کھیت میں سے (چوری کی) کھڑی کھا کر دال قاضین ہو گئے۔ تھانوی کی وصیت دیکھو کہ بیوی کے لئے کہا کہ سب ایک ایک روپیہ دے دینا۔ یہ حوالے دکھانے کو تیار ہیں بشرط توہب۔ اب بتاؤ مرتے وقت پیٹ کی فکر کس کو ہے اور غریبوں کی فکر کس کو۔ ابھی حال ہی کا واقعہ ہے کہ مولوی صاحب پھل خرید رہے تھے اور دنیا سے چلے گئے۔

نمبر 49: احمد رضا خان بات، بات پر وہابی بتاتے تھے۔

ج: بنایا اس کو جاتا ہے جو پہلے سے نہ ہو دیوبندیوں نے خود اقرار کیا ہے کہ ہم وہابی ہیں۔ دہلوی، تھانوی، گنگوہی، انبھوی، نعمانی اور دیگر کے ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔ حوالے دیکھو اور وہابیت سے تو بہ کر لو۔ آج دیوبندی وہابی ہونے سے انکار کرتے ہیں تو اپنے بڑوں پر توئی لگاؤ؟ یا ان کی قبر پر جا کر مراقبہ کرو کہ اے اکابر دیوبند! تم نے کیوں وہابی ہونے کا اقرار اپنی زبان سے کیا۔

نمبر 50: احمد رضا خان کو چند علوم بھی مشکل سے آتے تھے۔

ج: ۵۲ علوم پر مکمل دسترس حاصل تھی اور اس کی ایک جھلک فتاویٰ رضویہ میں

ملاحظہ کرو پھر بتاؤ کیا خیال ہے؟ اور کیا حال ہے؟

نمبر 51: احمد رضا خان بغیر حوالے اور ثبوت کے لکھ دیتے تھے۔

ج: ایک مسئلہ بتا دو جو اعلیٰ حضرت نے بغیر حوالہ کے لکھا ہو؟ چند اعتراض طوطے کی طرح رٹ لینا اور بات ہے ثبوت کے ساتھ بات کرنا اور بات ہے اگر سچے ہو تو پیش کرو۔

نمبر 52: احمد رضا خان نے ایک مسئلہ سے رجوع کر لیا تھا معلوم ہوا غلطیاں کرتے تھے۔

ج: رجوع کرنا تو اہل حق کا شیوہ ہے۔ دیوبندیوں کی طرح خدا اور انا کا مسئلہ نہیں بنایا کہ مرکز میں مل گئے مگر توہد رجوع نہ کیا، بے شمار اہلسنت کے بزرگوں نے رجوع کیا۔ بتاؤ وہ بھی غلطیاں کرتے تھے؟ رجوع کرنا علماء کی شان ہے عزت ہے۔ ورنہ علمائے دیوبند کے غلط فتوے کی فہرست ہم سے طلب کرو۔ اور ان کا رجوع کرنا ثابت کرو۔

نمبر 53: احمد رضا خان نے لکھا کہ میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔

ج: یہ اعتراض میں مختلف کتابوں میں کیا گیا مگر یہ نہیں بتایا گیا کہ تکلیف کیا ہے اور یہ اسلام کے خلاف ہے تو ثابت کرو۔ ورنہ سنو دین، مذہب، اسلام اور عقیدہ ہے جو ہر فرض سے اہم فرض ہے، اعلیٰ حضرت کی کتابوں میں اہلسنت کے مطابق عقائد ہیں۔ اگر تم کو لفظ میرا دین۔ پر اعتراض ہے تو بتاؤ فرشتے قبر میں پوچھیں گے ”ما دینک“ میرا دین کیا ہے؟ کیا تمام

دیوبندیوں کا دین الگ ہے؟ دیوبندی اکابر نے لکھا کہ ہر شخص کا دین اس کے ساتھ ہوتا ہے جو بد؟ کیا فتویٰ ہے؟ اعلیٰ حضرت پر اعتراض کرنے سے پہلے گھر کی خبر لے لیا کرو۔

نمبر 54: احمد رضا کو صرف شاعری آتی تھی وہ نعت خواں تھے۔

ج: شکر ہے دشمن بھی مانتا ہے اعلیٰ حضرت کی نعت کو اور یہ صحابی کی سنت تھی۔ اور شاعری میں کسی دنیا دار کے لئے ایک لفظ بھی نہیں کہا بلکہ شان مصطفیٰ ﷺ اور شان صحابہ اور اہلبیت اور اولیاء کرام کے قصیدے ہی کہے، کان کھول کر سن لو اعلیٰ حضرت کا ہر شعر قرآن وحدیث کی تفسیر کے مطابق ہے۔ آدمرد میدان بنو۔ تم شعر پڑسو ہم اسکی تفسیر میں ثبوت پیش کرتے ہیں۔ تمام دیوبندیوں میں کسی کو اعلیٰ حضرت کے اشعار سمجھنے کی بھی صلاحیت نہیں اسی لئے اعتراض کرتے ہیں۔

نمبر 55: احمد رضا خان نے لکھا کہ قبر میں ازواج مطہرات کا آنا اور حضور ﷺ کا شب باشی فرمانا۔

ج: اعلیٰ حضرت نے یہ عبارت علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے، ان پر فتویٰ لگاؤ اگر حلال کی اولاد ہو؟ اعلیٰ حضرت کا کیا تصور اور لفظ شب باشی، رات گزارنے کو کہتے ہیں۔ تھانوی نے لکھا کہ ایک بزرگ تیس شیروں میں ایک وقت میں شب باشی کرتے تھے۔ بتاؤ کیا فتویٰ ہے؟

نمبر 56: احمد رضا خان نے واقعہ لکھا کہ نیا کفن رکھ دینا فلاں کو ضرورت ہے۔ ملوثات۔

ج: اعلیٰ حضرت نے یہ واقعہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب سے نقل کیا جس کا نام ”بشر الکلب بقاء النجیب“ ہے۔ لگاؤ فتویٰ اگر غیرت مند ہو تو؟ تھانوی نے واقعہ نقل کیا کہ قبر سے کپڑے منگوانا فلاں بزرگ کا واقعہ۔ جواب دو؟

نمبر 57: احمد رضا نے ختم میں ستر ہزار چھوہارے اور پنے لکھے بلا وجہ۔

ج: اعلیٰ حضرت نے آسمے یہ بھی لکھا کہ شرعاً کوئی وزن یا تعداد ختم مقرر نہیں ہے۔ دیوبندیو! بلا وجہ اعتراض کرنا، اپنی عقل کا علاج کرواؤ، اور شرعی خرابی بتاؤ ورنہ شرم کرو۔

نمبر 58: بریلوی کا عقیدہ قبر میں نام لوں گا احمد رضا کا۔ مداح اٹھضرت۔

ج: یہ ہمارا عقیدہ نہیں، جھوٹ سے تو بہ کرو اور نہ لہی یہ معتبر کتاب ہے۔ پھر بھی جواب دیتے ہیں۔ تھانوی نے افاضات الیومیہ میں لکھا قبر میں جواب دیا ایک شخص نے کہ میں دعویٰ ہوں غوث اعظم کا۔ لگاؤ فتویٰ تھانوی پر، محمود الحسن دیوبندی نے لکھا سر شیعہ منگونی میں کہ،

۔ قبر سے اٹھ کے پکاروں جو رشید وقاسم

جواب دو؟

نمبر 59: بریلوی عقیدہ بعض اولیاء خدا سے بھی کشتی لڑتے ہیں۔ فوائد فریدیہ۔

ج: دیوبندی فوائد فریدیہ کے اور بھی حوالے پیش کر کے عوام کو گمراہ کر رہے ہیں۔ سب کے منہ توڑ جواب دیکھو خواجہ غلام فرید کوٹ مٹھن کے بزرگ ہیں اور شاعر ہیں یہ اعلیٰ حضرت سے پہلے کے بزرگ بریلوی کیسے ہو گئے؟

جھوٹ سے توبہ کرو، یہ ہمارا عقیدہ نہیں دوسرا جھوٹ توبہ کرو، اعلیٰ حضرت نے ان کا کوئی حوالہ نہیں دیا پھر کیوں اعلیٰ حضرت کے کھاتے میں ڈالتے ہو، تیسرا جھوٹ توبہ کرو، اور ان پر فتویٰ لگاؤ کیا تمہارے مفتی مر گئے ہیں۔ دیوبندی کی کتاب "ارواحِ ثلاثہ" میں ایک بزرگ نے کہا رب العالمین کو رب العالمین سے ملنے کا آج پھر شوق غالب ہوا ہے۔ فتویٰ لگاؤ اگر شرم و غیرت ہے۔ اور جواب دو؟

نمبر 60: ظفر علی خان نے بریلویوں کی اشعار میں مذمت کی۔

ج: اور یہ اشعار بھی ظفر علی خان کے دیوبندی حسین احمد کو کہے۔ حق ادا کرو یا۔

حسین احمد کہتے ہیں خرف ریز سے مدینے کے

کرلو آپ بھی کیا ہو گئے سنگم کے موٹی پر

ظفر علی خان اعلیٰ حضرت کے صاحبزادے کے مرید عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔

نمبر 61: بریلوی نہ کہتے ہیں اسماعیل دہلوی کو اور علامہ فضل حق خیر آبادی نے ان کو مسلمان لکھا۔

ج: علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے اسماعیل دہلوی وہابی پر کفر کا فتویٰ

دیا ہے، ان کی کتاب تحقیق الفتویٰ میں ہے بازار میں موجود ہے۔ جھوٹ سے توبہ کرو۔

نمبر 62: بریلویوں کے ہر مہر علی شاہ نے دہلوی کو اچھا کہا۔

ج: حضرت مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مہرِ منیر میں دہلوی کی وجہیں

اُڑا دیں اور تقویٰ والا ایمان کا رو کیا اور بتایا کہ دہلوی نے بتوں کی آیات انبیاء و اولیاء پر چسپاں کیں جو گمراہی اور بہالت ہے، یہ ہے تعریف اسماعیل دہلوی کی۔

نمبر 63: احمد رضا نے دہلوی کے سرکفریات بتائے لیکن کافر نہ کہا کیوں۔

ج: اعلیٰ حضرت نے دہلوی کی توبہ مشہور ہونے کی وجہ سے کافر نہ کہا۔

دیوبندیوں کو کسی طرح چین نہیں آیا۔ چلو تم اعلیٰ حضرت کا فتویٰ مان لو۔ جو

نالوتوی، گنگوہی، تھانوی، انیسوی پر لگایا۔ مگر تم نہیں مانو گے صرف یہاں

بازی کرنا مقصد ہے۔ اگر اعلیٰ حضرت اسماعیل دہلوی کو کافر کہہ دیتے تو تم

پھر بھی نہ مانتے، پھر اس طرح مغالطہ کیوں دیتے ہو؟ اور پھر تم اعلیٰ حضرت

کے فتوے کا انتظار کیوں کرتے ہو، خود کیوں نہیں لگاتے فتویٰ؟ اچھا پھر

فیصلہ کن بات کرو۔ جو اعلیٰ حضرت نے فتویٰ دیا وہ مان کر دکھاؤ تاکہ ہم کو

یقین آجائے کہ تم اسماعیل دہلوی پر کفر کا فتویٰ بھی مان لیتے۔ اعلیٰ حضرت کا

آخری فیصلہ یہ ہے دہلوی کے متعلق کہ وہ دہلوی پر یہ کی طرح ہے اگر کوئی

کہے کہ کافر تو ہم منع نہیں کریں گے اور خود کہیں گے نہیں۔ دیوبندیوں اگر تمہاری

ایک زبان ہے تو اعلیٰ حضرت کا یہ فتویٰ مان لو۔ اسماعیل دہلوی کی عبارت بغیر

نام کے دیوبندیوں سے فتویٰ لیا گیا تو دیوبند سے دہلوی کا جاہل، گمراہ،

باطل، بدین، اہلسنت سے خارج لکھا، ثبوت دیکھو توبہ کرو۔

نمبر 64: احمد رضا کے ترجمہ قرآن کنز الایمان میں غلطیاں تھیں اس وجہ سے پابندی

لگی حرمین میں۔

ج: ظالموں پابندی تم نے لگوائی دھوکہ اور فریب دے کر۔ وہابی مفتیوں کو لالچ دے کر آؤ مرد میدان بنو۔ اعلیٰ حضرت کے ترجمہ کی غلطیاں بتاؤ، ہم درست کرنے کے لئے تیار ہیں جو غلطی ہو پھر اس کا درست ترجمہ کرو، اور اپنے دیوبندیوں کا ترجمہ بھی پیش کرو۔ دعوت عام ہے دنیا نے دیوبندیت، دہابیت کے مولویوں کو آؤ سچے ہو تو؟ ورنہ ہم سے طلب کرو دیوبندیوں کے تراجم میں دوسو غلطیاں دکھانے کو تیار ہیں۔ تم تحریر کردہ غلطیاں دیکھ کر درست ترجمہ چھاپ دو گے؟ اور اگر پابندی اس لئے لگی کہ ترجمہ غلط تھا، تو پھر سنو دیوبندیوں کی تبلیغی جماعت پر کسے میں پابندی لگی۔ بتاؤ دیوبندی تبلیغی جماعت غلط ہو گئی جواب دو؟ ہم اخبار سے ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔

نمبر 65: احمد رضا نے ظاہر کے خلاف ترجمہ کیا ہے۔

ج: ایک آیت کا ترجمہ دکھاؤ اگر مرد ہو تو کہ یہ تفسیر کے خلاف ہے ورنہ ہم دکھاتے ہیں دس دس تفسیریں ثبوت کے طور پر جو ترجمہ ہے وہی تفسیر ہے جو تفسیر ہے وہی ترجمہ ہے۔ دیوبندیوں! تم کو جو موقع ملا دھوکا دینے کا وہ تھا کہ اعلیٰ حضرت کے زمانے میں اردو کے الفاظ لٹل تھے اور آج کی اردو میں وہ الفاظ استعمال نہیں ہوتے۔ تم نے کہہ دیا کہ دیکھو یہ الفاظ دنیا میں استعمال نہیں ہوتے جو اعلیٰ حضرت نے کئے۔ ارے اب نہیں ہوتے وہ اور بات ہے مگر سو سال پہلے ہوتے تھے۔ اس وقت کی لغت میں اور عام استعمال میں وہ الفاظ تھے آؤ ثبوت دیکھ کر مان لو، مگر تم نے تو ”میں نہ مانوں“ کی گولی کھا

رکھی ہے کیسے مانو گے۔ دیوبندی غلط ترجموں کی ویڈیو کیسٹ بازار سے ملتی ہے اس کو دیکھ لو اور ترجمے درست کرو۔

نمبر 66: احمد رضا نے غلطی سے دیئے اور دھوکہ منڈی لگا رکھی تھی۔

ج: ایک فتویٰ اعلیٰ حضرت کا غلط ثابت کر دس ہزار انعام حاصل کرو۔ ہے کوئی انصاف پسند حق پسند دیوبندی جو اپنے کہنے کی لاج رکھے۔ ہم دکھاتے ہیں دیکھو مومن گھڑت کتابوں کے حوالے دیئے ہیں دیوبندی اکابر علماء نے۔ نمبر ۱ کتاب کا نام حلقۃ المقلدین۔ نمبر ۲ دہلیۃ البریہ۔ نمبر ۳ مراۃ الحقیقت۔ نمبر ۴ خزینۃ الاولیاء۔ نمبر ۵ دہلیۃ الاسلام۔ ”نمبر ۶ اور ۷ کے مصنف کا نام لکھا، علامہ محمد تقی علی خان۔ نمبر ۸ غوث الاعظم کے نام سے۔ نمبر ۹ شاہ حمزہ مارہروی۔ نمبر ۱۰ علامہ رضا علی خان۔“

دیوبندیوں نے زمین پر ان ناموں کی کتابیں ان مصنفین کے نام کی موجود ہی نہیں۔ اگر دیوبندی اللہ پر ایمان رکھتے ہیں تو یہ کتابیں پیش کر دیں؟ ہم خوشی سے ایک کتاب دکھانے پر ایک لاکھ روپے دینے کو تیار ہیں۔

ارے دیوبندیوں میں تو جوان بھی ہیں کوئی ایک تو انصاف کی بات کرے اور دیوبندیوں سے پوچھئے کہ یہ کتابیں کہاں ہیں۔ حالانکہ دنیا میں ہنگی، ہتھار، ہندو، عیسائی، سکھ، یہودی، بدھ مذہب والے موجود ہیں مگر ایسی گندی حرکت گندے مذہب والوں نے بھی نہیں کی۔ پانچ کتابوں کے نام۔ مصنفین کے نام۔ اور پانچ عدد نمبر۔ یہ پندرہ جہوت ہیں اگر کتابیں پیش نہیں کرتے تو پندرہ جہوت سے اعلان یہ تو بہ نامہ شائع کرو۔ ورنہ پندرہ سو

مرتبہ آیت کا ترجمہ کر کے دم کر لو اپنے اوپر کہ،

”جہنوں پر اللہ کی لعنت ہو۔“

نمبر 67: بریلوی سید جماعت علی شاہ علی پوری نے بھی دیوبندی کو اچھا لکھا ہے۔

ج: اگر تم حوالے دیتے تو ہم دیکھ لیتے کہ کیا لکھا ہے اور دھول کا پول کھل جاتا۔

مگر سید جماعت علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ نے دیوبندیوں کو کہا میری ماں نے

جماعت علی شاہ نام رکھا ہے۔ میں پوری دیوبندیت کے مقابلے میں

جماعت کی طرح اکیلا ہی کافی ہوں۔

نمبر 68: بریلی میں تو پاگل خانہ بھی ہے۔

ج: ایک دانے بریلی شہر ہے، دوسرا بئس بریلی شہر ہے، ہم کون سے شہر کے پاگل

خانے سے آئے ہو، اور پاگل پر شریعت میں کوئی گرفت نہیں، لیکن دیوبند کا

معنی شیطانی جماعت ہے اور قرآن میں شیطان کو کافر کہا ہے۔ تو اس کی

جماعت مسلمان کیسے؟

نمبر 69: بریلویوں نے علامہ اقبال پر بھی فتویٰ لگایا تھا۔

ج: ابتدا میں علامہ اقبال نے شریعت کے خلاف اشعار کہے تو مفتی اسلام اپنا

فرض پورا کرتے ہیں۔ اور دیوبندی کو علامہ صاحب بہت اچھے لگتے ہیں تو

ان کے یہ اشعار پڑھیں کہ،

”ہم بنو زناد اند رموز دیں ورنہ

ز دیوبند حسین احمد ایچہ یو انجی است

دیوبندی عامر عثمانی نے کہا،

یہ منصب اظہار سے فتوٰی کی بیاندھیری

فکاری شیطان کانسوں دیکھ رہا ہوں

اپنے دیوبندی حقیقت دیوبندی کی زبانی پڑھیں۔

دعا کی دال ہے یا جوج کی ہے یا اس میں

وطن فردی کا واؤدی کی ب اس میں

جو اس کے لذت میں تا جہیم غلطاں ہے

تو اس کے دال سے دہقانیت نمایاں ہے

لے یہ حرف پورے چار تو دیوبند بنا

رے خمیر سے یہ شہر ناپسند بنا

(حوالہ جلی رسالہ فردی ۱۹۵ء)

دیوبندیو! جہاں پاگل خانہ ہوتا ہے وہ اسی شہر کے پاگلوں کے لئے نہیں ہوتا

بلکہ دوسرے شہروں سے بھی پاگل لائے جاتے ہیں مثلاً دیوبند، سہارنپور

گنگوہ، ایٹھ۔

ہم دیوبندیوں کا موجودہ دور میں شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے

بورڈ پر مسلک دیوبند لکھنا شروع کر دیا ہے۔ ہم اہلسنت کو یہ بتانے میں اور

عوام کو سمجھنے میں آسانی ہوگئی کہ یہ ہیں ”شیطانی جماعت والے“۔ لہذا ہر جگہ

اپنے مدرسے و مسجد میں لکھیں مسلک دیوبند، شکریہ۔

لاہور اور حیدرآباد میں بھی پاگل خانے ہیں کیا وہاں کے تمام دیوبندی پاگل

ہیں؟ امید ہے کہ پاگل پن کے دورے نہیں پڑیں گے ورنہ دوسرا دلائل۔

کتاب کی صورت میں جلدی آجائے گا۔

نمبر 70: تم جیسے بریلوی کو دیکھ لوں گا بلکہ جان سے ہاتھ دھونے پڑیں گے۔

ج: سودا سستا ہے دین اسلام میں موت آجائے شہید کا درجہ ملے گا۔ کاش تم گولی اور گالی کو چھوڑ کر علمی شرعی دلائل سے بات کرو تو بہتر ہے۔

نمبر 71: علامہ اقبال کو کافر کہا بریلویوں نے۔

ج: اس کا جواب گندر چکا کہ غیر شرعی اشعار پر شرعی فتویٰ دیا تھا تاؤ یہ جرم ہے؟

نمبر 72: بریلوی نے قائد اعظم کو کافر کہا۔

ج: یہ بھی ابتدائی باتیں ہیں اور جو بھی فاسق ہو گا اس پر فسق کا فتویٰ لگے گا۔

دوسری بات یہ کہ تجانب اہلسنت کتاب ہمارے نزدیک معتبر نہیں اور نہ ہی یہ عقائد کی کتاب ہے۔

اپنے گریباں میں منہ ڈالو، حسین احمد دیوبندی نے مسلم لیگ میں شرکت کو حرام کہا اور قائد اعظم کو کافر اعظم کا لقب دیا۔ مکالمہ الصدورین، دیوبندیوں نے شبیر احمد عثمانی کو ایذا پہل قرار دیا۔ اور عطاء اللہ بخاری نے کہا اک کافر کے واسطے اسلام چھوڑا۔ یہ قائد اعظم ہے یا کافر اعظم۔ خطبات احرار۔ کسی دیوبندی کے پاس جواب ہے تو پیش کرے۔

نمبر 73: بریلوی امام کے بیٹے نے کہا حج فرض نہیں۔

ج: اصل بات کیوں نہیں بتاتے کہ اس وقت کے حالات کے پیش نظر صرف اس سال حج مؤخر کرنے کو کہا جبکہ نجدی وہابی ظلم کر رہے تھے مسلمانوں پر اور دیوبندی تھانوی، محمود الحسن زندہ تھے وہ اپنی زبان کاٹ کر تماشا دیکھ رہے

تھے وہ خاموش رہے۔ تاؤ جاہل تھے؟ لہذا حج فرض نہیں یہ عبارت کہاں لکھی ہے۔ جھوٹوں کے سردار ثبوت دکھاؤ ورنہ تو بہ کرو۔

نمبر 74: احمد رضا نے اذان سے پہلے اور بعد صلوٰۃ و سلام رائج کیا۔

ج: سات سو سال پہلے یہ سلسلہ شروع ہوا، حرمین مطہین میں بھی ترکوں کی حکومت میں صلوٰۃ و سلام پڑھا جاتا تھا، محدثین نے اس کے جائز ہونے کا فتویٰ دیا ثبوت دیکھو اور اپنی مسجد میں شروع کرو، ورنہ جھوٹ اور انحراف سے تو بہ کرو۔ جامعہ اشرفیہ کا فتویٰ ہے جائز ہے، ان پر کیا فتویٰ ہے؟

نمبر 75: احمد رضا خان نے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ، درود اہل بکاد کیا۔

ج: یہ درود و سلام حضرت جبرائیل علیہ السلام نے پڑھا تمام فرشتوں نے پڑھا میلا و شریف کی رات اور تمام صحابہ کرامؓ اور اہلبیت عظام نے پڑھا۔ تمام اولیائے کرام نے پڑھا علماء حق اہلسنت نے پڑھا۔ اطف کی بات یہ کہ دیوبندیوں نے بھی پڑھا۔ تھانوی نے بھی پڑھا، تبلیغی جماعت کے ذکر یا نے پڑھنے کا حکم دیا، کتنے ثبوت دیکھ کر تم بھی پڑھو گے تو یہ کر دو ہم ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔ ورنہ جھوٹ اور انحراف سے تو بہ کرو۔ ہاں اشرف علی تھانوی پر درود پڑھا گیا رسالہ امداد۔ میں فتویٰ لگاؤ؟ ورنہ شرم کرو۔

نمبر 76: خانقاہ کے بریلوی سجادہ نشینوں نے دیوبندیوں کی تعریف کی تھی۔

ج: ایک شخص کے منہ پر کسی بزرگ نے تھوک دیا اسکی گستاخی کی وجہ سے، وہ شخص سمجھا کہ حضرت نے میرے منہ پر لعاب دین ڈالا ہے برکت کے لئے۔ اگر کوئی اس طرح تعریف پسند کرتا ہے تو اس کی مرضی، وہ بریلوی سجادہ نشین

کون ہیں؟ کہاں کے ہیں؟ کس کی اولاد ہیں؟ چلو یہ بھی چھوڑ دو۔ صرف اتنا بتا دو کہ دیوبندی گستاخانہ عبارتیں پڑھنے کے بعد اگر کسی نے تعریف کی ہے بس وہ حوالہ پیش کر دو؟ ورنہ گھر کی چار دیواری میں بٹھیں بجانے کا کیا فائدہ۔

نمبر 77: علماء دیوبند کے کفر پر اجماع کا ثبوت نہیں ہے۔

ج: شکر ہے تم نے دیوبندیوں پر کفر تسلیم کر لیا اب اجماع سے ثبوت دکھانا ہے۔ آؤ دیکھ لو اس پر اجماع ہے کہ حضور علیہ السلام کی تعظیم شریف کی گستاخی بھی کفر ہے۔ تو حضور ﷺ کی ذات کی گستاخی تو بدرجہ اولیٰ کفر ہے۔ اب تو گستاخوں کی جماعت کو چھوڑ کر تجدید ایمان اور تجدید نکاح کر لو۔

نمبر 78: جب فتاویٰ نے عبارت بدل دی تو بریلویوں کو کفر کا فتویٰ واپس لینا چاہیے۔

ج: ایک تو یہ معلوم ہوا کہ فتاویٰ نے اپنی گستاخی سے توبہ رجوع نہیں کیا۔ پھر فتویٰ واپس کیوں؟ عبارت بدل دی یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ پہلی عبارت حفظ ایمان میں گستاخی تھی، اگر کسی دیوبندی کے پاس فتاویٰ کی تو تحریر ہے تو وہ ضرور دکھادے تاکہ ہم بھی دیکھ لیں۔

نمبر 79: احمد رضا نے رشید احمد گنگوہی صاحب پر جعلی فتوے سے کفر کا حکم کیا۔

ج: تمام دیوبندیوں نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ اگر فتویٰ گنگوہی کا ہوا تو وہ کافر ہے، جس فتوے میں وقوع کذب یعنی اللہ تعالیٰ جھوٹ بول چکا ہے، معاذ اللہ

ہم نے صرف یہ بتانا ہے کہ وہ فتویٰ گنگوہی کا ہی ہے جس کو دکھا کر زمین شریفین کے علماء حق نے تکفیر کی تھی، اور اس کے اصل گنگوہی کا فتویٰ ہونے کے لئے دس شواہد موجود ہیں، جن میں سے ایک یہ ثبوت ہے کہ گنگوہی کی تحریریں موجود ہیں اور وہ فتویٰ کسی ایک سپرٹ کو دکھا کر فیصلہ کرا جو وہ فیصلہ دے ہم کو منظور ہے، باقی شواہد اگر دیوبندی تحریری بات کرے تو ہم دکھائیں گے۔

نمبر 80: ہم دیوبندی اتحاد امت کرنا چاہتے ہیں مگر بریلوی علماء نہیں کرتے۔

ج: ہم نے کب انکار کیا ہے اتحاد سے صرف ایک شرط ہے، مثال کے طور پر ایک چور دوسرے نمازی سے اتحاد کرنا چاہتا ہے دوقی چاہتا ہے نمازی یہ کہتا ہے چور سے کہ تو چوری چھوڑ دے اور اتحاد کر لے دیوبندیوں تم بتاؤ چور چوری چھوڑے یا نمازی نماز چھوڑے جو جواب تمہارا وہی ہمارا ہے۔ آج دیوبندی اپنے علماء کی گستاخانہ عبارتیں کفر یہ قرار دیں تجدید ایمان کریں اتحاد شروع ہو جائے گا۔

نمبر 81: بریلویوں کو کیا فائدہ ملے گا دیوبندی علماء کو کافر قرار دے کر۔

ج: وہی فائدہ ملے گا جو قادیانی دجال کو کافر قرار دینے میں ملتا ہے۔

نمبر 82: احمد رضا خان کو حجاز مقدس میں گرفتار کر لیا تھا۔

ج: دیوبندیوں! کیا پوری جماعت میں ایک بھی بچہ بولنے والا نہیں، چلو بات کر دی اڑاؤ تو کوئی حوالہ کوئی ثبوت؟ دعویٰ بغیر دلیل کے کوئی بھی ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اعلیٰ حضرت کی جو عزت حرمین میں کی گئی وہ کسی عالم غیبی کی نہ

دیکھی گئی۔ واقعہ یہ ہے کہ شریف مکہ نے چند سوالات پوچھے تھے۔ اعلیٰ حضرت نے ان کے جواب دیئے تو شریف مکہ اتنا خوش ہوا کہ دو ماہ تک اعلیٰ حضرت کا قیام رہا اور علماء ملاقات کے لئے آتے رہے۔ حسین احمد نے یہ جھوٹ لکھا شہاب ثاقب میں جو دو من گھڑت کتابوں کے نام سے دھوکہ دے چکے ہیں اور ۶۴۰ گالیاں اپنی کتاب میں لکھ چکے ہیں اعلیٰ حضرت کو۔ جب فرضی حوالے سے کہتے ہیں وہ جھوٹ لکھیں تو کیا بڑی بات ہے۔

نمبر 83: احمد رضا کو جزیرہ عرب سے باہر نکالنے کا حکم دیا۔

ج: یہ جھوٹ بھی حسین احمد مدن پوری کا ہے، جن اکابر کا یہ حال ہے ان کے شاگردوں کا کیا حال ہوگا۔ دیوبندیوں! صرف اتنا بتا دو کہ اس واقعہ کے بعد دو ماہ تک اعلیٰ حضرت کیسے مکہ مکرمہ رہے؟ اور پھر مدینہ منورہ کیسے چلے گئے؟ اور شہاب ثاقب میں لکھا ہے کہ مدینہ منورہ سے واپس ہندوستان والی بات سچی ہے۔ دو مہینے سے ایک جھوٹ مان کر تو یہ کرو؟ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو۔

نمبر 84: احمد رضا کو مناظرہ کا چیلنج دیا تھا مگر وہ نہیں آئے۔

ج: یہ خواب کی بات ہوگی، کس نے چیلنج دیا تھا؟ کب دیا تھا؟ نام کیا تھا؟ پھر اعلیٰ حضرت نے کیا جواب دیا جبکہ فتاویٰ، گنگوہی، انصاری، نانوتوی کو جرئت نہیں ہوئی کہ گھر بیٹھ کر تحریری مناظرہ کر لیتے۔ کیا وہ دیوبندی اکابر سے زیادہ برا مولوی تھے؟ تم سے اچھے تو شیعہ تھے انہوں نے چیلنج دیا مناظرہ کا، اعلیٰ حضرت کی طبیعت خراب تھی پھر بھی فرمایا مجھے مناظرے میں مرجانا

قبول ہے، مگر مناظرہ سے بچ کر زندہ رہنا منظور نہیں۔ اور تحریر لکھ دی، جس کو دیکھ کر شیعہ مناظرے سے فرار ہو گئے۔ دیوبندیوں! جھوٹ پیش کرو۔ ورنہ شرم کرو۔

نمبر 85: بریلوی علماء مناظرہ سے راہ فرار اختیار کر گئے۔

ج: کوئی ثبوت ہے تو پیش کرو اگر سچے ہو؟ ورنہ آؤ کراچی کے اور دو مولوی سکھر کے فقیر کے سامنے آنے کی جرأت نہ کر سکے جب مناظرہ کا وقت آیا ذیل ہو کر بھاگ گئے۔ آؤ تقدیق کرو اور باطل مذہب سے توبہ کر لو۔ مناظرہ اعظم محمد عمر صدیقی اچھر دی رحمتہ اللہ علیہ کے آنے پر دیوبندی گاؤں چھوڑ کر بھاگ گئے۔

نمبر 86: احمد رضا خان نے بات بات پر کفر و شرک کے فتوے لگائے۔

ج: کوئی حوالہ کوئی ثبوت کوئی دلیل پیش کرو، پیش کرو اگر سچے ہو۔ ورنہ آؤ تقویۃ الایمان میں موجود ہے بات بات پر کفر و شرک کے فتوے دیکھو،

شرک کی مشین

جو کسی دلی کی قبر کو بوسہ دے وہ شرک

جو قبر پر غلاف ڈالے وہ شرک

جو نبی دلی کے مزار کے آس پاس ادب کرے وہ شرک

جو نبی اور دلی کی تعظیم کرے وہ شرک

جو یہ سبکے اللہ اس سے خوش ہوتا ہے وہ شرک

جو قبر سے اٹے پاؤں چل کر ادب کرے وہ مشرک
جو ولی کی قبر پر شامیانہ لگائے وہ مشرک
جو ولی کی قبر پر روشنی کرے وہ مشرک
جو زیارت کے لئے سفر کر کے قبر کی طرف آئے وہ مشرک
جو ولی کی قبر پر خدمت کرے وہ مشرک۔

کفر کی مشینیں

جو بیٹنی پیداؤں پر بکرا ذبح کرے وہ کافر۔
جو بسم اللہ کی محفل کرے وہ کافر۔

جو سہرا لہاندھے وہ کافر۔

جو محرم کی محفل کرے وہ کافر۔

جو سیلا کی محفل کرے وہ کافر۔

جو گیارہویں کرے وہ کافر۔

جو شعبان میں طہود پکائے وہ کافر۔

جو مقلی کی رسم کرے وہ کافر۔

عید کے دن سویاں پکائے وہ کافر۔

جو قبر پر چراغ جلائے وہ کافر۔

جو دواں کرے وہ کافر۔

جو عرس کرے وہ کافر۔

جو عید کے دن گلے ملے وہ کافر۔

جو کفن پر لکھے وہ کافر۔

جو تظہیر کو کافی جانے وہ کافر۔

جو قبر میں شجرہ رکھے وہ کافر۔

جو بری منائے وہ کافر۔

جو کفن کے ساتھ چادر بنائے وہ کافر۔

جو اپنے مکان کو زیارت دے وہ کافر۔

جو جمعہ (الوداع) پڑھے وہ کافر۔

جو یہ نام رکھے، پیر بخش، علی بخش، وہ کافر۔

جو سوئم کرے وہ کافر۔

جو مقبرہ بنائے وہ کافر۔

دیوبندیو! اگر غیرت، شرم ہے تقویۃ الایمان کتاب لاؤ ہم یہ شرک و کفر کی مشینیں دکھاتے ہیں اور دیکھ کر دہلوی پر فتویٰ لگاؤ؟ ان میں سے بے شمار کام دیوبندی کرتے ہیں، اٹھیل دہلوی کے فتوے سے وہ دیوبندی کافر و مشرک ہوئے یا نہیں؟ اگر ہوئے تو تجدید ایمان اعلانیہ کرو۔ اگر نہیں تو حدیث کے مطابق جو مسلمان کو کافر و مشرک کہے اگر وہ نہیں ہے تو کہنے والا کافر و مشرک ہوا یا نہیں؟ جواب دو؟

نمبر 87: احمد رضا خاں نے بدعت کے فتوے دیئے ہیں۔

ج: ایک حوالہ ایک ثبوت ایک بدعت ثابت کرو اعلیٰ حضرت نے کرنے کا حکم دیا

ہو، دس ہزار روپے انعام وصول کرو۔ تمام دیوبندیوں کو دعوت عام ہے۔ بدعت کی تعریف کر کے بتا دو۔ نہیں بتا سکتے، یا پھر پوری جماعت میں صرف ایک مولوی، مفتی، عالم دین، شیخ الحدیث دکھا دو جو بغیر بدعت کے مفتی بن گیا ہو اور سند یافتہ ہو، سب کو پتہ چلے گا، قیامت تک دکھا دو؟ درندہ اسیل دہلوی نے تقویہ الایمان میں چاروں سلسلہ والوں قادری، نقشبندی، چشتی، سہروردی کو یہودیوں کی طرح لکھا، بدعت لکھا ہے، دیوبندیو! یہ ہے تمہارا امام جس نے دنیا بھر کے مسلمانوں کو یہودی اور بدعتی لکھا ہے، دیوبندیو! دہائیو! مبارک ہو تم کو نقشبندی، قادری، چشتی بن کر دھوکہ دے رہے ہو شرم کرو، دیوبندیو! اگر غیرت ہے تو اسیل دہلوی کو چھوڑ دو اعلانیہ، یا پھر چاروں سلسلوں کا نام لینا چھوڑ دو۔ جواب دو کیا منظور ہے؟

نمبر 88: بریلوی عالم نے وقت مخصوصہ میں حضور علیہ السلام کو حاضر و ناظر لکھا ہے۔ یہ گستاخی ہے۔

ج: سبحان اللہ، دیوبندیو! تم حاضر و ناظر نہیں مانتے پھر گستاخی کیسی، دیوبندیوں نے حاضر و ناظر پر شرک کا فتویٰ لگایا ہے۔ دیوبندیو! اپنی عقل کا علاج کراؤ۔ اعتراض کرنے سے پہلے اپنے عقیدے دیکھ لیا کرو اگر تم حضور علیہ السلام کو حاضر و ناظر مان لو پھر اعتراض کرو تو ہم تم کو جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔

نمبر 89: بریلوی مفتی نے جاء الحق میں لکھا کہ ہر جگہ میں حاضر و ناظر ہونا خدا کی صفت ہرگز نہیں۔

ج: مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے جو لکھا کم از کم اور دو طریق دیکھ لیتے تو اس میں جواب موجود ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ جگہ اور مکان سے پاک ہے کتب عقائد میں ہے، خدا پر نہ زمانہ گزرے، اس کے آگے مفتی صاحب نے تین آیات سے وضاحت کر دی ہے کہ حاضر کا معنی سامنے موجود ہونا یعنی غائب نہ ہونا۔

ناظر کے معنی لکھے کہ، آنکھ کا قائل، نظر، ناک کی رگ، آنکھ کا پانی، اور چند سطر بعد تو آسان الفاظ میں لکھا کہ حاضر و ناظر کے شرعی معنی یہ کہ قوت قدسیہ والا ایک جگہ رہ کر تمام عالم کو اپنے کف دست کی طرح دیکھے اور آگے روح، جسم اور قبر کے لفظ بھی لکھے، آنکھیں کھول کر پڑھا کرو۔ اب تمام دیوبندی بتائیں ایسے حاضر و ناظر کے معنی میں تم خدا کو مانتے ہو؟ دیوبندی کی مکان میں اللہ کو مانتے ہیں؟ کیا دیوبندی اللہ کے لئے آنکھ کا قائل، ناک کی رگ مانتے ہیں؟ روح جسم قبر مانتے ہیں؟ معاذ اللہ، جواب دیں؟

اس کو مفتی صاحب بتا رہے ہیں کہ ان معنوں میں خدا کی صفت نہیں۔ دیوبندیو! تم ذرا حاضر و ناظر کے معنی بتاؤ اللہ تعالیٰ کے لئے ابھی پتہ لگ جاتا ہے کس صفت کا انکار ہے یا اقرار ہے؟ دیوبندیو! تم کس طرح اللہ کو حاضر و ناظر مانتے ہو وضاحت کرو؟

اعتراض کرنے والا اگر شرعی دلائل سن کر مان لیتا ہے مگر نہ مانے تو پتہ لگ جاتا ہے کہ اعتراض کرنے والا سمجھتا نہیں چاہتا بلکہ مذاق کر رہا ہے اسلام کے مسائل سے مذاق کرنا بے دینی ہے۔

نمبر 90: بریلوی مفتی نے لکھا کہ انبیاء بشر تھے۔

ج: بالکل درست ہے، یہ بتاؤ تکلیف کیا ہوئی آپکو حضور ﷺ بشر ہیں۔ بے مثل ہیں۔ اصل اختلاف یہ ہے کہ اپنے جیسا بشر جیسے خالقین کہتے ہیں۔ تو یہ کرو۔

نمبر 91: بریلوی عالم نے لکھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا حضور ﷺ بھی عالم الغیب ہیں۔

ج: ٹھیک ہے ہم مانتے ہیں آپ پریشانی بتائیں کیا ہے، حالانکہ دیوبندی ظلیل احمد انصاری نے لکھا ہے حضور ﷺ عالم الغیب ہیں۔ بتاؤ کیا فتویٰ ہے؟ حوالہ محفوظ ہے۔

نمبر 92: بریلوی حضور علیہ السلام کا غیب ذاتی مانتے ہیں۔

ج: پوری جماعت میں کسی ایک بریلوی عالم دین نے یہ بات کہیں بھی نہیں لکھی۔ جھوٹ بولتے ہو تو یہ کرو۔

نمبر 93: بریلوی غیب کا علم اللہ کے برابر مانتے ہیں حضور ﷺ کے لئے۔

ج: حدیث ہے جس نے مجھ پر جھوٹ باوجود جہنمی ہے، کسی نے نہیں لکھا جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے۔ اگرچہ ہو تو یہ کرو، اگر کوئی حوالہ دکھادیں ہم فتویٰ لگائیں گے۔

نمبر 94: احمد رضا نے لکھا کہ قبر پر قرآن پڑھنا منع ہے۔ احکام شریعت

ج: اعلیٰ حضرت نے قبر پر قرآن پڑھنے یا پڑھوانے کو منع نہیں لکھا بلکہ تلاوت پر اجرت لینا دینا حرام ہے۔ کبھی تو پوری بات لکھ دیا کرو، شرم کرو جو کہ دینے سے التزام ہے۔

نمبر 95: احمد رضا خان نے سماع کو حرام لکھا ہے اور بریلوی سماع سنتے ہیں۔

ج: اعلیٰ حضرت نے سماع کی شرائط لکھی ہیں جو مزامیر کے ساتھ ہو اور اس کے بغیر سماع کی اجازت ہے۔ اگر ہم دیوبندیوں کا قوالی کرنا جھوٹ پیش کر دیں تو تم کیا فتویٰ لگاؤ گے؟

نمبر 96: احمد رضا نے لکھا کہ ۲۲ رجب کے کوٹھے حضرت امیر معاویہ کی وفات کی خوشی کرے وہ جہنمی ہے۔

ج: جی ہاں لکھا ہے۔ یہ شیخہ حضرات کا کام ہے کوئی نئی ایسا سوچ بھی نہیں سکتا، بلکہ پورے رجب میں کوٹھے ہوتے ہیں اور ۲۲ رجب کو بھی ہوتے ہیں۔ ایصالِ ثواب کے لئے جس میں حضرت امیر معاویہ اور امام جعفر صادق کے لئے، ہندوستان میں تقریباً ڈیڑھ سو سال سے رائج ہیں۔ دیوبندیوں کے جبر حاکمی امداد اللہ مبارک فرمائی مرحوم نے کوٹھے ایصالِ ثواب کی قسم ہے جائز لکھا ہے۔

حوالہ: فیصلہ ہفت مسئلہ کتاب میں۔ کوئی دیوبندی ہے انصاف پسند تو حاکمی صاحب پر فتویٰ لگاؤ؟ بری نیت بری ہے ابھی نیت اچھی ہے۔

نمبر 97: احمد رضا خان نے لکھا کہ میت کا کھانا صرف غریبوں کو دیں اور امیروں کو نہ کھلائیں۔

ج: بالکل درست ہے آپ اپنی تکلیف بیان کریں کیا پریشانی ہے۔

نمبر 98: احمد رضا کے صاحبزادے نے عرس کو منع کیا ہے۔

ج: آجی بات لکھ دی اور آجی بات کوئے کا قورمہ سمجھ کر کھا گئے، انہوں نے اس

عرس کو منع کیا ہے جس میں ناچ گانے بعض جاہلوں نے شروع کئے تو آپ نے ایسے عرس کی مذمت کی ہے۔ ورنہ خود ہر سال عرس مناتے ہیں جس میں غیر شرعی کوئی کام نہیں ہوتا۔

نمبر 99: بریلوی علماء حضور ﷺ کو خدا کے نور کا کلکرا کہتے ہیں۔

ج: اگر حلال کی اولاد ہو تو ثبوت پیش کر دو، ورنہ جھوٹ و انحراف سے تو بچ کر دو۔ حضور ﷺ کو نور ماننے سے اگر یہ نور کا کلکرا ہے تو تھانوی، گنگوہی، دہلوی نے تانوی نے حضور ﷺ کو نور تسلیم کیا ہے، اور یہ حدیث نقل کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ سب سے پہلے اللہ نے میرا نور بنایا۔ اور نور من نور اللہ تسلیم کیا، اب بتاؤ یہ الزام اپنے مولویوں پر ایک دفعہ لگا دو۔

نمبر 100: بریلویوں کا عجب عقیدہ ہے کہ بشریت بھی مانتے ہیں تو رانیت بھی مانتے ہیں جبکہ نور بشر نہیں بن سکتا۔

ج: کوئے کھانے والوں کا بھی عجب دماغ ہے کہ بشریت کو نور کی ضد سمجھتے ہیں جب کہ یہ ضد ہے ہی نہیں۔ ورنہ بخاری و مسلم و ترمذی میں دیکھ لو حضرت جبرائیل امین کتنی دفعہ بشر بن کر بشری لباس پہن کر تشریف لائے۔ ج: اب دو کیا حضرت جبرائیل کی نورانیت ختم ہو گئی؟ اگر ہاں تو جبرائیل کا انکار ہے۔ اگر کہو نہیں تو حضور ﷺ کی نورانیت میں بھی بشری لباس سے فرق نہیں آیا، کیا سمجھے۔

نمبر 101: بریلوی جماعت میں کوئی بھی تبلیغی جماعت نہیں ہے۔

ج: بڑے بھائی کا کرتا اور چھوٹے بھائی کا پاجامہ پہن کر وہابیت کی تبلیغ کرنے

والو تم کو "دعوت اسلامی" نظر نہیں آتی، انکو کی طرح آنکھیں بند کر کے اعتراف کرتے ہو۔

نمبر 102: بریلوی انکو ٹھٹھے چومتے ہیں یہ بدعت ہے۔

ج: حدیث، جو بغیر تحقیق کے بات کرتا ہے اس کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ جھوٹا ہے۔

سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے انکو ٹھٹھے چومے۔ پھر حضرت خضر علیہ السلام نے پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان کے بعد دو سو اولیائے اکرام نے اور آج کروڑوں اہل حق انکو ٹھٹھے چومتے ہیں کتنے حوالے دیکھ کر مان جاؤ گے آؤ مرید میدان نبوت دیکھو۔ اور دیوبندی تقی عثمانی نے انکو ٹھٹھے چومتا جائز لکھا ہے ثبوت دیکھو اور تو بڑ کر دو۔

نمبر 103: احمد رضا خان نے چودہ سو سالہ عقائد کے خلاف لکھا۔

ج: ایک عقیدہ بتا دو جو اہل حق حضرت کا چودہ سو سالہ اسلام کے خلاف ہو، ہم وہ عقیدہ چھوڑنے کو تیار ہیں جو قرآن و حدیث کے خلاف ہو، آؤ دلائل کی دنیا میں ثبوت پیش کرو، اگر غیرت شرم ہے تو؟

ورنہ آؤ دیوبندیو! اپنے عقائد اسلام کے خلاف قرآن و حدیث کے خلاف ہم سے بھی فہرست طلب کرو دلائل کے ساتھ اور غیر شرعی عقائد سے تو بچا حلال کرو۔ صرف ایک عقیدہ بتاتے ہیں کہ دیوبندی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ امکان کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ ہے، معاذ اللہ۔ یہ غیر شرعی عقیدہ ہے۔ پوری جماعت دیوبندیہ، وہابیہ کو چیلنج۔

نمبر 104: بریلویوں نے انگریز سے سیکھ کر ہم کو دہائی کہا۔

ج: دہائی کسے کہتے ہیں، لیکن جب تھانوی نے، مگنوی نے، دہلوی نے، یوسف بے نوری نے، نعمانی نے، بذکریا نے خود اپنے آپ کو دہائی ہونا تسلیم کیا۔ تو ہم نے بھی دہائی کہہ دیا۔ حوالے دے دیا کہ تو تیار ہیں وہابیو! اپنی سزا خود تجویز کرو۔ اور ثبوت دیکھو۔ اور جواب دو کیا دیوبندیوں نے بھی انگریز سے سیکھ کر دہائی کہا تھا؟ جب دہائی کا اقرار بھی تمہارا اور دہائی بھی تم پھر الزام کیوں؟

نمبر 105: احمد رضا خان نے حضور ﷺ کو حق رکھ کر بتایا جو بالکل غلط عقیدہ ہے۔

ج: یہ عقیدہ قرآن وحدیث، مفسرین وحدیثین وبزرگان دین کا لکھا ہوا موجود ہے اگر تم تحریر کرو کہ دیکھ کر مان جاؤ گے اور دیوبندی مذہب سے تو یہ کرو گے تو تشریف لے آؤ اور دلائل دیکھو۔ ورنہ دیوبندیوں کی عبارتیں تم کو دکھائیں کہ انہوں نے انگریز کو حق رکھ کر مان لیا اور لکھ دیا حوالہ بشرط تو یہ۔

نمبر 106: احمد رضا خان کی کتابوں میں دلائل نہیں ہوتے مطلب ویاس ہوتے ہیں۔

ج: قرآن کی آیات احادیث فقہ کے حوالے دلائل نہیں تو پھر دلائل کس کو کہتے ہیں؟ کاش ایک ثبوت اور حوالہ بھی دکھا دیتے۔ مگر نفوس صدافسوس تم کو بھی سکھایا جاتا ہے کہ اسے دیوبندو جہاں بھی جاؤ بس جھوٹ بولو الزام لگاؤ، اور بار بار جھوٹ بولے جاؤ کہ لوگوں کو وہ سچ نظر آنے لگے اور بس۔

نمبر 107: احمد رضا خان اپنی بات پر جم جاتے پھر کسی کی نہ مانتے تھے۔

ج: حق پر قائم رہتا تو ایمان کی دلیل ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اپنی بات کہنے سے پہلے شرعی دلیل مانتے اور پھر اس پر جم جاتے۔ کیا یہ بری بات

ہے۔ کیا لوگوں کے کہنے سے اسلام کے اعمال چھوڑ دیتے، دیوبندیوں کی طرح نہیں کرتوی دینے کے بعد سوچتے تھے اور پھر واپس بھی لے لیا کرتے تھے۔

نمبر 108: میں تو احمد رضا خان کا نام بھی لینا گوارہ نہیں کرتا۔

ج: واہ بھئی واہ نام بھی لے رہے ہو اور نام لینا گوارہ بھی نہیں۔ یہ الٹا دماغ دیوبندی کا ہو سکتا ہے، دیوبندیو!، وہابیو! تم اعلیٰ حضرت کی دشمنی میں اتنے اندھے ہو گئے کہ اگر اعلیٰ حضرت خواب میں تم کو نظر آجائیں اور کہیں کہ اللہ تعالیٰ وحدہ لا شریک ہے تو تم وہ بھی انکار کر دو گے۔

نمبر 109: آخر احمد رضا خان نے کون سا کارنامہ انجام دیا ہے۔

ج: اگر ایک ہو تو ہم بتائیں بے شمار ہیں۔ دیوبندیو! اگر کوئی تمہاری جان بچائے تو تم ساری زندگی اس کا احسان مانو گے یا نہیں۔ اگر کوئی کسی کا ایمان بچائے تو اس کا احسان بھی مانو، اعلیٰ حضرت نے گستاخوں، بے دینوں اور بدعقیدہ لوگوں کی نشاندہی کر کے لاکھوں مسلمانوں کا ایمان بچایا مگر تم احسان فراموش احسان ماننے کی بجائے اللہ دشمن بن گئے۔ کیا یہ انسانیت ہے۔ شکر یہ ادا کرنے کے بجائے جھوٹ والزام بہتان کی لٹھ لے کر اعلیٰ حضرت کے پیچھے بڑھ گئے۔

نمبر 110: احمد رضا خان نے لکھا،

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہوا ملک کے حبیب

یعنی محبوب و محبت میں نہیں تیرا میرا

دیکھو کتنا غلط عقیدہ ہے۔؟

ج: یہ اعتراض کر کے تم نے اس بات کا ثبوت دے دیا کہ دیوبندیہ میں ایک بھی ایسا نہیں جو اہل حضرت کے اردو اشعار حضور ﷺ کی شان میں سمجھ سکے۔ قرآن میں دیکھو حضور ﷺ کا حکم ہیں۔ پہلے شعر میں مالک کہا حضور علیہ السلام کو عطا کیا اور اس مالک خالق کے حبیب ہیں، جب حبیب ہیں تو خدا کی خدائی کے مالک ہوئے۔ اصل تکلیف تم کو دوسرے شعر میں ہوئی ہے۔ اہل حضرت نے فرمایا کہ اللہ محبت ہے اور حضور ﷺ محبوب ہیں اور محبوب و محبت میں یہ نہیں ہوتا کہ یہ تیرا ہے۔ اور یہ میرا ہے۔ کیا تقاضا ہے کیا ہوتا ہے یعنی جو میرا ہے وہ تیرا ہے تو تیرا ہے وہ میرا ہے۔

اور یہ حبیب اور محبوب کی شان ہے۔ اگر اہل حضرت اللہ کا شریک بتاتے تو غلط تھا شریک تھا کیونکہ شریک آدھے کا حقدار ہوتا ہے۔ لیکن حضور ﷺ کو حبیب فرمایا محبوب فرمایا یعنی جو کچھ اللہ کی خدائی ہے وہ محبوب کے لئے ہے۔ اس کے لئے بے شمار احادیث دکھائی گئی ہیں صرف ایک حدیث دیکھ لو۔ کہ ”جو اللہ کا ہو جاتا ہے پھر سب اس کا ہو جاتا ہے۔“ کیا سمجھ سکتے ہو کہ اللہ سے اس کا نظارہ قیامت کے دن ہوگا اور روایت میں ہے کہ اسے محبوب آج جو تیرا ہے وہ میرا ہے۔ جو تیرا دوست ہے وہ میرا دوست ہے جو تیرا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے۔

اب بتاؤ کیا غلط عقیدہ ہے اس شعر میں، اگر تمہارے پاس ایمان اور حضور ﷺ کی محبت ہوئی تو ایسا اعتراض نہ کرتے۔

نمبر 111: احمد رضا خان نے یہ شعر بھی کہے جو غلط ہیں اور اپنے آپ کو سنگ لکھا جبکہ مدینے کے کتے مارنے کا حکم ہے۔

تھم سے در، در سے سنگ اور سنگ سے ہے مجھ کو نہت

میری گردن میں بھی ہے دور کا دورا تیرا

ج: جس جاہل کو یہ بھی نہیں پتہ مشہور اور مشہور ہے براہری سمجھنا عقلمندی نہیں۔ وہابیوں میں ابراہیم یا لکھنوی نے اپنے لئے سنگ سے کم تر نسبت والا لکھا۔ (سراج مہر)۔ اور دیوبندی قاسم نانوتوی نے لکھا تو ساجھ۔ کان حرم کے تیرے ساتھ پھروں۔ قصیدہ بہار یہ، دیوبندی و باہلی کے لقب شیر پناہ بھی ہے، بتاؤ ان مولویوں کی شریک طرح دم بھی ہے؟ اب کیا فتویٰ ہے جو اپنے لئے سنگ اور شیر لکھے ان کو بھی لکھ کر دو اور قبر پر جا کر جوتے مارو گے؟ اس کے مزید حوالے شرح حدائق بخشش، علامہ فیض احمد اویسی صاحب (مدظلہ العالی) میں دیکھ سکتے ہیں۔

نمبر 112: بریلوی برنمازمیں پڑھتے ہیں ایسا لکھ عبد و ایسا لکھ نسیعین۔ اللہ کی عبادت کرنی چاہئے اور اللہ سے مدد مانگنی چاہیے۔ مگر یہ انبیاء و اولیاء سے مدد مانگتے ہیں۔

ج: اس آیت کی تفسیر میں ہے تھو حوالے موجود ہیں مگر ہم وہ تفسیر جو محمود الحسن دیوبندی نے کی ہے کہ ”ہاں اگر مقبول بندے کو شخص واسطہ رحمت الہی اور غیر مستقل سمجھ کر (مدد) ظاہری اس سے کی جائے تو یہ جائز ہے کہ یہ مدد دور حقیقت اللہ تعالیٰ سے ہی استعانت (مدد) ہے۔“

دیوبندیو! جواب دو اس آیت کے تحت لکھا ہے مقبول بندے۔ جو انبیاء و اولیاء ہوتے ہیں۔ خود دیوبندی جو بندوں سے چندہ صدقہ خیرات زکوٰۃ قربانی کی کھالیں مانگتے ہیں وہ کیسے جائز ہیں؟ اور پندرہویں شعبان میں شہ قبرستان میں دیوبندی مسجد میں چراغاں کیا ہوا تھا اور ساری رات لوگوں سے چندہ مانگتے رہے۔ آؤ نقد بلی کرلو۔ اور لگاؤ فتویٰ۔ چندے کی خاطر اپنے مسلک کا سودا کرنے والا شرم کرو۔ چندے کی خاطر بریلوی بن گئے۔ امام اور مؤذن کی جگہ خالی ہو تو بریلوی بن کر آ جاؤ۔

مساجد میں ناجائز قبضہ چندہ کے خاطر کرنے والو! بتاؤ اس آیت سے چندہ لینا بندوں سے جائز کیسے ہو گیا؟

نمبر 113: بریلوی علماء کہتے ہیں کہ اگر گیارہویں نہیں دی تو مال کا نقصان ہوگا۔

ج: یہ تحریر اور تقریر کس عالم دین کی ہے اور کہاں ہے؟ حوالہ دکھاؤ۔ دعویٰ تو کر دیا مگر دلیل نہیں، خالموں کب تک جھوٹے الزام لگاؤ گے شرم کرو۔ اگر دیوبندی میں سچائی نام کی کوئی چیز ہے تو ثبوت دکھاؤ دھوکہ بہ کرو۔

نمبر 114: بریلوی مولویوں کے نزدیک سوئم چلم عرس واجب ہیں۔

ج: تمام زندہ مردو دیوبندیو! کسی کتاب سے واجب کا لفظ بنا دو منہ مانگا انعام حاصل کرو کیا تم کو مرنا نہیں۔ کیا اللہ تعالیٰ کو جواب نہیں دینا۔ تو اتنا بڑا جھوٹ دھوکہ کیوں؟ یہ ایصال ثواب کی قسمیں ہیں اور جائز ہیں۔ اگر ایصال ثواب ناجائز اور حرام ہے تو شرعی ثبوت پیش کرو؟ ورنہ نیک کام سے روکتا شیطان کا کام ہے، شیطانی کام ہے تو یہ کرو۔ ان سب اعمال کو حاجی

اللہ اللہ ہماری جرحی مرحوم نے جائز قرار دیا ہے۔ لگاؤ فتویٰ اگر ہمت ہے؟
نمبر 115: بریلوی علماء حضور ﷺ کا سایہ نہیں مانتے یہ غلط عقیدہ ہے۔

ج: محدثین و مفسرین اور صحابہ کرام کا عقیدہ تھا۔ بتاؤ ان پر کیا فتویٰ ہے؟ ہم ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔ تم اپنے ایمان کی خیر مناد آؤ ثبوت دیکھ لو۔ اس کے علاوہ دیوبندی، وہابی، تھانوی اور گنگوہی نے لکھا ہے حضور ﷺ کا سایہ نہ تھا۔ ایک دفعہ تو انصاف کر کے اپنے مولویوں ہی پر فتویٰ لگا دو۔ چلو اتنا ہی کہہ دو کہ تھانوی اور گنگوہی کا عقیدہ غلط تھا۔

نمبر 116: امام بریلوی نے کئی مسائل میں ذاتی اور عطائی کا چور دروازہ کھول رکھا ہے۔

ج: ذاتی اور عطائی کا فرق قرآن وحدیث میں موجود ہے آؤ ثبوت دیکھ کر تو بہ کرو۔ چور دروازہ کھینے والو! آئینے میں اپنی شکل نظر آتی ہے، ذاتی و عطائی کا فرق دیوبندیوں نے بھی کیا ہے، کیا دیوبند میں چور دروازہ کھول دیا کچھ تو شرم کرو جھوٹ سے۔

نمبر 117: امام زمانے لکھا یا محمد (ﷺ) کی جگہ یا رسول اللہ (ﷺ) کہا کرو۔

ج: تم اپنی تکلیف بیان کرو، اہل حضرت نے ادب کی وجہ سے کہا ہے، چلو تم یا محمد (ﷺ) کہہ دیا کرو مگر اس دن تمہاری موت ہوگی جب یا کے ساتھ تم پکارو گے۔ یا محمد (ﷺ)۔

نمبر 118: احمد رضا خان بریلوی نے رجب کی عداویں رات کے فضائل بتائے جبکہ اس میں اختلاف ہے کہ معراج کی رات کون سی ہے؟

ج: انہوں کو اختلاف نظر آتا ہے، اتفاق والی روایتیں بھی پڑھ لیا کرو، اب ساری دنیا کے مسلمان علماء و عوام نے اوہیں رہے۔ معراج شریف کی رات کے فضائل بیان کرتے ہیں۔ تم مسلمانوں سے علیحدہ و اتفاقی فرقہ ہوا سی لئے تمام مسلمانوں کے خلاف چلتے ہو۔ تفسیر روح البیان ہی پڑھ لو اس میں تفصیل موجود ہے۔ اور اگر حدیث ضعیف ہے تو چاہو! کان کھول کر اور آنکھیں کھول کر پڑھ لو اور نہ لو کہ ضعیف احادیث فضائل میں معتبر ہیں ان نہ لے ہو گا۔ یہ محدثین کا اصول اور مختلف فیصلہ اور فتویٰ ہے۔

نمبر 119: احمد رضا خان نے معراج میں نعلین شریف سمیت عرش پر جانے کا انکار کیا ہے۔

ج: اعلیٰ حضرت نے اس سنا کا انکار کیا ہے، اگر کسی دیوبندی میں دست ہے تو اس روایت کی سند بیان کر کے دکھائے ابھی یہ لگ جائے گا تم کو حدیث والی کا۔ تم نعلین شریف کی بات کرتے ہو شرم کرو۔ دیوبندی! تم نے نعلین کے جھنڈے چھاڑ ڈالے اور بات کرتے ہو، درود و سلام کے پوسٹر چھانے والو! اسٹیکر ٹو پنے والو تمہارے پاس ادب کی دولت کہاں ہے۔

نمبر 120: احمد رضا خان نے شعبان کی ضعیف اور موضوع احادیث بیان کیں۔

ج: اولاً محدث علی حضرت نے کہاں موضوع و لمعادیت بیان کیں ہیں، رقی بات ضعیف احادیث کی تو کئی روایتیں مل کر قوی مضبوط بن جاتی ہیں یہ محدثین کا اصول ہے۔ اگر پندرہویں شعبان کی رات کے فضائل دیکھنے ہیں تو انھارے تفسیر کبیر، کشاف، تفسیر زمزم، تفسیر ابوالسعود، تفسیر روح البیان، تفسیر جلالین

وغیرہ۔ اور صحاح ستہ میں روزہ کے فضائل ہیں۔

نمبر 121: احمد رضا خان نے شب برأت لکھا ہے جو کئی روایت سے ثابت نہیں۔

ج: انوکھوں میں نظر نہیں آتا مگر تم کو نہ دن میں نظر آتا ہے اور نہ رات میں نظر آتا ہے، مذکورہ بالا تفسیر میں شب کے چار نام ہیں۔ مبارکہ، برأت، رحمت، حیک۔ اور حدیث کے الفاظ ہیں کہ

ليلة النصف من شعبان فيغفر الله - جب اس رات میں مغفرت ہوتی ہے تو جنہم سے آزادی یا نجات ہوتی ہے۔ اس کو برأت کہتے ہیں، لیکن بے ایمان گستاخ کی برأت نہیں۔ اسی لئے تم چاہتے ہو کہ تمہارے ساتھ دوسرے لوگ بھی اس رات عبادت سے محروم ہو جائیں۔ اور تمہارے ساتھ جنہم میں جائیں۔

بتاؤ مفسرین نے شب برأت فرمایا ان پر کیا فتویٰ ہے؟ اور وہابی تھا فتویٰ نے شب برأت لکھا۔ وہابی اعلیٰ دہلوی نے بھی شب برأت لکھا، بتاؤ ان پر کیا فتویٰ ہے؟ تم فتویٰ تیار کرو ہم حوالے دکھانے کو تیار ہیں آؤ مریدان ہو۔

نمبر 122: احمد رضا خان نے یہ نہیں بتایا کہ ضعیف احادیث پر عمل کرنے میں خرابی ہے۔

ج: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فتاویٰ رضویہ جلد دوم مقدمہ میں جو احادیث کی قسمیں بیان کیں اسماء الرجال پر بحث کی جس کو دیکھ کر ایمان والوں کی آنکھیں ششدر ہو جاتی ہیں۔ اور دیوبندیوں کی پوری جماعت مل کر بھی اعلیٰ حضرت کی حدیث والی کے برابر نہیں ہو سکتی، ضعیف احادیث کے متعلق لکھا

کہ یہ عقائد میں احکام میں فرض واجب میں پیش نہیں کر سکتے۔ بلکہ صرف فضائل میں ان ضعیف احادیث پر عمل کریں گے اور یہ محدثین کا حقیقہ فیصلہ ہے، جس سے دیوبندی سیلے بہانے کر رہے ہیں اگر تم کو علم نہیں تو ماتم کرو اپنی کم علمی کا۔ بے شمار دیوبندیوں نے ضعیف احادیث کتابوں میں نقل کیں ہیں ان کی قبر پر چاکر خرابی بتاؤ، ورنہ شرم کرو۔

نمبر 123: بریلی میں احمد رضا نے انوکھا کام کیا جو آج تک ہوتا ہے شعبان کی ۱۴ کو عصر سے مغرب تک لوگ ایک دوسرے سے معافی مانگتے ہیں۔

ج: دیوبندی عقل سے بیدل ہو چکے ہیں ان کو حدیث پر عمل بھی انوکھا کام نظر آتا ہے۔ حدیث ہے کہ بندوں کے حقوق بندے معاف کریں گے۔ اعلیٰ حضرت اس حدیث پر عمل کرتے تھے بتاؤ حدیث پر عمل کرنا بھی تم کو بُرا لگتا ہے شرم کرو۔

اسی لئے دنیا کہتی ہے کہ اب تو دشمن بھی پکارا تھا کہ

جس کی ہر ہر ادا سب مصلحتی کا مظہر

اس امام اہلسنت یہ لاکھوں سلام

نمبر 124: احمد رضا خان کے فتویٰ نگینہ کوئی دینی تو نہیں جو ہم مان لیں۔

ج: اعلیٰ حضرت کے فتوے گستاخوں پر کفر کے، ہم کہتے ہیں وحی ہیں؟ اگر اعلیٰ حضرت کے فتوے بغیر دلیل کے ہوتے تو انکار کر دیا جاتا، لیکن جب فتوے شرعی دلائل قرآن و حدیث اجماع سے ثابت ہیں۔ بتاؤ ان کا انکار کیسے کریں گے۔ مثال کے طور سے دیوبندیوں نے بھی قادیانی اور شیعہ پر

کفر کا فتویٰ دیا ہے، بتاؤ کیا یہ وحی الہی ہے دیوبندیوں کو؟ کیا تم تھوڑی دیر کے لئے یہ فتوے واپس لے سکتے ہو؟ نہیں ہرگز نہیں، تو جواب تمہارا جو ہے وہی ہمارا ہے۔

نمبر 125: احمد رضا نے پیٹ کے دھندے کھول رکھے تھے۔

ج: کوئی حوالہ کوئی ثبوت دو اگر غیرت و شرم ہے۔ پیٹ سے دیوبندی مجبور ہیں کہ گیارہویں کو حرام بھی کہتے ہیں، اور کھانے میں سب سے آگے ہوتے ہیں، اور پیٹ تو دیوبندیوں کے پاس بھی بلکہ لیٹرکس ہے، کیا دیوبندی پیٹ کے لئے نہیں کھاتے؟ یا استہواء کے لئے چاٹ لیتے ہیں اور کچھ نہیں کھاتے۔

ہاں اللہ کا شکر ہے۔ ہم کو طلال گیارہویں شریف ملتی ہے، اور دیوبندیوں کو کوئے کا قورمہ غیبیٹ مبارک ہو۔ پاک لوگوں کو پاک غذائیں اور غیبیٹ کو غیبیٹ عذائیں۔

نگینہ کوئی کا فتویٰ ہے کہ ”کو کھانے سے ثواب ہوگا“۔ فتاویٰ رشیدیہ۔

نمبر 126: احمد رضا خان نے عید کے دن گلے ملنے کو اچھا کہا ہے جبکہ یہ بدعت ہے۔

ج: تمام دیوبندی چھوٹے بھائی کا پا جامہ اور بڑے بھائی کا کرتا پہن کر آجائیں پھر بھی عید کے دن گلے ملنے کو بدعت سنیہ ثابت نہیں کر سکتے، بلکہ ہزاروں دیوبندی عیدین میں یہ بدعت کرتے ہیں اور جو بدعت کرنے والا جو بھی ہے، تو دیوبندی پہلے اپنے دیوبندوں سے تو یہ کرائیں اعلانیہ تو یہ وجدید نکاح۔ ورنہ آؤ اسلام کے ضابطہ یکسو۔ جب صحابہ کرامؓ کے گلے ملنے پر

بے شمار حوالے ہیں اور جس کی اصل جو وہ بدعت نہیں ہو سکتا۔ یہ شرعی اصول ہے۔

دیوبندیو! آؤ ہماری شاگردی کرو۔ ہم تم کو اصول اور بدعت بتائیں کیا ہوتی ہے؟ جو دیوبندی خود بدعت کے مسائل اور قسمیں نہیں جانتے وہ دوسروں کو کیا بتائیں گے۔

اس مسئلہ پر اہل حضرت کی دلائل شرعی پر کتاب موجود ہے اگر کسی دیوبندی وہابی میں ہمت ہے تو جواب دیکر دکھائے۔

نمبر 127: احمد رضا خان کو فقہ پر عبور نہیں کہ فقہی حضرات نے کوئے کی قسمیں بتائیں اور اس کوئے کو جائز لکھا۔

ج: اہل حضرت کا فقہ پر عبور دیکھنا ہے تو فتاویٰ رضویہ دیکھ کر بتاؤ اور فقہ میں جو کوئے کی اقسام بتائیں وہ الگ ہیں۔ اور جو گنگوہی نے کو اکھانا ثواب بتایا وہ حرام ہے، ضعیف ہے آؤ ہم سے قرآن وحدیث کے حوالے طلب کر کے دیکھ لو۔

اس مسئلہ پر اہل حضرت کی کتاب ہے جس میں گنگوہی سے سوالات کیے گئے۔ جو آج تک قرض ہیں کاش کوئی دیوبندی ان سوالات کا جواب دے کر گنگوہی کا قرض اتار دے ہمت کرے۔ وہ سوالات ہم بتائے کو تیار ہیں جو اہل حضرت نے کئے تھے آؤ مرویدان بنو۔

یہ رشتہ کے بیڑے کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے

کے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہی وار وار کے پار ہے

نمبر 128: احمد رضا خان کا علمی مقام نہیں یہ صرف بریلویوں کا پروپیگنڈہ ہے۔ ج: اہل حضرت کا علمی مقام اندھے کو نظر نہیں آ رہا۔

آکھندالائیسے جو بن کا نگارہ دیکھے

دیدہ کو روک کیا آئے نظر کیا دیکھے

آؤ اہل حضرت کے ادنیٰ خادم سے تمام علوم پر کسی بھی مسئلہ میں گفتگو کر کے دیکھو آؤ آج تک کوئی دیوبندی وہابی نہیں ملا جو کسی مسئلہ میں تفصیل سے گفتگو کر سکے اگر کوئی سامنے نہیں آتا تو نہ آئے اپنے گھر بیٹھ کر تحریریں علمی گفتگو کرنے کی ہمت کرے سب سے زیادہ تعداد ان دیوبندیوں کی ہے کراچی میں دوبارہ سامنے آنے کے لئے کسی قیمت پر تیار نہیں ہے۔ اور بعض دوبارہ آگئے مگر تیسری دفعہ علمی گفتگو سے راہ فرار اختیار کر گئے۔ اہل حضرت کا علمی کارنامہ دیکھو فتاویٰ رضویہ نے کر بیٹھ جاؤ شاید سمجھا آ جائے۔

نمبر 129: بریلوی اشعار کہتے کفر یہ ہیں۔

یہ دعا ہے یہ دعا یہ دعا

تیرا میرا خدا احمد رضا

(نقد روح۔ بحوالہ رضا خانی مذہب)

ج: دیوبندیو! یہ اشعار اہل حضرت کے نہیں، پہلے تھوٹ سے تو بہ کرو۔ دوسریہ کہ نقد روح کتابچہ ہماری معیبر کتاب نہیں اور نہ ہی عقائد کی کتاب ہے۔ اس لئے ہم اس کتاب کے اشعار لکھنے والے کو نہیں مانتے دیوبندیو! تم بھی اپنی گستاخانہ کفریہ باطل عقائد سے اور کتابوں سے اور اپنے علماء سے انکار

کردہ۔ ورنہ ہم پر الزام، جھوٹ، بہتان سے باز آؤ۔ رضا خانی مذہب سے متعلق حوالے سعید احمد قادری نے دیئے تھے جس نے یہ بھی تسلیم کیا تھا یہ حوالے غلط ہیں جھوٹے ہیں الزام ہیں۔ اب ایسے حوالے دیو بندی دیتے ہیں وہ بھی جھوٹے ہوں گے۔ اگر سچے ہوتے تو یہ حرکت نہ کرتے۔ پھر بھی اگر دیو بندی اپنی آنکھوں سے جھوٹے حوالے دیکھنا چاہیں تو سعید احمد قادری کی کتاب لے آئے ہم اس کو غلط جھوٹے حوالے دکھانے کو تیار ہیں۔

نمبر 130: بریلوی رضا خوانی مذہب نیا فرقہ ہے۔

ج: دیو بندیو! وہاں جو بار بار یہ بتا دیا کہ سعید احمد نے یہ نام رکھے اور جھوٹے حوالے الزام بہتان لگائے ہیں اور اپنی کتابوں کو منسوخ کر دیا۔ اس کے باوجود تم وہی حوالے ہر جگہ دکھا کر لوگوں کو گمراہ کر رہے ہو۔ سچ کہا کی نے

ڈھنڈ بے شرم بہت دیکھے دنیا میں

مگر سب پر سبقت لے گئے یہ حیائی آپ کی

حالانکہ یہاں تک کہا ہے کہ ان حوالوں کو دینے والا ولد ہوگا۔ اب بھی اگر معلوم ہونے کے بعد دیو بندی نہ سمجھیں تو کم از کم تجدید کلاخ ضرور کر لیں۔ اس کے کچھ جواب ہم سابقہ صفحات میں دے چکے ہیں وہ بھی ذرا آنکھیں کھول کر پڑھ لو۔

نمبر 131: بریلویوں کو اپنی گستاخی نظر نہیں آتی دوسروں پر نفوٹے لگاتے ہیں۔

ج: یہی فیصلہ ہمارا ہے تم نے ایسے الفاظ سن کر ہماری طرف لگا دیئے۔ ورنہ آؤ مرد میدان بنو۔ بتاؤ ہماری گستاخی کن کتابوں میں ہے؟ حوالہ اور عبارت پوری نقل کرو جس میں جھوٹ اور الزام نہ ہو؟ اور اس عبارت کو قرآن و حدیث کی روشنی میں گستاخی ثابت کرو۔ پھر ہم سے دستخط کرالو؟ یا ہم بتا دیتے ہیں دیو بندیوں کی گستاخانہ عبارتیں شریعت کے خلاف ہیں۔ گستاخانہ ہیں باطل ہیں۔ تم اس پر دستخط کرو۔

دیو بندیو! آج تم کو جو چیز گستاخی نظر آ رہی ہے، وہ دیو بندی اکابر علماء کو نظر نہ آئی، آج تم بریلویوں کو مشرک و کافر کہہ رہے ہو۔ دیو بندی اکابر نے بریلویوں کو مسلمان لکھا ہے اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت دی ہے۔ یوں سمجھ لو کہ تمہارے منہ پر تھوک دیا اکابر دیو بندی نے۔ اب جتنی بات تم پسند کرو یہ تمہاری مرضی ہے۔

نمبر 132: بریلوی علماء ہمارے دیو بند کے عقائد باطل بتاتے ہیں اگر یہ عقیدہ باطل ثابت کر دیں تو میں دیو بندی مسلک چھوڑ دوں گا۔

ج: اگر اپنی زبان کے کچے ہوتو قائم رہنا ان الفاظ پر، باطل عقائد میں ایک عقیدہ دیو بندیوں کا امکان کذب باری تعالیٰ سے متعلق ہے، حوالے کتب، بیکروڈی، فتاویٰ رشیدیہ، براہین قاطعہ، عبارات اکابر، سیف یمانی، شہاب ثاقب۔ ان کتابوں میں دیکھ کر تھک رہی کرلو۔ اور اعلائیو پو کر دو۔

نمبر 133: بریلوی الزام لگاتے ہیں یہ عقیدہ ہمارا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔

ج: ہم نے تحقیق کر کے لکھا ہے اور حدیث ہے کہ جو بغیر تحقیق کے بات کرے اس کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ جھوٹا ہے۔ پہلے تو جھوٹا ہونا مہارک ہو۔ اگر تو یہ نہیں کرتے۔ اور فتاویٰ رشیدیہ میں ہے امکان کذب کے متعلق کہ یہ بندہ کا عقیدہ ہے۔

اس کے باوجود اگر یہ الزام ہے تو کراچی کے دس دیوبندیوں، مفتیوں سے دستخط کرا دو اور مہر لگا کر تحریر دکھا دو کہ امکان کذب باری تعالیٰ سے متعلق عقیدہ دیوبندیوں کا نہیں اور وہ اس عقیدہ کو باطل مانتے ہیں۔

تو ہم اس الزام سے رجوع کر لیں گے اور آئندہ یہ حوالہ نہیں دیں گے۔ اور ایک دیوبندی نے یہ تحریر لکھ کر دی ہے کہ امکان کذب سے متعلق، اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ کہ یہ دیوبندی عقیدہ ہے۔ جس کا دل چاہے وہ تحریر دیکھ لے اور تو بہ کر لے، دوسرا باطل عقیدہ دیوبندی تانوتوی کا، کہ حضور علیہ السلام کے خاتم النبیین جیسے چھ اور خاتم النبیین ہیں۔ حوالہ تحذیر الناس۔ بتاؤ دیوبندیوں! ساری کائنات میں سات زمینوں اور سات آسمانوں میں صرف سرکارِ دو عالم ﷺ ہی خاتم النبیین ایک ہیں یا چھ اور ہیں؟ یہ مسئلہ ختم نبوت کا ہے۔ قطعی ہے اور ضروریاتِ دین میں سے ہے۔ اس کا انکار کفر ہے، گالی کے علاوہ جواب ہے تو ضرور عنایت فرمادیں۔

نمبر 134: احمد رضا خان نے علماء دیوبند سے ان کی وضاحت پوچھے بغیر کفر کا فتویٰ لگایا۔

ج: دیوبندیو! جھوٹ کے بغیر بھی بات کر لیا کرو۔ سچی توجہ بول دیا کرو۔ اہلی

حضرت نے علمائے دیوبند کو خطوط لکھے کہ یہ تمہاری عبارتیں ہیں اس کا صاف اور شرعی مطلب بتاؤ۔ مکی خطوط ارسال کے رجسٹری کی ان سب کا ریکارڈ موجود ہے۔ کہ فتاویٰ نے خود وصول کئے اور بعد میں رجسٹری لینے سے بھی انکار کر دیا۔ ایسے ہوتے ہیں حکیم الامت؟

فیصلہ کن مناظرہ کے لئے فتاویٰ کو دعوت دی۔ بتاؤ کیوں نہیں آئے؟ جب ہر طرح اتمامِ حجت کر لیا مکی سال ہو گئے ان کے رد میں کتاب شائع ہوئی سب کچھ دیکھتے رہے خاموش ہنسا شانی بن کر مرنے لگھا۔

سامنے آنے کی جرأت نہیں تھی کم از کم گھر بیٹھ کر کاغذ کے پہلو ان کی طرح تحریری گفتگو کر لیتے۔ آج بھی دعوتِ عام ہے دیوبندیوں، وہابیوں کو وہ گستاخانہ عبارتوں کو شرعی ثابت کر دیں اور انعام حاصل کریں۔ ورنہ آزما کر دیکھ لو جو بھی دیوبندیوں کا کفر بنانے کے لئے آیا وہ خود بھی کفر کے گڑھے میں جا کر۔ ہم ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔ چنانچہ آج بھی دیوبندی آزما کر دیکھ لیں اور ہم سے تحریری گفتگو کر لیں حقیقت واضح ہو جائے گی۔

نمبر 135: بریلوی علماء نے ناجائز قبضہ کیا مساجد پر۔

ج: آئینہ میں اپنی شکل نظر آتی ہے۔ بے شمار کراچی کی مساجد پر قبضہ کیا ہے دیوبندیوں نے، ایسی جگہ تو نماز ہی نہیں ہوتی۔ آؤ ثبوت دیکھو اور مسجد ہمارے حوالے کر دو۔ کتنی جگہ ناجائز جھوٹا مقدمہ دائر کر دیا اس کا ریکارڈ دیکھو اور تو بہ کر دو۔ بے شمار مساجد سیل کر دی گئیں صرف درود و سلام پڑھنے پر جھڑا کھڑا کر دیا۔ اور ایک جگہ بالکل ناجائز قبضہ کر کے مسجد بنائی جہاں دیوبندی

بندیوں نے بھی نماز پڑھنی چھوڑ دی۔

آؤ ثبوت دیکھو اور ”کنیل والی مسجد“ کا نام بتا رہا ہوں کہ یہ مسجد کئی بریلویوں نے بنائی اور نام رکھا، کیونکہ دیوبندی مذہب میں کنیل بنانا جائزہ ہے بتاؤ دیوبندیوں کا جائزہ کتنا مسجد پر کیسے اور کس نے رکھا؟

اور لوگوں کو بے وقوف بنانے کے لئے قبضہ شدہ مسجد کو نئے سرے سے تعمیر کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو پتہ نہ چلے، اس کا ثبوت بھی موجود ہے۔ بتاؤ دیوبندیو! یہ کونسا اسلام ہے؟ جبکہ حضور اکرم ﷺ نے مسجد کی زمین کی قیمت دے کر بنائی۔ حالانکہ کئی بریلوی کی مسجد پر قبضہ کر کے دیوبندیوں کی نماز نہیں ہوتی۔ مگر تم کو اس سے کیا نماز ہو یا نہ ہو، مگر چندہ خوب ملتا ہے بس وہ کافی ہے۔ دیوبندیو! تم اپنے عقائد اسلامی ثابت کرو اور جو مسجد تم کو چاہئے ہم دینے کو تیار ہیں۔ آؤ مرد میدان بنو۔ دعوت عام ہے۔

نمبر 136: اہلی حضرت، اہلی حضرت، اہلی حضرت ہی کرتے رہتے ہو۔

ج: جی جاہل حضرت، جاہل حضرت، جاہل حضرت تم اپنی تکلیف بیان کرو؟

نمبر 137: احمد رضا خان نے غوث اعظم کو حضور علیہ السلام کے برابر لکھا ہے۔

ج: کہاں لکھا ہے ثبوت دو اگر علما کی اولاد ہو۔ ورنہ تو یہ کرو چھوٹ سے۔

نمبر 138: احمد رضا خاں کے اشعار جاہلانہ ہیں۔

ج: ایک شعر پیش کرو اگر سچے ہو۔ ورنہ چلو بھر پانی میں ڈوب مرو۔

نمبر 139: وہ بنی خدا تھا عرش پر مستوی ہو کر

اتر پڑا وہ محمد مصطفیٰ بن کر (بریلوی اشعار)

ج: یہ شعر اہلی حضرت کا نہیں ہے۔ بلکہ کسی بھی سنی بریلوی عالم کا نہیں اور نہ ہی ہماری کسی معتبر کتاب میں ہے، دیوبندیوں جھوٹ سے تو بہ کر، ہم اس پر شرعی فتویٰ لگانے کے لئے تیار ہیں آؤ فتویٰ لے جاؤ۔

نمبر 140: یہ بریلویوں کی کتابیں نہیں ہیں؟ لغزہ روح، مقابلہ المجالس، تذکرہ غوثیہ، فوائد فریدیہ، مدائح اہلی حضرت

ج: جی نہیں یہ ہمارے عقائد کی کتابیں نہیں اور نہ ہی معتبر ہیں۔ سن لایا۔ اب تو بازار چاؤ اگر شرافت نام کی کوئی چیز ہے تمہارے پاس۔

نمبر 141: میں نہ بریلویوں کو ماننا ہوں اور نہ ہی دیوبندیوں کو۔

ج: پھر جھوٹ بولا تم نے ایسا لگتا ہے کہ تمہارا کھانا ہضم نہیں ہوتا جھوٹ بولے بغیر۔ اگر تم دیوبندی کو نہیں مانتے تو رائے دہ کے اجتماع میں کیوں گئے؟ یہ بھی تو دیوبندی و باہلی تلمیذی جماعت ہے۔

نمبر 142: کیا بریلوی کہنے کی خاص ضرورت ہے اس کے بغیر بھی اہلسنت ہیں۔

ج: جب اصلی کو دیکھ کر نقلی مال بازار میں آجائے تو کوئی نہ کوئی نشانہ ہوتی ہے کہ یہ اصلی ہے۔ اور یہ نقلی ہے، بتاؤ نقلی اور جعلی کھٹ خرید کر سفر کر سکتے ہو؟ جس طرح اہلسنت کے ساتھ سختی لگایا گیا تو اب نام نہاد اہلسنت سختی دیوبندی جعلی مال پر پھیل لگا کر آگئے، اس لئے بریلوی لگانا پڑا، جو بندے کا شکر گزار نہیں وہ اللہ کا شکر گزار نہیں۔ اور یہ نشانہ حرمین شریفین کے علماء نے بتائی کہ جب ہندوستان سے کوئی عالم دین آتا ہے تو ہم اس کے سامنے اہلی حضرت کا ذکر کرتے ہیں اگر وہ خوش ہوتا ہے ہم سمجھ لیتے ہیں کہ یہ سنی

بریلوی ہے اگر وہ ناراض ہو جائے تو ہم کچھ کہتے ہیں کہ یہ دیوبندی وہابی بدعتیہ ہے۔

نمبر 143: بریلوی غوث الاعظم سے محبت کرتے ہیں مگر رُفِ یہ دین نہیں کرتے جبکہ غوث الاعظم کرتے تھے۔

ج: غوث الاعظم کہنا ہی وہابیوں کی موت ہے۔ غوث الاعظم مقلد تھے اور منتقل تھے۔ اگر وہابی مقلد بن جائیں تو رُفِ یہ دین کوئی جھگڑا نہیں۔ اور غوث الاعظم نہیں رکھتے تراویح پڑھتے تھے۔ وہابیہ اتم تراویح پڑھتے ہو شرم کرو۔ جبکہ حرمین شریفین میں بھی تراویح ہوتی ہیں۔ وہابیہ اتم دعویٰ کرتے ہو تحریری اور تقریری کہ حضور علیہ السلام نے آخری وقت تک نماز رُفِ یہ دین کے ساتھ پڑی۔ بس اس دعویٰ میں ایک حدیث مرفوعہ پیش کر دو۔ اس لاکھ انعام حاصل کرو۔ اور جس حدیث کو تم پیش کرو اگر وہ مرفوع نہ ہوئی تو تم رُفِ دین چھوڑ کر ہی بریلوی بن جانا۔

نمبر 144: بریلوی گیارہویں شریف کرتے ہیں جو غیر اسلامی ناجائز حرام ہے۔

ج: گیارہویں شریف ایصالِ ثواب کا دوسرا نام ہے۔ اگر کوئی دیوبندی مفتی ایصالِ ثواب کو ناجائز حرام اور غیر اسلامی نہیں کہہ سکتا تو پھر گیارہویں شریف کو غیر اسلامی نہیں کہہ سکتے۔ ورنہ بتاؤ گیارہویں شریف میں حلال کھانا قرآن کی تلاوت، درود و سلام، دعا، مسلمانوں کا شیعہ ہونا، وعظ کرنا، کیا غیر اسلامی ناجائز و حرام ہیں؟ کیا نبی کے دیوبندی، وہابی، نجدی خارجی کو دعوت عام ہے۔ اور گیارہ لاکھ کا انعام سے تو بھی گیارہویں شریف کو

غیر اسلامی ثابت کر دے ناجائز و حرام ثابت کر دے۔ تحریری طور پر شرعی دلائل سے وہ انعام حاصل کر لے۔ آؤ مرد میدان بنو۔ دلائل کی دنیا میں آؤ، گھر کی چادر پواری سے نکلو۔

نمبر 145: میں بریلویوں کے چکر میں پڑنا نہیں چاہتا۔

ج: آخر تم گھن چکر ہو، اپنے دنیا میں ہر معاملے کے چکر میں پڑ جاتے ہو اور عقلت مصطفیٰ ﷺ کے لئے بچنا چاہتے ہو۔ سوچ لو کیا منہ دکھاؤ گے۔

نمبر 146: مجھے بریلویت سے دشنت ہوتی ہے۔

ج: کبھی دیوبندیت اور وہابیت سے دشنت نہیں ہوتی آخر کیوں؟

نمبر 147: میری سمجھ میں نہیں آتا کہ بریلوی کسے ہیں یا دیوبندی کسے ہیں۔

ج: اگر واقعی سمجھنا چاہتے ہیں تو قرآن وحدیث کے مطابق عقائد دیکھو جس کے عقائد اسلامی ہوں، چودہ سو سالہ ہوں وہ کسے ہیں اور جس کے عقائد قرآن وحدیث کے خلاف ہوں جن کے فتوے غیر شرعی جن کے ترجمے غلط وہ جھوٹے باطل ہیں۔

نمبر 148: بریلوی بھی دعویٰ کرتے ہیں دیوبندی بھی دعویٰ کرتے ہیں مگر دلیل کس کی جی ہے؟

ج: آسان طریقہ یہ ہے ذرا سی ہمت کرو۔ کہ ایک مسند حاضر و ناظر کا علو۔ دیوبندی اس کو کفر و شرک کہتے ہیں، اہم اس مسئلہ کا ثبوت دیوبندیوں سے دیکھائیں گے۔ اس قسم سے کہ کوئی دیکھا دو۔ یہ میرا کہیں سے گھر کوئی نہیں دیکھیں گے۔ تو یہ بتا لیا گیا ان کے فتوے غیر شرعی ہیں۔ اسلام کے نام پر

دھوکہ ہے۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ دیوبندی حاضر و ناظر حضور علیہ السلام کو ماننے والوں پر کفر و شرک کے فتوے لگاتے ہیں ہم یہ ثبوت بھی دکھائیں گے کہ خود دیوبندی علماء حاضر و ناظر ہوئے ان کی کتابوں میں ہے۔ جو دیوبندی ثبوت دیکھ کر توبہ کرے وہ بشریٰ لے آئے ہم دکھانے کو تیار ہیں۔

نمبر 149: بریلوی کہتے ہیں دیوبندی گستاخ ہیں دیوبندی بریلویوں کو گستاخ کہتے ہیں، ہم کس کی مائیں؟

ج: اتنا تو تم بھی مانتے ہو کہ وہ میں ایک سچا ہے ایک حق پر ہے۔ دوسرا گستاخ، باطل بدعتیہ ہے مگر کون؟ تو اس کا صل یہ کہ دیوبندیوں کے عقائد اور عبارتیں دیکھ لو۔ کہ حضور ﷺ کو براہمانی کہتے ہیں۔ براہین قاطعہ۔ حضور علیہ السلام کے علم سے زیادہ علم شیطان کا مانتے ہیں۔ براہین قاطعہ۔ حضور علیہ السلام سے محل میں اتنی بڑھ جاتا ہے۔ تجذیر الناس۔ حضور علیہ السلام کے خیال سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ صراط مستقیم۔ حضور علیہ السلام کو مرکز میں ملنے والا لکھا ہے و تقویۃ الایمان۔ تاؤ یہ گستاخانہ عبارتیں کافی نہیں کہ یہ فیملہ کر لیا جائے واقعی دیوبندی گستاخ ہیں۔ اگر بریلویوں میں کسی نے گستاخی کی ہے حوالہ دکھاؤ ہم شری فتویٰ لگانے کو تیار ہیں۔

نمبر 150: ہم دیوبندی کھڑے ہو کر سلام نہیں پڑھتے یہ بریلویوں کا طریقہ ہے۔

ج: شرم کرو۔ رمضان میں شتم قرآن میں وہ آیات موجود ہیں کہ انبیاء کے نام چلے کر سلام کا ذکر ہے۔ دیوبندی کھڑے ہو کر قبلہ رخ ہاتھ باندھ کر پڑھتے ہیں۔ تمام رسولوں پر سلام ہو۔ اور رمضان میں بندوں سے زکوٰۃ، فطرہ

صدقات، خیرات کی مدد مانگتے ہیں۔ اپنے باطل مذہب بھول کر کہ ہر قسم کی مدد اللہ سے مانگو۔ چند سے کی خاطر اپنا مذہب چھوڑ دینا صرف دیوبندیوں کا کام ہے۔

نمبر 151: احمد رضا خاں نے لکھہ میں کھڑے ہو کر جھوٹ بولا تھا۔

ج: حوالہ دکھاؤ، الزام اور جھوٹ کب تک بولتے رہے گے۔ کب تک لوگوں کو گمراہ کرتے رہو گے۔ بغیر دلیل کے بات کرنا وہابیوں کو روٹے میں ملا ہے شرم کرو۔

حضرات یہاں تک ہم نے ڈیڑھ سوا اعترافات کے جوابات دیدے جو کہ اب تک کئے گئے تھے۔ اس کے بعد کوئی اعتراض نیا آیا اور کوئی جھوٹ و الزام لگایا گیا تو اس کو ہم اگلے ایڈیشن میں شامل کر لیں گے۔ ان شاء اللہ۔ تمام عوام اہلسنت سے درخواست ہے کہ جہاں بھی اعلیٰ حضرت پر اعتراض کرنے والے لیل جائیں ان کو یہ کتاب دے کر جواب طلب کریں۔

ہم نے جواب کے ساتھ ساتھ کچھ سوالات بھی کئے ہیں۔ جن کے جوابات کسی دیوبندی، وہابی مولوی میں ہمت و جرأت نہیں ہوگی کہ وہ جواب دے سکے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

دوسرا دعویٰ ہمارا یہ ہے کہ دیوبندیوں کی اختلافی مسائل پر لکھی گئی کتاب میں جھوٹ ضرور بولا جاتا ہے۔ جس کا دل چاہے ہم سے ثبوت طلب کرے اور باطل مذہب سے توبہ کرے۔

تیسرا ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ دیوبندی زبانی اسلام کے عقائد مانتے ہیں مگر ان

کی معتبر کتابوں میں اسلامی عقائد کے خلاف عقائد و عبارتیں گستاخیاں موجود ہیں۔ ثبوت دیکھو تو یہ کرو۔

چوتھا ہمارا دعویٰ ہے کہ دیوبندی نے حلال کو حرام اور حرام کو حلال لکھا ہے۔ ثبوت دیکھو تو یہ کرو۔

پانچواں ہمارا دعویٰ ہے کہ دیوبندیوں کے تراجم قرآن میں 200 آیات کے غلط ترجمے ہیں۔ ثبوت دیکھو تو یہ کرو۔

چھٹا ہمارا دعویٰ ہے کہ دیوبندیوں کے فتوے کثرت سے غیر اسلامی غیر شرعی ہیں۔ دعویٰ کی دلیل دیکھ کر تو یہ کرو۔

ڈاکٹر ذاکر نائیک کو دعوت فکر

قرآن کریم کی اپنی رائے سے تفسیر کرتا باطل و مردود ہے۔

ڈاکٹر کا بیان منکر حدیث کے نقش قدم پر ہے۔

اگر یہ اہلسنت و جماعت خفی ہے تو اسی کے مطابق تفسیر کریں۔

ہمارے پانچ سوالات کے جوابات دیں؟

آج کے دور میں میڈیا کی جنگ اور اس پر آگے بڑھنے کی دورنگی ہوئی ہے۔ میڈیا کے کچھ فوائد اسلام کی تعلیم آگے بڑھانے کے لیے مفید ہے۔ اسی میڈیا سے اسلام کے خلاف ذہرانگاہا جا رہے ہیں جس کی روک تھام کرنا حکومت اور عوام دونوں کی ذمہ داری ہے۔ علماء اہلسنت اپنا فرض ادا کرتے ہیں، کرتے رہیں گے۔ سب جانتے ہیں کہ ماضی کے فتنے کتنے خطرناک تھے؟ اور کس کس لہادہ میں آتے رہے؟ یہ علماء اہلسنت کا احسان ہے کہ ہر فتنے کا سد باب کیا اور عوام کو خبردار کرتے رہے۔ بالکل اسی طرح آج بھی ایسے فتنے سراٹھار رہے ہیں جو اسلام کے نام پر قرآن و سنت کے نام پر درس دے رہے ہیں اور قرآن پاک کی اپنی ذاتی عقل سے تفسیر کر رہے ہیں جو تفسیر بالرائے ہے جو کہ باطل و مردود ہے۔ پہلے پارہ میں یہ مفہوم موجود ہے کہ اسی قرآن کو پڑھ کے گمراہ ہوتے ہیں اسی کو پڑھ کے ہدایت پا جاتے ہیں۔

دیکھ لیں آج کون ایسا کر رہے ہیں جو نہ صرف خود گمراہ ہیں بلکہ دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ بعض ڈاکٹر ز اور پروفیسر درس قرآن کے نام پر ایسی تفسیر بیان کر رہے ہیں کہ سراسر قرآن کے خلاف ہے۔ بعض عوام کے نزدیک بہت بڑے عالم شمار کیے جا رہے ہیں۔ اس سے پہلے کہ روئے سخن جس طرف ہے وہ بات کی جائے یہ عرض کر دیں کہ جو جیتل سے وہ لوگ آ رہے ہیں جو مسلمانوں کی دل آزاری کی باتیں کرتے رہتے ہیں۔ بعض دوسرے جیتل بھی ہیں ان سب کو اخلاقی و قانونی شرعی تنبیہ کرتے ہیں کہ وہ اپنا قبلہ درست کر لیں اسلام کے خلاف اپنی زبانوں کو لگام دیں ورنہ

اللہ تعالیٰ کا عذاب تیار ہے۔ نہ معلوم کونسا طوفان؟ کونسا زلزلہ؟ سب کچھ ہمیں نہیں کر دے۔ ہم بعض پروٹیسز اور ڈاکٹرؤں کو درہے تھے اب بے شرم بے پردہ جاہل عورتیں بھی مذکورہ کلام کی تعلیمات کا مذاق اڑا رہی ہیں۔

ان سب پر تو یہ فرض ہے اور ان کا سب بننے والوں کو تو یہ کرنی چاہیے۔ ایک ان میں پراسرار بھی ہے جو اپنی مرضی سے آیات کو اور ان کے مفہوم کو توڑ مروڑ کر پیش کرتا ہے۔ ہم علی الاطلاق تنبیہ کرتے ہیں ان تمام چائیکو کو چاہیے کہ دوسروں کی گمراہی کا سبب نہ بنیں۔ ہم اپنا قانون حق محفوظ رکھتے ہیں دوسری بات یہ کہ غلط تراجم پیش کرنے والوں کو خبردار کرتے ہیں کہ وہ باز آ جائیں اور درست ادب والا ترجمہ کنیز الایمان کی اشاعت کو فروغ دیں۔ جب قرآن ایک ہے تو ترجمہ بھی ادب والا درست ایک ہو۔

اگر کسی کو یہ توفیق ہے کہ غلط ترجمہ کونے ہیں؟ اور کیا غلطیاں ہیں؟ تو وہ ہم سے فہرست طلب کر سکتا ہے بعض کی ہم اللہ الرحمن الرحیم کا ترجمہ غلط ہے اور نوکل 200 آیات کے ترجمے غلط وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں۔ دعوت عام ہے۔

پھر نہ کہنا کہ ہم وغیرہ ہوئی۔ اس لئے تمام اہل سنت عوام سے درخواست ہے کہ گھروں میں شادی میں ترجمہ القرآن کنز الایمان کی اشاعت اپنا فرض منہمی سمجھ لیں۔ اور غلط تراجم والے لکھتے اور پیش کان کھول کے سن لیں کہ غلط فرقوں کے ساتھ برابر کے شریک ہیں گمراہی پیلائے میں۔ ان لوگوں کو چاہیے فوراً توبہ نامہ تحریری تیار کر لیں۔ اللہ تعالیٰ بہ عاف فرمائے والا ہے۔

ڈاکٹر ذاکر نایک صاحب کے بارے میں لوگ پوچھتے ہیں کہ یہ کس

جماعت کا ہے اور بعض لوگ خودی فاصلا کر لیتے ہیں کہ یہ الہدیث ہے۔ جماعتی ہے یہ دیوبندی ہے یہ فلاں ہے۔ اور خود ڈاکٹر صاحب کوئی ایسی ٹھوس بات نہیں کرتے جس سے واضح ہو کہ یہ کیا ہیں ہم نے ابتداء میں اس کی تقریر سن کر یہ اندازہ لگایا کہ یہ منکر حدیث فرقہ ماضی میں تھا اب بھی ہے اس کے نقش قدم پر ہیں اور جب اور جہاں جاتے ہیں وہی باتیں کر کے دھوکا دیتے ہیں۔ ہم نے چند مہینے ان کو نیل کی اور پانچ سوالات پوچھے مگر ان کے جوابات نہ ملے۔ اگر کوئی صاحب ڈاکٹر سے وہ جوابات پوچھ کر ہم کو بتا دیں تو یہ یقین کرنا سب کے لیے آسان ہوگا کہ آخر یہ کیا ہیں؟ ہم وہ سوالات لکھ دیتے ہیں۔

1۔ یہ اسلام کے کون سے فرقے ہیں؟

2۔ ان کے نزدیک کونسا ترجمہ درست ہے اس کے مترجم کا نام بتائیں؟

3۔ قرآن کریم کی تفسیر کے اصول کیا ہیں؟

4۔ قرآن کریم میں ناخ و منسوخ کتنی آیات ہیں؟

5۔ قرآن کریم کو حدیث کے بغیر سمجھ سکتے ہیں؟

ان کے جوابات کے بعد ہر شخص جان لے گا کہ کس فرقے کے ہیں؟ اور کہاں سے بول رہے ہیں؟ لہذا وہ لوگ جو اس کی تقریر سے اور اس کے پروگراموں کی کثرت سے اور فرقرآن کے حوالے دینے سے اس کو سچا اور حق پران رہے ہیں وہ بھی جان لیں گے۔ امید ہے کہ یہ تحریر بھی ڈاکٹر صاحب کو مل جائے گی وہ خود اپنی تحریر یا تقریر میں جواب دیں۔

ہمارے ایک دوست نے دارالعلوم کراچی دیوبند کا فتویٰ دکھایا جس میں اس

کی تقریر سننے سے منع کیا گیا ہے۔ اگر کوئی صاحب وہاں جا کر اس فتوے کی نقل دیکھ لیں۔ اگر ہم کو مل گیا تو ہم شائع کر دیں گے۔ ابھی ایک دوست نے بتایا کہ ڈاکٹر صاحب نے اپنے خطی ہونے کا کہا ہے۔

اگر یہ درست ہے تو ڈاکٹر صاحب اس پروگرام میں جو وہابیوں کا اسٹیج تھا کیوں گئے؟

کہ وہابی تقلید کی وجہ سے خنیفوں کو مشرک کہتے ہیں، ڈاکٹر صاحب وہابیوں کے فتوے سے مشرک ہو گئے یا نہیں؟ اس مسئلہ تقلید پر اچھی طرح میں وہابی نجدی سے ہمارا مناظرہ ہوا ہم نے دلائل سے ثابت کیا کہ تقلید واجب ہے۔ چار اماموں میں کسی ایک کی مکر وہ اپنی دم کو سیدھا کرنے کو تیار نہ ہوئے۔ آخر میں ہم نے فیصلہ کن بات کر دی کہ تقلید کرنے والے کو وہابی مشرک کہتے ہیں اور اس نے یہ فتویٰ تسلیم کیا تو ہم نے کہا یہ کتاب ہے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی اس میں تقلید کرنا اماموں کی واجب لکھا ہے۔ لگاؤ شاہ صاحب پر مشرک کا فتویٰ۔ بس یہ فیصلہ کن بات سن کر وہابی لا جواب ہو گیا اور آج تک خاموش ہے اور شکست فاش ہوئی۔ آج بھی ہم تمام وہابیوں کو دعوت دیتے ہیں لگاؤ شاہ صاحب پر مشرک ہونے کا فتویٰ اگر سچے ہو۔

اس طرح بے شمار مناظروں کی روئیداد ہماری کتاب مناظرہ اہل سنت بریلوی میں دیکھ سکتے ہیں جس میں منکر حدیث کو ایسا سبق دیا آج تک بھاگے ہوئے ہیں۔ مکتبہ غوثیہ یا مکتبہ رضویہ سے مل سکتی ہے وہ کتاب۔

اب ڈاکٹر صاحب کی بے شمار تقاریر میں ایسی غلطیاں ہیں جن کی وجہ سے ڈاکٹر صاحب کو علاج کی ضرورت ہے۔ ایک تقریر میں کہا کہ میں جغرافیائی طور پر ہندو

ہوں کہ ہندوستان میں پیدا ہوا۔

ڈاکٹر صاحب کو ہندو اتنے پسند ہیں کہ اپنے آپ کو ہندو کہہ رہے ہیں۔ اگر ڈاکٹر صاحب ہندو ہیں جغرافیائی لحاظ سے تو ہندو مشرک ہوتے ہیں کیا ڈاکٹر صاحب جغرافیائی طور پر مشرک کہلاتا پسند کریں گے؟ اگر نہیں تو پھر تو بہ کریں۔

اگر ڈاکٹر صاحب قادیان میں پیدا ہوتے تو کیا وہ قادیانی کہلاتا پسند کرتے؟

ڈاکٹر صاحب اسلام میں دلائل شرعیہ چار ہیں اور یہ دمانتے ہیں۔

۱۔ قرآن ۲۔ حدیث اور باقی دو یہ ہیں۔ ۳۔ اجماع ۴۔ قیاس

باقی دو دلائل شرعیہ کے منکر ہیں جس پر گمراہی کا فتویٰ ہے۔

ڈاکٹر صاحب C-D "اسلام اور فرقوں کا فرق" میں وہ ایسی نفس غلطی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہا ہے تقریباً بارہ جگہ۔

ڈاکٹر صاحب! غور کرو اللہ تعالیٰ واحد ہے اور ڈاکٹر صاحب جمع کے الفاظ فرما رہے ہیں۔ تو بہ کرو۔ یہ بات قرآن وحدیث کے خلاف ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی تحقیق غلط ثابت ہوئی۔ ڈاکٹر صاحب کو یہ بھی تو یقین نہیں ہوئی کہ غلط تراجم سے ترجمہ بیان نہ کریں۔ C-D میں ڈاکٹر صاحب نے کہا ہے کہ عورت کے لئے دور اتے ہیں۔ ۱۔ غیر شادی شدہ بزار کی ذہنیت ہے۔ 2۔ یا عورت شادی کرے۔

اس میں ڈاکٹر صاحب عورتوں کو جو غیر شادی شدہ ہیں بے شری بے حیائی بے غیرتی کا درس دے رہے ہیں آخر کیوں؟ کوئی ان سے پوچھے والا نہیں۔ ڈاکٹر صاحب بتائیں کہ اگر کوئی عورت شادی نہ کرے یا اس کے رشتے نہ آئیں تو وہ کیا

کرے؟ یہ مشورہ ہے غیرتی کا کیوں؟

اگر کوئی بیوہ ہو جائے اور شادی نہ کرے تو زبردستی کیوں اس کو ایسے مشورے دیئے۔ ایسے حکم کہاں ہیں؟ حوالہ دو؟ یا تو یہ کرو۔

ا C-D میں ڈاکٹر صاحب نے کہا ہے کہ میں اپنے والدین کا پانچواں بچہ ہوں۔ ڈاکٹر ہوں مگر اب یہ پیشہ چھوڑ دیا اب روحانی علاج کرتا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب ایسے مشوروں سے روحانی علاج ہوتا ہے؟ یہ غیر شادی شدہ عورت کو بازار کی زینت بنانے کا مشورہ کس تا بک روحانی علاج تو ہو سکتا ہے پاکیزہ علاج نہیں ہو سکتا۔ ا C-D میں ڈاکٹر صاحب نے کہا ہے کہ اسلام میں فرقے نہ بننا۔

ڈاکٹر صاحب بتائیں تہتر فرقوں والی حدیث میں ایک جنتی ہے۔ حدیث کے مطابق ہے وہ جنتی جس کو فرقہ کہا گیا ہے ڈاکٹر صاحب اس کے منکر ہونے یا نہیں؟ پھر ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ مسلم۔ تبلیغی۔ اہلحدیث وغیرہ نام رکھنے جائز ہیں۔ ڈاکٹر صاحب یہ اور ایسے نام کسی نہ کسی فرقے کے اور جماعت کے ہیں۔ ایک طرف فرقوں کو غلط کہہ رہے ہیں دوسری طرف ان کو جائز قرار دے رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب پہلے اپنا علاج کراؤ پھر دوسرے کا علاج کرنا۔

ڈاکٹر صاحب قرآن کی آیات میں جو عقلی باتیں کر کے تفسیر کرتے ہیں وہ باطل ہے کہ تفسیر الراءے۔ ڈاکٹر صاحب نے تبلیغ کو ایمان پھیلانے کے مانا ہے جبکہ تبلیغ کی بے شمار قسمیں ہیں جن سے ڈاکٹر صاحب جاہل ہیں ڈاکٹر صاحب کے کئی پروگراموں میں بعض لوگوں کے سوالات کے جوابات گول کر جاتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے یہ بھی کہا ہے کہ قرآن و حدیث کے خلاف ہے تحقیق

کرو۔ جناب پہلے خود تحقیق کرو اور درست تحقیق کرو اور غلط تراجم کے بارے میں اور قرآن کریم کے اصول معلوم کرو جو لازم ہیں۔ ہم یہاں امام شافعی رحمہ اللہ کے وہ چار تفسیری اصول بیان کر دیتے ہیں جس کے خلاف ڈاکٹر صاحب چل رہے ہیں۔

1۔ القرآن یفسر بعضہ

2۔ القرآن یفسر بالحدیث

3۔ القرآن یفسر بسان نزول

4۔ القرآن یفسر بسباق و مصابق

امید ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے علوم میں اضافہ ہوا ہوگا ورنہ وہ تحقیق کر لیں۔ وہ لوگ جو ڈاکٹر صاحب کو کچھ بھی سمجھ رہے ہیں وہ اس واقعہ سے عبرت حاصل کریں۔ کہ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک مسجد میں تشریف لائے وہاں ایک صاحب درس قرآن دے رہے تھے اور کافی لوگ سن رہے تھے۔ حضرت علیؑ نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں اور کیا کر رہے ہیں؟ تو بتایا گیا کہ جناب یہ درس قرآن دے رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس سے پوچھو کہ یہ قرآن کے ناسخ اور منسوخ کے بارے میں جانتا ہے۔ وہ صاحب گئے اور درس قرآن دینے والے بندے سے پوچھا کہ جناب آپ جو درس قرآن دے رہے ہیں کیا آپ کو ناسخ اور منسوخ آیات کے بارے میں علم ہے؟ وہ درس دینے والے نے کہا میں ناسخ اور منسوخ آیات کے بارے میں نہیں جانتا۔ اس ساتھی نے آکر یہ بتایا اس پر حضرت علیؑ نے فرمایا کہ اگر یہ نہیں جانتا تو خود بھی گمراہ ہوگا اور دوسروں کو بھی گمراہ کرے گا۔ اس کو مسجد سے دھکے دے کر نکال دو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اس کو دھکے مار کر مسجد سے نکال

دیا گیا۔

ہمارے لوگ عبرت حاصل کریں اس واقعہ سے کہ درس قرآن کی اہمیت اور اس کے علوم اور تفسیر و اصول وغیرہ جو نہیں جانتا اس کے ساتھ ایسا ہی حشر کرنا چاہیے تاکہ لوگوں کی گمراہی کا سبب نہ بنے۔

ہمارے کیے گئے پانچ سوالوں میں ایک یہ سوال تھا کہ ڈاکٹر صاحب کو اس ناسخ و منسوخ کا علم ہے جو قرآن کریم میں ہے اس لئے کئی مبیغہ گذر گئے ڈاکٹر صاحب کو ہم نے سئل کی تھی جس کا جواب وہ نہ دے سکے۔ ہم ڈاکٹر صاحب کے پروگرام دیکھنے والوں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہمارے سوالات کے جوابات ڈاکٹر صاحب سے لے کر دیں۔ اب جب کہ یہ کتابی شکل میں بھی سوالات منظر عام پر آ گئے ہیں چاہے ان سوالات کے جوابات وہ انٹرنیٹ پر دیں۔ تحریری دیں، تقریریں دیں اور ہم کو اطلاع کریں کہ جوابات آ گئے ہیں تاکہ ہم دیکھ لیں کہ جوابات علمی ہیں یا گول مول ہیں اور ایک ٹی۔ وی انٹرویو میں جو ڈاکٹر شاہد مسعود نے لیا تھا ان کے ایک سوال کے جواب میں ڈاکٹر ڈاکٹر صاحب نے بے شمار آیات کی لٹری کی تھی۔ سوال مقال کے بارے میں تھا جس کے جواب میں ڈاکٹر ڈاکٹر صاحب نے دو صورتیں بیان کیں۔ جبکہ باقی صورتیں اور حکم گول کر گئے۔ جس سے قرآن کریم کی آیات کی لٹری لازم آتی ہے جس کا دل چاہے وہ پروگرام کی C-D دیکھ سکتے ہیں۔

دیگر احباب سے بے شمار ڈاکٹر صاحب کی قرآنی آیات سے بے خبری والا علمی کا پتہ پتار ہوتا ہے۔ کسی نے بتایا کہ دب المشرفین و دب المغویین کی تفسیر میں جہالت کا ثبوت دیا۔ ہم ان تمام لوگوں کو، نوجوانوں کو جو اس کے پروگرام دیکھتے

ہیں ان کو مطلع کرتے ہیں کہ ہم اس ڈاکٹر صاحب کو مناظرہ کی دعوت دیتے ہیں وہ آئیں اور قرآن کریم کے اصول و تفسیر کے مطابق ایک تقریر کر دیں یا ایک مسئلہ حل کر کے دکھائیں۔ ہرگز نہیں کر سکتے۔

اگر وہ کراچی آجائیں تو بہتر در نہ ہم کو دعوت دیں کہ دنیا کے جس ملک میں وہ ہم سے بات کرنا چاہیں ہم تیار ہیں مگر فرچہ ان کے ذمہ ہوگا۔ اگر کراچی آنا چاہتے ہیں تو خرچ ہمارے ذمہ ہوگا ہوئی جہاز کا اور اگر وہ آئے سانسے بیٹھنے سے ڈرتے ہیں تو تحریری گفتگو کر لیں۔ اس میں دونوں کا خرچ بیچ جائے گا۔ اگر تحریر پر بھی راضی نہیں ہوتے تو پھر انٹرنیٹ پر بات کر لیں تاکہ ان کی قرآن دانی سب پر واضح ہو جائے۔ اس وقت ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب حق سے بہت دور ہیں۔ اگر وہ تحقیق کر لیں اور وہ حنفی بننا پسند کرتے ہیں تو حنفیت کے خلاف نہ چلیں۔ اگر وہ مقلد ہیں تو اجماع و قیاس کا انکار نہ کریں۔ ورنہ گمراہی کا فتویٰ تیار ہے۔ لہذا ڈاکٹر صاحب جلد از جلد اپنی پوزیشن واضح کریں تاکہ عوام کا غلبان دور ہو سکے۔ ورنہ ڈاکٹر صاحب کی خاموشی ان سوالات کے جوابات نہ دینا، مناظرہ کی دعوت قبول نہ کرنا سے بے شمار خیابان لازم آتی ہیں۔ اگر وہ چاہیں تو ہم سے بھی سوالات کر سکتے ہیں۔ شرانگہ مناظرہ کے تحت، بلکہ وہ جو چاہیں ہم سے سوالات کر کے اپنی تسلی کر سکتے ہیں۔

آخر میں ہم پھر عرض کرنا چاہتے ہیں کہ ہمارے پانچ سوالات کے جوابات ڈاکٹر صاحب ضرور دیں اگر Debate کے لئے تیار ہو جائیں تو ہم کو اطلاع کریں جس شرط پر چاہیں وہ مناظرہ کر لیں اور ان جو بزرگوں جس ہم علی الاعلان بتا رہے ہیں کہ جب تک ڈاکٹر صاحب کو اپنی تحقیق مکمل کر کے اور بے شرعی دلائل چار کے مطابق نہ

کر لیں وہ ڈاکٹر صاحب کے پروگرام سے پرہیز کریں ورنہ کسی کی گمراہی میں یہ لوگ بھی برابر کے شریک ہونگے۔

ہمارا کام بتانا تھا، دعوت دینی تھی اور وہ ہم نے کر دی۔ اب قیامت میں ہم نے اپنا اپنا جواب دینا ہے کوئی یہ بہانہ نہ کرے کہ مجھے کسی نے بتایا نہیں تھا ہم نے دعوت فکر، دعوت مناظرہ دے دی۔

دین اسلام میں زبردستی نہیں ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ اس کے بعد ایک پراسرار صاحب ہیں ان کو بھی دعوت مناظرہ تحریری تیار کر رہے ہیں اور اس جیسے تمام ڈاکٹر زہر و فیروزہ ساز کارلنچہ وغیرہ جو درس قرآن دیتے ہیں اور تفسیری اصول سے نابلد کم علمی میں گمراہی کا سبب بنتے رہے ہیں۔ جن میں غامدی قسم کے بھی ہیں وہ سب اپنا قلم درست کر لیں، دین کی معلومات اور تفاسیر کا علم حاصل کریں کیونکہ تفسیر کے لئے پندرہ علوم لازمی ہیں۔ جن کی شاید ان درس دینے والوں کو ہوا بھی نہیں گئی۔

پراسرار بیمار کی خرابی درس قرآن میں یہ بھی نظر آئی کہ بتوں کی مذمت میں آیات کو انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام پر چسپاں کیا جا رہا ہے۔ یہ غار جیت کا کام ہے۔ بخاری شریف میں ہے کہ بدترین حقوق ہیں جو ایسا کرتے ہیں۔ اور ابن ماجہ کی حدیث ہے کہ خارجی جہنم کے کتے ہیں۔

ہمارا مقصد کسی کی دل آزاری نہیں اور فرقہ واریت نہیں بلکہ دعوت فکر ہے کہ اپنی غلط قیاس باتوں سے توبہ کرو۔ امت کی اصلاح بہت بڑا کام ہے۔

ڈاکٹر ذاکر تائیک کو دعوت فکر

ہمارے پانچ سوالات کے جوابات دیں؟

اس سے پہلے صفحات میں ڈاکٹر صاحب کی خیریت پوچھی گئی ایک مہینہ ہو گیا ہمارے سوالات کے جوابات نہیں ملے۔ پہنچ مناظرہ کا جواب بھی نہیں آیا ہے۔ اگر سچائی ہوتی، غیرت ہوتی تو ضرور جواب دیتے۔ اب بھی فکر ہے کہ ڈاکٹر صاحب توبہ کر لیں اور سچا مذہب اہل سنت و جماعت حنفی قبول کر لیں۔

اب آگے چلتے ہیں ڈاکٹر کے ایک پروگرام کا نام ہے ہندو ازم اور اسلام میں یکسانیت جو پیش کی وی سے آیا ہے۔ یہ موضوع ہی غلط اور اسلام کی توہین ہے کہ ہندو ازم کو اسلام کے برابر کہنا۔ قرآن کریم کے فیصلے یہ ہیں کہ جاہل اور عالم برابر نہیں۔ آنکھوں والا اور اندھا برابر نہیں۔ حق و باطل برابر نہیں۔ سچ اور جھوٹ برابر نہیں تو پھر ہندو مذہب اور اسلام میں یکسانیت کہاں؟ ڈاکٹر صاحب اور بتوں میں جانوروں میں فرق ہے۔ کیا ڈاکٹر صاحب اور گدھا برابر ہو سکتے ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں تو اسلام کے ماننے والے کو اور مشرکوں کی یکسانیت کیوں کہہ رہے ہیں؟ توبہ کریں اعلانہ۔ ایک اور تقریر میں ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ ہندو پنڈت نے مسکرت کی

تلاوت کی۔

ڈاکٹر صاحب تلاوت قرآن کریم کی ہوتی ہے۔ یہ ہندو کی کتابوں کی تلاوت کب سے شروع ہوئی؟ کیا ڈاکٹر صاحب ہندو کی من گھڑت کتابوں کے پڑھنے کو تلاوت کہہ رہے ہیں۔ یہ برابری کیسی؟ ڈاکٹر کو اگر کوئی دماغی مرض ہے تو علاج کرائیں۔ میڈیا پر لوگوں کو گمراہ مت کریں۔ ہم نے جیو ٹی وی پر صدائے احتجاج بلندگی ہے اور پھر کہہ رہے ہیں یہ اپنا قلم درست کر لیں۔ ڈاکٹر گلوکار قاصد بے پردہ عورتیں اور نام نہاد پروڈیوسرز ڈاکٹر ز اور دنیا دار حضرات کے اسلام کے نام پر انٹرویو بند کریں جو منہ میں آتا ہے اسلام کے خلاف بکواس کرتا ہے۔ جو کام عہدہ کرام کا ہے وہ ان کو بلائیں اور دوسروں کو زحمت نہ دیں۔

ایسے لوگ یہ بہانہ کرتے ہیں کہ یہ میری ذاتی رائے ہے چاہے وہ اسلام کے خلاف ہی ہو۔ وہ لوگ اسلام کے خلاف ذاتی رائے کیوں دے رہے ہیں۔

ڈاکٹر ڈاکٹر تانیک اسلام کے خلاف بہت گہری سازش کر رہے ہیں اور اسلام کو مشرکوں کے برابر کہنے کا اقدام سرِ قرآن کے خلاف ہے۔ اگر یہ مسلمان ہیں تو اعلانیہ تو یہ کریں؟ ہم نے ان کو مناظرہ کی دعوت دی اور ان سے پانچ سوالات پوچھے جس کا جواب نہ آیا۔ دنیا میں جہاں چاہے مناظرہ کر لیں ورنہ انٹرنیٹ پر مناظرہ کر لیں ہم تیار ہیں۔ ڈاکٹر صاحب مشرکوں کو اسلام کی دعوت دیں ان کو مسلمان کریں۔ مگر مسلمانوں کو ہندو اور عیسائی بنانے کی کوشش نہ کریں کیونکہ مسلمان کا ایمان بچانا بہت ضروری ہے جو اہم مسئلہ ہے۔ ڈاکٹر صاحب بتائیں کہ مسلم اور مشرک برابر ہیں؟ اگر نہیں تو یکسانیت و برابری کیسی؟ اگر اسی طرح کی سوچ کوئی ڈاکٹر قادیانیوں

کے لئے رکھے کہ وہ توحید مانتے ہیں نبوت مانتے ہیں لہذا قادیانی اور مسلم برابر ہیں تو ڈاکٹر صاحب کا جواب کیا ہوگا؟ جواب دو۔ اگر ہندوؤں کی کتابوں میں بعض باتیں حقیقت کے مطابق ہیں اور زیادہ تر باتیں اسلام کے خلاف ہیں تو اس کو قرآن مجید کے برابر کیسے کہہ سکتے ہیں؟

قرآن مجید میں کوئی شک کی جگہ ہی نہیں۔ اور ہندوؤں کی کتابیں جھوٹ اور من گھڑت باتوں سے بلکہ اسلام کے خلاف قوانین سے بھری ہوئی ہیں۔ پھر ڈاکٹر صاحب اس کو اسلام کے برابر کیوں کہتے پر زور دے رہے ہیں؟ ایک اور بات نیوی کے پروگرام میں ڈاکٹر نے سورۃ اخلاص کا ترجمہ ہندو کی کتاب سے ثابت کیا ہے۔ اگر ڈاکٹر صاحب کو ہندی زبان اچھی لگتی ہے تو آئیں ترجمہ کریں جیسے کہ ہندی ترجمہ کیا جاتا ہے۔ مگر مشرکوں کی کتابوں سے اس طرح ترجمہ درست نہیں۔ کیا ڈاکٹر صاحب تفسیر کرنا نہیں جانتے؟ مفسرین کی کتابوں سے یا ترجمہ کرنے کے اصول نہیں جانتے؟ تو پہلے سیکھ لیں۔ اسلام کے دشمنوں کے ساتھ ڈاکٹر صاحب کا برتاؤ نامناسب ہے۔

ہمارے بعض دوستوں نے بتایا ہے کہ ہم نے انٹرنیٹ پر ڈاکٹر صاحب کو یہ پانچ سوالات بھیج دیئے۔ ان کے لوگوں نے پڑھ لیا مگر ابھی تک کوئی جواب دینے کی ہمت نہ ہوئی۔ ہم ان تمام لوگوں سے درخواست کرتے ہیں جو اس کا پروگرام دیکھتے ہیں سب اس سے جوابات طلب کریں تاکہ مکمل حقیقت سامنے آجائے۔ اگر ہمارا رابطہ ہو گیا اور کوئی بات چیت ہوئی تو ہم عوام الناس کو مطلع کریں گے۔

ایک اور پروگرام میں ڈاکٹر صاحب نے جس کا عنوان تھا اسلام میں غلط

فہمیاں۔ جس میں ایک ہندو نے سوال کیا کہ تین طلاق کا مذاق اڑایا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ اس کے جواب میں ڈاکٹر صاحب نے قرآن وحدیث کے خلاف باتیں کیں۔

تین طلاقوں کو ایک ساتھ دینے کے بارے میں کہا کہ یہ طلاق ہے۔

پھر یہ کہا کہ تین ایک ہیں۔

اور کہا امت کا اختلاف ہے۔

تین دفعہ طلاق دینا نادانی ہے۔

حلالہ کے بارے میں کہا غلط ہے۔

حضرت عمر فاروق اعظمؓ نے رجوع کر لیا تھا۔

طلاق کے الفاظ کے بغیر طلاق نہ ہوگی۔

تین طلاق ایک مانی جاتی تھی۔

اس میں اختلاف ہے اور رہے گا۔

خدا کو بیگوان کہا۔

حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے کہا اگر میاں بیوی میں صلح کی کوئی صورت نہ ہو تو طلاق دے ایک مہینے میں دوسرے میں تیسرے میں پھر عورت عدت کرے اس کے بعد یہی دونوں نکاح کر لیں سنے مہر کے ساتھ۔ پھر جھگڑا ہو طلاق ہو جائے عدت کرے پھر نکاح کر لے پھر جھگڑا ہو جائے عدے کے بعد پھر یہ دونوں نکاح کر لیں۔ تین دفعہ کے بعد پھر حلالہ کرو۔ ڈاکٹر صاحب ان باتوں سے اعلانیہ تو یہ کریں۔ اس سے پہلے کہ لوگ آپ کے اسٹیج پر جا کر آپکی توامیح کریں۔ گریبان کچڑیں یا دھکے دیکھ جیلے سے نکال دیں کہ لوگوں کو زانی اور حرام باتوں کی تعلیم دے

رہے ہیں۔ غلط تفسیر اور مسئلہ بیان کرنے میں تفسیر ہارائے کر رہے ہیں۔

اس میں ڈاکٹر کی کلاس لینے سے پہلے ہم اس ایک اور تین طلاقوں کا پس منظر بیان کر دیتے ہیں۔ کہ حضور ﷺ کے زمانے میں اور حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت فاروق اعظمؓ کی خلافت میں کچھ عرصہ صحابہ کرام کا یہ معمول تھا کہ ایک طلاق ایسے الفاظ سے دیتے تھے تجھے طلاق ہے طلاق طلاق۔

تو یہ طریقہ اور الفاظ کا مطلب یہ تھا کہ تجھے طلاق ہے اور بعد کی طلاق طلاق تاکید کے لئے تھی۔ یعنی دے دے ایک ہی تھے۔ مثال کے طور پر کوئی کہے کہ پانی پلاؤ پانی پانی۔ پانی ایک دفعہ ہی مانگا بعد کے دو دفعہ میں تاکید ہے پانی پانی۔ ہر شخص سمجھ لے گا کہ بعد میں اسی طرح کھانا لاؤ کھانا کھانا وغیرہ

حدیث میں تفصیل سے واقعہ موجود ہے۔ اس کو طلاق بانسہ کے نام سے جانا جاتا تھا۔ حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں لوگوں میں اس طرح کے الفاظ سے خرابی شروع ہوئی کہ طلاق تین دفعہ کو بھی بعض نے ایک سمجھ لیا۔ اس پر حضرت عمر فاروقؓ نے اعلان فرمادیا کہ اب تاکید کے الفاظ نہ ہوں تاکہ خرابی پیدا نہ ہو۔ آجکل کے وہابی نجدی اسی خرابی کی پیداوار ہیں جس پر ڈاکٹر چل رہے ہیں۔ اصل میں یہ منکر حدیث ہیں اب وہابی بھی ہو گئے۔ بلکہ دو قدم آگے چل رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب بتائیں کہ تین دفعہ طلاق ہر مہینے دینے کے بعد وہ کس حکم سے بغیر حلالہ کے دونوں کی شادی کرا رہے ہیں؟ بغیر حلالہ کے نکاح باطل ہے حرام کا رٹی ہے اس سے جو اولاد ہوگی وہ حرام کی اولاد ہوگی یا نہیں؟ حرام کا رٹی سے جو اولاد ہوگی وہ ایسے ڈاکٹر نہیں گئے یا تجھے انسان؟ ڈاکٹر صاحب نے یہی فصل تین دفعہ کرنے کا بیان کیا۔ وہ بتائیں کہ کس قرآن

حکیم کی آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے؟ کس حدیث سے ثابت ہے؟ اس سے پہلے کہ دنیا کے لوگ ڈاکٹر صاحب سے یہ سوال ہر مقام پر کر کے ثبوت مانگیں ان کو چاہئے کہ تو یہ کا اعلان کر کے رجوع فرمائیں۔ جس کے دماغ میں ہندو ازم کا دیو گھس گیا ہو وہ کیسے درست تعلیم دے گا؟ جس ڈاکٹر کو ہندو ازم شیطانی ازم باطل مشرکوں کا مذہب اسلام کے برابر نظر آتا ہو وہ اپنا علاج ضرور کرائے۔

امت کا اختلاف یعنی آخر اربعہ کا اختلاف ڈاکٹر کو نظر آ رہا ہے مگر یہ نہیں بتایا کہ ان چار آئمہ میں وہ کس کو مانتا ہے؟ کس ایک کی تقلید کرتا ہے؟ اگر وہ کسی کی تقلید نہیں کرتا اور مقلد بھی نہیں تو یہ باتیں کر کے کس کو دھوکہ دے رہا ہے؟

پھر ڈاکٹر نے کہا کہ قرآن کی روشنی میں بات کرنی چاہئے۔ لاؤ اپنی ان باتوں کا ثبوت قرآن و حدیث سے؟ ورنہ تو یہ کرو۔ ڈاکٹر صاحب یہ تضاد بیانی ختم کرو۔ ایک بات غلط ہے اور وہی بات درست ہے کیسے؟ اگر غلط ہے تو حوالہ دو۔ پھر ڈاکٹر نے یہ بھی کہا کہ طلاق کے الفاظ سے ہوگی اس کے بغیر نہ ہوگی۔ ڈاکٹر صاحب نے اس تقریر میں حلالہ کرنے کو غلط کہا اور آگے چل کر حلالہ کرنے کی بات کی۔

جناب ڈاکٹر صاحب آپ کا مطالعہ اسلام صفر ہے۔ یہ ایسی جہالت و حماقت کی بات ہے جو ایک جاہل بھی نہیں کہہ سکتا اور ادنیٰ طالب علم بھی نہیں کہہ سکتا۔ آپ اس سے بھی گئے گزرے ہیں۔ آپ آئیں اہل سنت کی درس گاہ میں تعلیم حاصل کریں تاکہ آپ کو بتائیں 150 الفاظ ایسے ہیں جن سے طلاق ہو جاتی ہے۔ اس میں طلاق کی نیت ہونی چاہئے۔ کیا سمجھ ایسے اور بھی مسائل اسلامی ہیں جس کی ڈاکٹر صاحب کو ہوا بھی نہیں لگی۔

ڈاکٹر صاحب طلاق کی پندرہ قسمیں ہیں:

- ۱۔ طلاق سنت وقتی ۲۔ سنت عدوی ۳۔ سنت عدوی احسن
- ۴۔ سنت عدوی حسن ۵۔ سنت وقتی احسن ۶۔ سنت وقتی حسن
- ۷۔ طلاق بدی وقتی ۸۔ بدی عدوی ۹۔ مریگی رجعی
- ۱۰۔ مریگی بائید ۱۱۔ طلاق مغلطہ ۱۲۔ طلاق کنایہ
- ۱۳۔ طلاق بخلع ۱۴۔ طلاق باللعان طلاق بائع۔

اگر ان کے معانی اور تفصیل جو اسلامی کتب میں موجود ہے بیان کی جائے تو بات بہت لمبی ہو جائے گی۔ صرف نام بتائے گئے ہیں جو شاید ڈاکٹر صاحب نے زندگی میں پڑھے بھی نہ ہو گئے۔ اس لئے ہم وثوق سے کہہ رہے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب کا مطالعہ اسلام اور فقہ کے بارے میں بالکل اوجھڑا ہے۔ ان کا صرف ہندو ازم اور عیسائی ازم کا مطالعہ ہو گا جس کی وجہ سے بار بار ٹھوکر کھاتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب تو یہ کرو اور رجوع کرو۔ ابھی عدت کی اقسام، حرمت کی قسمیں جو عورت سے متعلق ہیں۔ کیا ڈاکٹر صاحب بتا سکتے ہیں کہ ایک مسلمان پر کتنی قسم کی عورتیں حرام ہیں؟ اس سوال سے ڈاکٹر صاحب کا علم اسلام کے متعلق سب کے سامنے آ جائے گا۔ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔ جو لوگ ڈاکٹر صاحب کو سننا پسند کرتے ہیں ہمارے سوالات کا جواب ڈاکٹر سے دلو انہیں۔ اس طرح سوالات کا قرض ڈاکٹر صاحب پر بڑھتا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ یہ قرض ادا تار دیں گے۔

ورنہ ہمارے مناظرہ کا پہلیج قبول کر کے بتائیں دنیا میں کس شہر میں وہ مناظرہ کریں گے۔ کس موضوع پر کریں گے؟ اور شرائط تحریری طے کریں۔

ان کے تمام شاگردوں کو دعوت ہے اگر ڈاکٹر صاحب جواب نہ دیں تو وہ جواب دیدیں، وہ مناظرہ کر لیں۔ شاید ان کے لوگوں میں کسی میں علم ہو یا ہمت ہو؟ بہر حال جوابات دینے ہوں گے۔ جس سے ڈاکٹر صاحب راہ فرار اختیار نہیں کر سکتے۔ اگر ہمیں جوابات نہ دیں گے تو لوگ ان کے پروگرام میں یہی سوالات پوچھ لیں گے پھر کیا بھانہ کریں گے۔ ہم کو کشش کر رہے ہیں کہ انٹرنیٹ پر رابطہ کر لیں۔ اگر اس سلسلے میں کوئی صاحب ہمارا رابطہ کرادیں تو ہم ان کے شکرگزار ہونگے۔

ڈاکٹر صاحب تنبیہ کی سے ہمارے سوالات کے جوابات دیدیں۔ بیوی بھتیجی نیوز کاسٹرز کو تنبیہ ہے کہ وہ فلسطین کا شہر رملہ کو رام اللہ لکھتے ہیں جو غلط ہے۔ رملہ نام عربی ہے اور رام وغیرہ ہندی ہے۔ اس لئے لغت کی غلطیاں اپنی جہالت سے نہ کریں۔ جو نام ہے وہ لکھیں۔ اگر وہ خود جیو اور جینے دو کی پالیسی پر گامزن ہیں تو پروگرام الف اور آغاز میں اسلام کے خلاف بہت کچھ کہا گیا ہے۔ اپنا قبیلہ درست کر لیں ورنہ عذاب خداوندی سب کچھ بھا کر لے جائے گا۔ اس طرح دیگر تمام جھوٹو آگاہ کر رہے ہیں کہ غلط تراجم و تفسیر بند کر دیں۔ جن سے گمراہی پھیل رہی ہے اور ہر اس قسم کے لوگ دنیا بھر کے مسلمانوں کے جذبات مجروح کر رہے ہیں۔ ہم قانونی حق محفوظ رکھتے ہیں۔ بار بار تنبیہ کے باوجود باز نہ آئے تو ہم قانونی چارہ جوئی کرنے پر مجبور ہونگے جس کے ذمہ دار بھی یہی لوگ ہونگے اور عدالت کا خرچہ بھی ان کو دینا ہو گا۔ اگر ان جھوٹوں کی انتظامیہ میں کوئی انصاف پسند افراد یہ پوچھیں کہ درست ترجمہ کونسا ہے؟ تو ہم عرض کرتے ہیں کہ کنز الایمان ہے اور غلط تراجم میں کیا ہے؟ وہ نہیں لیں کہ اللہ تعالیٰ کو ان دیگر تراجم میں لاعلم، دھوکہ دینے والا، بھولنے والا، فریب دینے والا،

معاذ اللہ نہیں کیا اللہ نے وغیرہ کے الفاظ موجود ہیں۔ جس کا دل چاہے ثبوت طلب کر سکتا ہے۔ ہم ذمہ داری سے اعلان کر رہے ہیں کہ ترجمہ کنز الایمان ادب و احترام اور ایمان کا خزانہ ہے۔ ہم صدر، وزیر اعظم جج صاحبان دیگر حکومتی ادارے وزراء سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ فوراً ایسے تراجم والے قرآن، نبی، اخبار، مسجد و مدرسہ لائبریری اور مکتبے وغیرہ پر پابندی عائد کی جائے اور ان کے چھاپنے والے اشاعت کر دینا اے اعلان یہ تو بہ کریں۔ ورنہ قانونی چارہ جوئی کے لئے تیار رہیں اور دنیا و آخرت میں اللہ کو جواب دینے کے لئے تیار ہو جائیں۔ قیامت اور دنیا کی عدالت میں کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہم کو خبردار نہ کیا گیا، ہم کو بتایا نہیں گیا۔ ہمارا کام تھا تا نا اب آپ مائیں یا نہ مائیں آپ کو اختیار ہے۔ اللہ تعالیٰ گمراہی سے بچنے اور بچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ڈاکٹر ذاکر نائیک کو دعوت فکر

مناظرہ کا چیلنج

ارباب اختیار کے نام کھلا خط - پارٹ iii

حضرات محترم!

اس سے پہلے دو حصے آپ نے ملا، حکم فرمائے یہ تیسرا حصہ اور اس کے بعد چوتھا، ٹوٹل بارہویں کے صدمتے بارہ حصے الگ الگ ہوں گے، آخر میں مکمل ریکارڈ شائع ہوگا۔ ہم نہیں فی وی کے ڈائریکٹر اور انتظامیہ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہمارے سوالات کے جوابات ڈاکٹر سے پوچھ کر بتائیں اور ہمارے چیلنج مناظرہ کا جواب بھی دیں۔

ہم مسلمانوں کو نہیں فی وی پر آنے والے مقررین کے بیان پر اعتراض ہے کہ اسلام کے خلاف باتیں کر رہے ہیں۔ چنانچہ حسین نے بدھ ۴ اپریل ۲۰۰۷ء، ہالند تقابلی اور ہے نیچے نہیں۔ یہ بات قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔ اور گراہی ہے اگر نہیں فی وی سے کوئی گمراہ بوا تو اس کا وبال ان کے سر ہوگا۔

دیگر جھٹکو کو ہم بار بار مطلع کر رہے ہیں کہ وہ باز آ جائیں اسلام کے خلاف بیان دینے والوں کو نہ بلائیں۔ بدھ ۴ اپریل ۲۰۰۷ء کو آج فی وی سے ایک صاحب نے ایصالِ ثواب کے متعلق غلط نظر یہ پیش کیا۔ ایسے لوگ خود بھی گمراہ ہیں دوسروں کو بھی گمراہ کر رہے ہیں۔ ہم ایسے سب لوگوں، ڈاکٹرز، پروفیسرز وغیرہ کو دعوت مناظرہ دیتے ہیں کہ وہ اپنی قرآن فہمی ذرا ہمارے سامنے آ کر بیان کریں۔ تو حقیقت کا پتہ چل جائے گا۔ تمام پتیلوکان کھول کر سن لیں اور آنکھیں کھول کر پڑھ لیں غلط تراجم اور غلط تفسیر کا وبال ان کے سر ہے۔ ہم بار بار اخلاقی شرعی زبان استعمال کر رہے ہیں اگر یہ نہ مانے تو قانونی چارہ جوئی کا حق محفوظ رکھتے ہیں ورنہ تمام غریبے اور نقصان کے یہ ذمہ دار ہونگے۔

نہیں فی وی سے بدھ ۴ اپریل ۲۰۰۷ء کو ڈاکٹر اسرار احمد نے اقسامِ شرک کے عنوان سے تقریر میں کہا کہ نبی مدد مانگنا، شرک ہے۔ انبیاء و اولیاء سے مدد مانگنا شرک ہے۔

یہ ڈاکٹر صاحب بھی قرآن و حدیث کا غلط استعمال غلط تفسیر بلکہ غلط ترجمہ کرتے ہیں۔ ہم ان کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ وہ ہم سے تحریری گفتگو کر لیں اور اس مسئلہ میں ڈاکٹر صاحب سخت غلطی پر ہیں۔ حتیٰ کہ وہ شرک کی تعریف بھی نہیں جانتے۔

یہ ذرا سوالات اسرار صاحب سے ہیں وہ بتائیں؟

۱۔ شرک ہر حال میں شرک ہے یا نہیں؟

۲۔ شرک حاصر کے ساتھ ہو یا غائب کے ساتھ ہو شرک ہے یا نہیں؟

۳۔ شرک زمرہ کے ساتھ ہو یا وصال شدہ کے ساتھ ہو شرک ہے یا نہیں؟

۴۔ شرک قریب والے کے ساتھ ہو یا دور والے کے ساتھ شرک ہے یا نہیں؟

ان کے جوابات ڈاکٹر صاحب پر لازم ہیں وہ ضرور دیں۔ اور پھر وہ آیات پیش کر دیں جن میں حاضر و غائب، دور و نزدیک کا فرق ہو؟ اور اس فرق کی حدیث بھی پیش کر دیں۔ اگر وہ جوابات نہ دے سکیں تو اعلیٰ پوچھ کر لیں۔

اس تقریر میں اسرار صاحب نے بات کہی کہ مساوی قوانین میں مدد مانگنا بری بات نہیں، غلط بات نہیں۔ اور کہا اشعار میں کہنا اے خاصائے خاصان رسل اب وقت دعا ہے۔

ایسے اشعار کو ڈاکٹر نے کہا کہ یہ الگ بات ہے۔ یعنی شرک نہیں بس الگ ہے۔ ڈاکٹر صاحب بتائیں کہ اشعار کا شرک کیسے اور کونسی آیات سے مستثنیٰ ہے۔ اور مادی قوانین میں موجود انسان سامنے والے انسان سے مدد مانگنا غلط نہیں۔ ڈاکٹر نے تین نام بڑی عزت سے اور محترم سمجھتے ہوئے لئے۔ ایک ابن تیمیہ، دوسرا شاہ ولی اللہ، تیسرے مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمہ

ڈاکٹر صاحب ہم ان تینوں حضرات سے غائبانہ مدد، دور سے مدد، بعد وصال مدد اور قبر والے سے مدد دکھانے کو تیار ہیں آپ شرک کا فتویٰ تیار کر لیں۔ اس کے علاوہ ہم قرآن وحدیث سے صحابہ کرام، مفسرین، محدثین اولیاء اللہ سے مدد مانگنے کا ثبوت دکھائیں گے۔ ان شاء اللہ۔ آپ ہمارے سوالات کے جوابات عنایت فرما دیں۔

قارئین کرام ہم نے ڈاکٹر کو ڈاکٹر کا ٹیکہ کوشش دیا ہے جواب نہیں آیا۔ ہم نے پانچ سوالات کے جوابات نہ آئے۔ ہم پھر وہی سوالات نقل کر رہے ہیں۔

۱۔ یہ ڈاکٹر اسلام کے کون سے فرقے میں ہیں؟

۲۔ ان کے نزدیک کونسا ترجمہ درست ہے۔ مترجم کا نام بتائیں؟

۳۔ قرآن کریم کی تفسیر کے اصول کیا ہیں۔

۴۔ قرآن مجید میں تاج و منسوخ کتنی آیات ہیں؟

۵۔ قرآن کریم کو حدیث کے بغیر سمجھ سکتے ہیں؟

جناب ان تمام لوگوں سے درخواست ہے کہ یہ سوالات کے جوابات وہ ڈاکٹر ٹیک سے پوچھیں اور ہم کو بتادیں۔ اس میں ناراضگی کی کیا بات ہے۔ جب وہ لوگوں کو سوال کے جواب دیتے ہیں تو ہمارے بھی جواب دیں۔ اگر وہ انٹرنیٹ پر دینا چاہیں، تحریری دینا چاہیں، میرے موبائل پر دینا چاہیں، تقریر میں دینا چاہیں، جس طرح ان کو آسانی ہو دیں ہم کوئی خاص شرط نہیں لگا رہے۔ اگر کوئی صاحب خود وہ جوابات ان سے لے کر ہم کو بتادیں ان کی مہربانی ہوگی۔ ورنہ وہ ان سوالات کے جوابات سے عاجز تصور کیے جائیں گے۔ کیا وجہ ہے کہ ہمارے سوالات کے جوابات نہیں دے رہے؟ اگر ڈاکٹر ڈاکٹر ٹیک صاحب یہ شرط لگائیں کہ میرے سامنے آکر سوالات کرو تب جوابات دوں گا۔ ہم اس کے لئے بھی تیار ہیں بشرطیکہ لکھت ان کے ذمہ ہوگا۔ ورنہ وہ انٹرنیٹ پر دوسروں کے سوالوں کے جواب دیتے ہیں تو ہمارے بھی دیں۔ اب وہ مثنیٰ دیر جوابات دینے میں تاخیر کریں گے سوالات کی تعداد بڑھتی جائے گی۔ ہم جو بات کر رہے ہیں ذمہ داری سے کر رہے ہیں۔ خود ڈاکٹر کے بیان کو کن کر یا کچھ کر۔ اس کے علاوہ سی ڈی بھی موجود ہیں وہ بھی ثبوت ہیں۔ ایک صاحب نے کہا کہ جو اعتراض آپ نے کئے ہیں وہ ڈاکٹر صاحب کی ذہنگ کر کے بنام کیا جا رہا ہے۔ ہم

نے عرض کی کہ جو پروگرام پیش فی وی سے آتا ہے یہ ڈاکٹر ذاکر تائیک ہے یا کوئی اور ہے؟ اس پر وہ خاموش کالونی میں چلے گئے۔

ایک اور صاحب نے کہا کہ آپ نے دنیا میں سب سے پہلے ڈاکر تائیک پر قلم اٹھایا کئی شکل میں اللہ تعالیٰ آپ کو استقامت عطا فرمائے آمین۔ ایک صاحب نے کہا کہ وہ تو بہت نیک اور ابدال ہے۔ ہم نے عرض کیا ابدال کسے کہتے ہیں ولایت کا کونسا درجہ ہوتا ہے۔ اور کون سے ابدال نے اسلام اور ہندو ازم کو برابر کہا؟ بس یہ سنتے ہی وہ مرا تے ہیں چلے گئے۔ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر ایں ولی است۔ لعنت بر ولی است۔ ایک صاحب نے ڈاکر تائیک کو ذراتی قرار دیا۔ علمی اصطلاح میں۔ سب لوگوں کی اپنی اپنی رائے ہے۔ بہر حال ہم قرآن و حدیث اجماع و قیاس کے خلاف جس کو دیکھیں گے اس کو تنبیہ کریں گے۔ اخلاقی شرعی قانونی وغیرہ۔

ایک تقریر میں ڈاکٹر نے کہا کہ بھگوان ایک ہی ہے دوسرا نہیں ہے۔ نہیں ہے۔ نہیں ہے۔ عرض ہے کہ ایسے الفاظ اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال نہیں کر سکتے۔ توبہ کرنی چاہئے۔ ڈاکٹر صاحب جب بے شمار اور ۹۹ نام مشہور ہیں تو مشرکوں ہندوؤں کے دیوتا کا نام استعمال کرنا اللہ تعالیٰ پر بے ادبی ہے۔

اس وقت ڈاکٹر کا پروگرام عالمی بھائی چارہ لوگ دیکھ رہے ہیں۔ اور دوسرا اظہار حق کے عنوان سے چل رہا ہے۔ جو کئی پارٹس میں لوگ دیکھ رہے ہیں۔ اس میں ڈاکٹر صاحب کی کوشش ہے کہ عالمی بھائی چارہ میں سب انسان ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں چاہے وہ کتنی بھی مذہب سے ہوں۔

عرض ہے کہ ایسے مقرر پہلے بھی آتے رہے ہیں اور آئندہ بھی آتے رہیں

گئے۔ لیکن حق و باطل کو جمع کرنے والے ملت گئے اور ملت جائیں گے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ حق و باطل ایک ہو جائے۔ ڈاکٹر صاحب ایمانی بھائی چارے کی بات کریں۔ کہ سب سے پہلے ایمان ہے اگر کسی کے پاس ایمان نہیں تو ہم اس کو اپنا بھائی کیسے مان لیں۔ یہ کام ڈاکٹر صاحب کو مبارک ہو۔

ایک پروگرام کے ہائیکل میں پیش فی وی والے قرآن کے ساتھ ہندو کی ویڈیو بھی دکھاتے ہیں جس سے یہ گمان ہوتا ہے کہ یہ دونوں کتابیں برابر ہیں۔

نبی وہ خرابی ہے کہ ہم حج رہے ہیں کہ کہاں انسان کی نگاہی ہوئی ویڈیو خرابیوں پر مشتمل ہے اور کہاں قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام جو ہر شک سے مبرا ہے۔ جس میں شک کی جگہ ہی نہیں۔ ایسی باہرکت کتاب اور اسلام کو ہندو ازم کے برابر کرنا اور کہنا جیسا کہ ہم نے پہلے حوالہ دیا کہ ایک پروگرام کا نام اسلام اور ہندو ازم میں یکسانیت ہے جو سراسر غلط ہے ادبی ہے اور تو پیکر فی چاہئے۔ ڈاکٹر صاحب ہندو، عیسائی، یہودی کو اسلام میں داخل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کریں۔ مگر مسلمان کو اسلام سے خارج کرنے کا کوئی اشارہ یا بات نہ کریں۔ کہ مسلمانوں کا ایمان بچانا لازم ہے۔ ہم ڈاکٹر صاحب کو انتہائی ادب سے عرض کرتے ہیں کہ وہ شکوک و شبہات جو اسلام کے خلاف ہیں ان سے پرہیز کریں۔ ہندو ازم کو ان کی کتابوں کو اسلام اور قرآن کے برابر نہ کریں۔ یہاں یہ بھی عرض کریں کہ ڈاکٹر صاحب اسلام کے متعلق ہم سے کوئی سوال کریں ہم فوراً جواب دیں گے ان شاء اللہ۔ کیونکہ ڈاکٹر صاحب کا مطالعہ ہندو کتابیں اور عیسائی مذہب کی کتابوں کا ضرور ہے مگر اسلام کی معلومات میں وہ صفر ہیں۔ وہ وقت دور نہیں جب ڈاکٹر صاحب کو توبہ کرنی پڑے گی۔ غلط ترجمے سے غلط تفسیر سے، غلط مسائل سے غلط باتوں سے۔ اس سلسلے میں ہم نے کئی ایمان کی طرف سے حکومت وقت کو خط پیش کر رہے ہیں کہ وہ غلط تراجم بند کرالیں۔ ایسے تمام خط و کتابت

مکتبہ فکر وغیرہ پر پابندی عائد کریں۔

ڈاکٹر نائیک نے ایک اور پروگرام Salaa میں سوال کے جواب میں کہا کہ نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنے اس عمل کے لئے قرآن کی آیت نہیں بتائی اور نہ ہی حدیث بیان کی۔ ڈاکٹر صاحب آپ صحیح حدیث والے ہیں سینے پر ہاتھ باندھنے کی حدیث کہاں ہے۔ اور کتنے صحابہ کرام سے ثابت ہے؟ ڈاکٹر صاحب اس مسئلہ پر بھی مناظرہ کی تیاری کر لیں۔ کہ وہ سنت کے خلاف لوگوں کو تعلیم دے رہے ہیں۔ اپنی نماز اور دوسروں کی نماز پر باذکر رہے ہیں۔ دو لوگ جو اس ڈاکٹر کو پتہ نہیں کیا کچھ رہے ہیں کہ یہ کتنا بڑا عالم ہے، وہ دیکھیں کہ بغیر دلیل کے یہ سینے پر ہاتھ باندھنے کا نماز کیلئے بتا رہے ہیں۔ یہ لوگ اس سے حوالہ طلب کریں۔ کس صحیح حدیث میں سینے پر ہاتھ باندھنے کا حکم ہے۔ ڈاکٹر صاحب کو دس لاکھ روپے انعام صحاح ستہ سے ایک حدیث قوی دکھادیں جو نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنے کا حکم ہو۔ یا مرفوع حدیث دکھادیں۔ اگر ان کی پیش کردہ روایت میں ضعف ثابت ہو گیا تو اپنی سزا خود بخود بڑھ کر لیں۔ دنیا بھر کے وہابیوں خارجیوں نجدیوں غیر مقلدوں کو دعوت عام ہے صرف ایک حدیث صحیح مرفوع پیش کر دو دس لاکھ روپے انعام حاصل کرو۔ جتنے وہابی ثبوت دکھائیں گے سب کو الگ الگ انعام دیا جائے گا۔ اگر حدیث صحیح مرفوع نہ پیش کر سکے تو اعلائیہ توہ پر کریں اپنے مذہب سے اپنے عمل سے لوگوں کو دھوکا دینے سے۔

ڈاکٹر صاحب کا یہ اعلان کہ وہ حج بات کہتے ہیں ان کو نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنے والی حدیث پیش کر کے اپنے سچے ہونے کا ثبوت دیں۔ کیونکہ یہ مسئلہ نماز کا ہے اور ابتداء ہے جو سنت کے مطابق ہونی چاہئے۔ اس صحیح مرفوع حدیث سے ثابت ہو۔ اپنی مرضی سے اور ضعیف روایت پر عمل کرنا مناسب نہیں۔ اگر ضعیف حدیث سے سینے پر ہاتھ باندھتے ہو تو صحیح حدیث والے نہ ہوں گے۔ ڈاکٹر صاحب سے ہماری کوئی

ذاتی دشمنی نہیں۔ مگر جب ڈاکٹر صاحب قرآن اور حدیث صحیح کی بات کرتے ہیں تو ان کو ثبوت دینا ہوگا ورنہ تو یہ کرنا ہوگی۔ اس میں ناراضگی والی کوئی بات نہیں۔ ہمارے سوالات اور مناظرہ کے پہنچ کا جواب دیں ان کا اعلان بھی ہے کہ وہ قرآن اور صحیح حدیث کے علاوہ نہیں مانتے۔ جبکہ اسلام میں چار دلائل شرعیہ ہیں۔ قرآن کریم، حدیث، اجماع، قیاس شرعی۔ ہم نے پہلے بھی کہا اب پھر کہہ رہے ہیں کہ اسلام کی معلومات میں ڈاکٹر صاحب صفر ہیں۔ اوپر چار دلائل شرعیہ میں سے یہ دو مانتے ہیں اور دو کا انکار لازم آتا ہے۔ جو کمرہ کی دلیل ہے۔ ہم نے ڈاکٹر صاحب کو ای میل کے ذریعے جواب طلب کئے ہیں۔ اب تک دس دفعہ ای میل کر چکے ہیں مگر کوئی جواب نہ آیا۔ ہم ان تمام دوستوں سے درخواست کرتے ہیں جن کے پاس انٹرنیٹ ہے وہ بھی رابطہ کریں۔ اگر کوئی جواب آجائے تو ہمارے ای میل پر مطلع فرمائیں۔ شکریہ۔ اگر کسی صاحب کے پاس ڈاکٹر کا موبائل نمبر یا فون نمبر ہے ہمیں بتا دے بات کرنا چاہتے ہیں۔

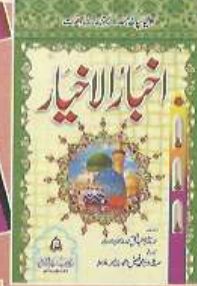
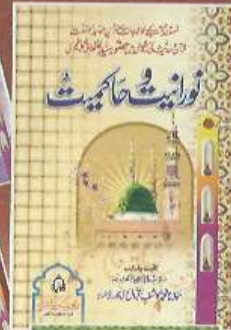
یہاں ایک سوال اور ڈاکٹر صاحب سے کرتے ہیں۔ کہ قرآن کریم پارہ 26 سورۃ فتح آیت نمبر 2 کا ترجمہ کریں اور اس کے متعلق اپنا عقیدہ بیان کریں؟ اس سے بھی ڈاکٹر صاحب کے ایمان کا پتہ لگ جائے گا یہ بہت اہم سوال ہے۔ اس لئے کہ اس آیت کے ترجمے میں بڑے بڑے ٹھوکہ کھائے ہیں۔ اور اس آیت کا درست ایمان افروز ترجمہ صرف کٹر الایمان میں ہے۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہوا کہ ڈاکٹر صاحب دو چیزیں مانتے ہیں قرآن وحدیث۔ ہم یہاں ایک آیت سورۃ نساء پارہ 5 آیت 55 کا ترجمہ نقل کرتے ہیں جس میں تیسری دلیل کا ثبوت دیکھ سکتے ہیں۔ ترجمہ اے ایمان والو! حکم مالو اللہ کا اور اس کے رسول ﷺ کا۔ ان کا جو حکم میں حکومت والے ہیں۔

۱۔ اس آیت کریمہ میں تین کے حکم پر چلنے کا حکم ہے۔ ہاں یہ بات ظاہر ہے کہ حکومت والے شرعی اخلاقی محبت والے ہوں۔ یعنی شریعت کے خلاف چلنے میں حکم نہ مانو حکومت والوں کا۔ مگر تین چیزیں موجود ہیں۔ اور ڈاکٹر صاحب دو مانتے ہیں۔ تیسرے کا جواب دیں ڈاکٹر صاحب؟ ڈاکٹر صاحب کے دلائل زبردستی والے ہیں جیسے لال مسجد والے زبردستی شریعت نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ طالبان اور بالا کوٹ کی تاریخ و ہرانی جاری ہے کہ اسٹیشن دہلوی نے جو کہ وہابی غیر مقلد زبردستی بیوہ عورتوں کی شادی کرادیتا تھا۔ یہ اس کا جہاد تھا جو کہ منع ہے اسلام میں۔ اس وقت پورے پاکستان کے عوام اور علماء حق اس ڈنڈے کی مذمت کر رہے ہیں۔ میڈیا پر عوام کا غم و غصہ دیکھ رہی ہے کہ طالبات کے ہاتھ میں ڈنڈے۔ یہ کوئی تعلیم ہے؟ یہ کوئی سنت ہے؟ بلکہ یہ بدترین بدعت ہے۔ حکومت کو بھی چاہئے کہ قانون کی بالادستی رکھے انصاف کے تقاضے پورے کرے اور ایسے شریکوں سے عوام کو نجات دلائے۔ ہم کئی کھلے خط صدر اور وزیراعظم کے نام شائع کر چکے ہیں۔ پھر عرض کرتے ہیں کہ غلط تراجم جن جوائنٹل پرنسز ہو رہے ہیں اور بازاروں میں کب رہے ہیں ان پر فوری پابندی لگائی جائے کہ یہ انتہائی عمل ہوگا اور پوری قوم کی طرف سے مبارک باد کے مستحق ہونگے۔

۱۸۔ اپریل بروز اتوار لاہور امیر یاکراچی میں نام نہاد غیر مقلد اہل حدیث وہابی نے سورۃ فتح آیت نمبر ۲ میں حضور ﷺ کو گناہ گار (معاذ اللہ) جیسے الفاظ استعمال کئے جو کہ آپ کی عظمت و عصمت کے خلاف ہیں۔ اور جو کچھ نقصان ہوا اس کے ذمہ دار انتظامیہ ہے۔ اس لئے کہ جب تک ایسے گستاخانہ کفریہ تراجم پر پابندی نہیں لگتی ایسے واقعات ہوتے رہیں گے۔ اور ادب و احترام کا ترجمہ کفر الایمان دنیا کا واحد ترجمان، مسلمانان عالم کی جان۔ انگریزی میں، ڈیج میں فرنجی میں، جاپانی میں اور دیگر زبانوں میں کفر الایمان کا ترجمہ ہو چکا ہے۔

ہم نے اعلان یہ یہ پوچھا تھا کہ اگر کوئی خرابی یا بے ادبی غلطی سے ہوئی ہو تو ہم فوراً اس کو درست کریں گے۔ ورنہ آپ کے غلط تراجم کی تعداد 200 آیات ہیں ان کو درست کرو۔ اور تو یہ کرو۔ اور یہی ہے ادبی کا ترجمہ ڈاکٹر ڈاکٹر نے بھی بیان کیا تھا۔ اس کی تفصیل ہم چوتھے حصے میں لکھ رہے ہیں۔ اس وہابی کو سرعام پھانسی دی جائے کہ شرعی فیصلہ فتویٰ ہے اگر شرعی احکام پر عمل ہو جائے تو ایسے آنے والوں کا سد باب ہو جائے گا۔ وہابیوں کی انتظامیہ مساجد کو پابند کیا جائے کہ دل آزاری اور اختلائی بیان مکمل بند کئے جائیں جس سے فرقہ وارانہ فساد ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر اسرار صاحب ہمارے سوالات کے جوابات ضرور دیں۔ چلتے چلتے یہ بھی بتا دیں کہ دیوبندی یوسف لدھیانوی نے یا رسول اللہ پیکار نے پر پانچ صورتیں جانزنگیں۔ کتاب اختلاف امت میں ان پر شرک کا فتویٰ لگے گا یا نہیں؟ اور جن علماء دیوبند نے یا رسول اللہ بدھ پکارا ان پر کیا فتویٰ ہے؟ خود ڈاکٹر اسرار نے استغاثہ کی صورت کو الگ کہا۔ اس کے شرک نہ ہونے کی کون سے قرآنی دلیل ہے یا حدیث ہے؟ اس کے علاوہ ہم باہر چوہدری کے متعلق بھی لکھ رہے ہیں کہ یہ منکر حدیث سے تعلق رکھتا ہے۔ اور کچھ اور شیخ صاحب کے نام ہیں جن کی تفصیل آ رہی ہے جو قوم کو گمراہ کر رہے ہیں۔ اگر ان لوگوں کے لئے کسی صاحب کے پاس محض شواہد ہیں تو وہ ہم کو ارسال کر دیں تاکہ تحریر و تقریر کے ذریعے جواب دیا جاسکے اور قوم کو باخبر رکھا جاسکے۔



حلالہ کا ثبوت شرعی

وہابی: اس قسم کا مسئلہ نہیں حلالہ کرنے والے پر لعنت آئی ہے۔

سنی: پہلے حلالہ مانو پھر اس فعل پر لعنت مانو۔ مگر حلالہ ہی نہیں ماننے تو لعنت کس پر ہے؟ قرآن میں پارہ نمبر 1 سورۃ بقرہ میں ہے "فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنكح زوجاً غیرہ"

وہابی: میرا مطلب شرٹا رکھنا کہ ایک رات کے بعد طلاق دینا وغیرہ حرام ہے۔

سنی: تین طلاق ایک ساتھ دینے کو ایک بتاتے ہو، یہ حرام کام کی اجازت کیوں دیتے ہو، تین کو ایک کہہ کر کتنے حرام کام ہوئے اور لا ولد بچے پیدا ہوئے۔

وہابی: وہ مسئلہ الگ ہے یہ الگ ہے حلالہ کی ضرورت ہی نہیں۔

سنی: اگر ہو تو کسی کا گھر آباد کرنا نیک ہے یا حرام کام؟ جس کے چھ پتے ہوں اسکو قبول کون کرے گا اگر شوہر سابقہ اس حلالہ کے بعد قبول کر لے تو تم کو کیا پریشانی ہے، اگر کوئی خرابی ہے تو اس کو دور کرو نہ کہ مسئلہ ہی ختم کر دو۔

وہابی: حلالہ سے بچنے کی صورت یہ ہے کہ تین طلاؤں کو ایک مانا جائے۔

سنی: ایک طرف حرام سے بچا رہے ہو۔ دوسری طرف حرام پر لگا رہے ہو یہ کیسی عقل ہے کہ جب تین طلاق دینے سے ہو جاتی ہیں حالانکہ طریقہ غلط ہے۔ سنت طریقہ یہ ہے کہ ایک طہر (مہینے) میں ایک طلاق دے، تاکہ سوچنے کا

موقع مل جائے اور پریشانی سے بچ جائے، یا ایک طلاق دے اور عدت گزرنے تک چھوڑ دیا جائے پھر اگر رکھنا ہو تو عدت کے ختم ہونے سے پہلے رجوع کرے۔

وہابی: میرا مطلب شرٹا سے تھا حلالہ میں یہ نہ ہونا چاہیے۔

سنی: بعض اوقات ایسا ہوا کہ دوسرے خاوند نے طلاق دینے سے انکار کر دیا۔ اب مقصد تھا کس کا گھر آباد کرنا ہے، اس لئے شرٹا لگاتے ہیں کہ نکاح صحبت ہو جائے اور طلاق ہو جائے تاکہ وہ عدت گزار کر پہلے خاوند کے نکاح میں آجائے۔

وہابی: شرط فاسد ہے نکاح باطل ہے۔

سنی: شرط فاسد ہے مگر نکاح ہو گیا تیرے شوکانی سے دکھا دیں۔ شرط فاسد اور نکاح باطل ہونے میں فرق ہے۔ جب نکاح ہو گیا تو شرط فاسد ہو جائے تو کیا ہوا۔

وہابی: میں اپنے مولوی سے پوچھتا ہوں۔

سنی: وہ چلے گئے اور پھر نہ آئے۔

حلالہ کا ثبوت شرعی

وہابی: اس قسم کا مسئلہ نہیں حلالہ کرنے والے پر لعنت آئی ہے۔

سنی: پہلے حلالہ مانو پھر اس فعل پر لعنت مانو۔ مگر حلالہ ہی نہیں ماننے تو لعنت کس پر ہے؟ قرآن میں پارہ نمبر 1 سورۃ بقرہ میں ہے "فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنكح زوجاً غیرہ"

وہابی: میرا مطلب شرٹا رکھنا کہ ایک رات کے بعد طلاق دینا وغیرہ حرام ہے۔

سنی: تین طلاق ایک ساتھ دینے کو ایک بتاتے ہو، یہ حرام کام کی اجازت کیوں دیتے ہو، تین کو ایک کہہ کر کتنے حرام کام ہوئے اور لا ولد بچے پیدا ہوئے۔

وہابی: وہ مسئلہ الگ ہے یہ الگ ہے حلالہ کی ضرورت ہی نہیں۔

سنی: اگر ہو تو کسی کا گھر آباد کرنا نیک ہے یا حرام کام؟ جس کے چھپتے ہوں اسکو قبول کون کرے گا اگر شوہر سابقہ اس حلالہ کے بعد قبول کر لے تو تم کو کیا پریشانی ہے، اگر کوئی خرابی ہے تو اس کو دور کرو نہ کہ مسئلہ ہی ختم کر دو۔

وہابی: حلالہ سے بچنے کی صورت یہ ہے کہ تین طلاؤں کو ایک مانا جائے۔

سنی: ایک طرف حرام سے بچا رہے ہو۔ دوسری طرف حرام پر لگا رہے ہو یہ کیسی عقل ہے کہ جب تین طلاق دینے سے ہو جاتی ہیں حالانکہ طریقہ غلط ہے۔ سنت طریقہ یہ ہے کہ ایک طہر (مہینے) میں ایک طلاق دے، تاکہ سوچنے کا

موقع مل جائے اور پریشانی سے بچ جائے، یا ایک طلاق دے اور عدت گزرنے تک چھوڑ دیا جائے پھر اگر رکھنا ہو تو عدت کے ختم ہونے سے پہلے رجوع کرے۔

وہابی: میرا مطلب شرٹا سے تھا حلالہ میں یہ نہ ہونا چاہیے۔

سنی: بعض اوقات ایسا ہوا کہ دوسرے خاوند نے طلاق دینے سے انکار کر دیا۔ اب مقصد تھا کس کا گھر آباد کرنا ہے، اس لئے شرٹا لگاتے ہیں کہ نکاح صحبت ہو جائے اور طلاق ہو جائے تاکہ وہ عدت گزار کر پہلے خاوند کے نکاح میں آجائے۔

وہابی: شرط فاسد ہے نکاح باطل ہے۔

سنی: شرط فاسد ہے مگر نکاح ہو گیا تیرے شوکانی سے دکھا دیں۔ شرط فاسد اور نکاح باطل ہونے میں فرق ہے۔ جب نکاح ہو گیا تو شرط فاسد ہو جائے تو کیا ہوا۔

وہابی: میں اپنے مولوی سے پوچھتا ہوں۔

سنی: وہ چلے گئے اور پھر نہ آئے۔